ممبئی ابطہ

مرشدانِ خبر

روزنامہ

DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 226, Sunday- 16 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۲۶ ۞ اتوار، ۱۶راگست، ۲۰۲۶، ۲ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴روپے، صفحات:۸

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ہدایت فرمائی ہے کہ ''چھوٹا بڑے کو سلام کیا کرے اور راستہ سے گزرنے اور چلنے والا بیٹھے ہوؤں کو سلام کیا کرے، اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کی جماعت کو سلام کریں۔'' (بخاری) اور حضرت ابوہریرہؓ کی ایک دوسری روایت ہے کہ سوار آدمی کو چاہیے کہ وہ پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان بنا کر رہیں گے

یومِ آزادی پر لال قلعہ کی فصیل سے پی ایم مودی کی ۱۵ر بڑی باتیں

پی ایم مودی نے لال قلعہ کی فصیل سے تقریر کے دوران کہا کہ ہمیں دوسرے ممالک پر انحصار کر کے نہیں جینا۔ اپنے مفادات کا تحفظ ہمیں خود کرنا ہوگا۔ ہم خود کفیل ہندوستان کی جانب مضبوطی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے آج تاریخی لال قلعہ کی فصیل سے ملک کے نام خطاب میں کئی اہم باتیں سامنے رکھیں۔ انھوں نے اپنی حکومت کی حصولیابیوں کے ساتھ ساتھ اپنے آئندہ کے عزائم کا خاص طور سے ذکر کیا۔ موجودہ حالات اور درپیش چیلنجز سے متعلق بھی پی ایم مودی نے واضح لفظوں میں اپنی باتیں ملک کے سامنے رکھیں۔ آیئے ذیل میں ان کی تقریر کی 15 بڑی باتوں پر نظر ڈالتے ہیں۔ ملک نئے عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ ملک نئے خوابوں کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ دنیا ہمارے تئیں اپنا نظریہ بدلنے پر مجبور ہوگئی ہے۔ 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان بنا کر رہیں گے۔ دوسرے ممالک پر انحصار کر کے نہیں جینا ہے۔ اپنے مفادات کا تحفظ ہمیں خود کرنا ہوگا۔ ہم خود کفیل ہندوستان کی جانب مضبوطی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ خود کفیل ہندوستان ہمیں ترقی یافتہ ہندوستان کی طرف لے جائے گا۔ ہمیں اپنی صلاحیتوں کو بڑھانا ہوگا۔ سیمی کنڈکٹر، اہم معدنیات اور توانائی کی سلامتی میں مہارت حاصل کریں گے۔ ملک میں 3 سیمی کنڈکٹر پلانٹ شروع ہو چکے ہیں۔ آنے والے وقت میں 5-4 مزید پلانٹ شروع ہوں گے۔ اب توانائی کے بغیر نئی دنیا کو چلانا مشکل ہوگا۔ توانائی کی سلامتی اس وقت دنیا کی ایک اہم ضرورت ہے۔ 2047 تک 100 گیگاواٹ جوہری توانائی کا ہدف ہے۔ گزشتہ 12 سال میں ملک نے ترقی کی رفتار پکڑی۔ ہم نے تمام شعبوں میں کام کیا۔ ہر سال 6 گنا رفتار سے گیس کنکشن دیے۔ جدید بنیادی ڈھانچے کے لیے میٹرو کا توسیع کیا۔ 12 سال میں دفاعی پیداوار 4 گنا بڑھ گئی۔ ہندوستان کے پاس مستحکم اور مضبوط حکومت ہے۔ ہندوستان کی ہر مصنوعات کو پوری دنیا تک پہنچانا ہے۔ دنیا کے 40 ممالک کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدہ ہے۔ اگر صحیح سمت میں نہیں چلے ہوتے تو مقابلہ کیسے کرتے۔ ہمارے پاس سمت دکھانے والا آئین ہے۔ دنیا کو اچھی اور سستی مصنوعات دینی ہوں گی۔ 2047 کا ہدف مضبوط بنیاد پر کھڑا ہے۔ سوچ بدلنی ہوگی۔ جو کام 5 دہائیوں میں نہیں ہوئے، وہ 5 سال میں کرنے ہوں گے۔ 2030 کا اولمپک ہندوستان میں ہو رہا ہے۔ چاہتا ہوں کہ 2036 کا بھی ہندوستان میں ہی ہو۔ گاؤں گاؤں، شہر شہر سے ٹیلنٹ تلاش کریں گے۔ ملک کی صلاحیتوں کو تربیت دیں گے۔ کھیل کے شعبہ میں ٹیلنٹ ہنٹ کا انعقاد کریں گے۔ ہندوستان کا بھی ایک بینک ٹاپ-5 بینکوں میں ہونا چاہیے۔ وقت کی طلب ہے کہ دنیا کی 5 بڑی فارما کمپنیوں میں ہندوستان کی بھی 2-1 فارما کمپنیوں کا نام گونجنا چاہیے۔ کیا یہ وقت کا مطالبہ نہیں ہے کہ گلوبل لیڈر شپ اب ہمارے ہاتھ میں ہونی چاہیے؟۔

بابرپور ضلع کانگریس کمیٹی کی

سدبھاؤنا ترنگا یاترا میں امڈا کانگریس کارکنان کا سیلاب

نئی دہلی: دیویندر یادو نے کہا کہ ''کانگریس نے ہمیشہ ملک کی یکجہتی، جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے لیے جدوجہد کی ہے اور عوام کے حقوق و ملک کی جمہوری اقدار کو مستحکم کرنے کے لیے پورے عزم کے ساتھ کام کرتی رہے گی۔'' یوم آزادی (15 اگست) کے موقع پر دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو نے بابر پور ضلع کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام 'سدبھاؤنا ترنگا' یاترا میں شرکت کی۔ یہ ترنگا یاترا جونند نگری ضلع مجسٹریٹ کے دفتر سے شروع ہوئی اور سیما پوری میں اختتام پذیر ہوئی، اس کا اہتمام بابر پور ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر راج کمار جین نے کیا تھا۔ کانگریس کارکنان نے اس ترنگا یاترا میں بڑے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ سائیکل سفر کے ذریعے کانگریس پارٹی نے ماحولیاتی تحفظ، سماجی ہم آہنگی اور قومی اتحاد کا پیغام بھی دیا۔ اس موقع پر دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو نے کہا کہ ''قومی پرچم ترنگا نہ صرف ہندوستان کے فخر اور شان کی علامت ہے بلکہ یہ ملک کے تنوع میں اتحاد، جمہوریت، بھائی چارے اور آئین میں درج اقدار کی بھی علامت ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب مل کر ملک کے اتحاد اور سماجی ہم آہنگی کو مضبوط کریں اور آزادی پسندوں کے خوابوں کے ہندوستان کی تعمیر کا عزم کریں۔'' دیویندر یادو نے مزید کہا کہ ''کانگریس پارٹی نے ہمیشہ ملک کی یکجہتی، سالمیت، جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے لیے جدوجہد کی ہے اور عوام کے حقوق اور ملک کی جمہوری اقدار کو مستحکم کرنے کے لیے پورے عزم کے ساتھ کام کرتی رہے گی۔'' یاترا کے دوران، کانگریس کے رہنماؤں اور کارکنان نے حب الوطنی کے نعروں 'ترنگا ہمارا فخر ہے، ہندوستان کا اتحاد ہماری پہچان ہے' کے ساتھ یوم آزادی منایا۔ بابر پور ضلع کانگریس کمیٹی کی اس ترنگا یاترا میں خصوصی طور پر لکشمن راوت، پی کے مشرا، حاجی اشراق سابق رکن اسمبلی، عبدالرحمن سابق رکن اسمبلی، حاجی ظریف کونسلر، انوج اتریہ نائب صدر میڈیا کمیونیکیشن، بھوپیش یادو جنرل سکریٹری، دھرم پال چنڈیلا جنرل سکریٹری، کیلاش جین سابق ضلع صدر، اجیت چودھری، سریشوتی چوہان، محمد عارف بی ایل اے 1، دیوانند چودھری، ببو ملک، کلدیپ رانا اور موہنی چندیل کمل غازی کے علاوہ مقامی لوگوں نے شرکت کی۔ تاہم کانگریس لیڈران اور کارکنان کی بڑی تعداد نے ترنگا یاترا میں شرکت کی اور ترنگا ہاتھ میں پکڑ کر ملک کے اتحاد، سالمیت اور بھائی چارے کا پیغام دیا۔ بابر پور ضلع کانگریس کمیٹی کی جانب سے منعقد کی جانے والی سدبھاونا ترنگا یاترا اور ورکرز کنونشن کے دوران کانگریس کارکنان اور عام لوگوں کا ایک زبردست ہجوم دیکھنے کو ملا، جسے پارٹی رہنماؤں نے عوامی سیلاب سے تعبیر کیا ہے۔ یہ پروگرام بابر پور ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر چودھری زبیر احمد کی قیادت میں منعقد ہوا، جہاں انہوں نے کارکنان میں جوش وخروش پیدا کیا۔ چودھری زبیر احمد اور پروگرام کے منتظم سلیم احمد کا کہنا تھا کہ بابر پور ضلع میں کانگریس کے بڑھتے ہوئے گراف اور عوامی مقبولیت کی وجہ سے مخالف پارٹیاں بوکھلاہٹ کا شکار ہیں۔ ریلی کے دوران ہزاروں کی تعداد میں کانگریس کارکنان ترنگا جھنڈے اور پارٹی کے پرچم تھامے شامل ہوئے، جس نے علاقے میں کانگریس کی عوامی موجودگی کو مضبوطی سے پیش کیا۔ بابر پور (دہلی) کے کانگریس حلقوں کے مطابق، اس قسم کی عوامی یاتراؤں اور سمیلنوں کا مقصد مقامی سطح پر تنظیم کو مضبوط کرنا اور آنے والے انتخابات کے لیے ووٹرز کو راغب کرنا ہے۔

انڈونیشیا میں ۱۲ر گھنٹے کے اندر دوسری بار آیا زلزلہ

سماٹرا میں محسوس کیے گئے 6.8 شدت کے جھٹکے، اب تک ۳۸ر افراد جاں بحق

ابتدائی رپورٹس میں شمالی سماٹرا کے زلزلے کی شدت 8.6 بتائی گئی ہے۔ تازہ زلزلے کے جھٹکے 163 کلومیٹر کی گہرائی میں درج کیے گئے ہیں۔ اس کی تصدیق جرمن ریسرچ سینٹر فار جیوسائنسز (جی ایف زیڈ) نے کی ہے۔ انڈونیشیا کے شمالی سماٹرا کے علاقے میں ہفتے کے روز 8.6 شدت کا زلزلہ آیا۔ 12 گھنٹے کے اندر انڈونیشیا میں یہ دوسری بار شدید زلزلہ آیا ہے۔ یہ جھٹکا ملک کے مشرقی حصے میں 7.7 شدت کے طاقتور زلزلے کے چند گھنٹے بعد محسوس کیا گیا۔ ابتدائی رپورٹس میں شمالی سماٹرا کے زلزلے کی شدت 8.6 بتائی گئی ہے۔ تازہ زلزلے کے جھٹکے 163 کلومیٹر کی گہرائی میں درج کیے گئے ہیں۔ اس کی تصدیق جرمن ریسرچ سینٹر فار جیوسائنسز (جی ایف زیڈ) نے کی ہے۔ اس سے قبل ہفتے کی صبح انڈونیشیا کے فلورس جزیرے کے پاس 7.7 شدت کا طاقتور زلزلہ آیا تھا۔ اس زلزلے کے بعد سونامی کی وارننگ جاری کی گئی تھی، جسے بعد میں سمندر کے پانی کی سطح میں خطرناک تبدیلی نہ پائے جانے کے بعد ہٹا لیا گیا۔ واضح رہے کہ ہفتے کی صبح آنے والے زلزلے میں کئی عمارتیں اور مکانات

منہدم ہو گئے اور کم از کم 38 افراد ہلاک ہو گئے۔ حکام نے بتایا کہ زلزلے کے باعث 12 سے زائد افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ یو ایس جیولوجیکل سروے (یو ایس جی ایس) کے مطابق زلزلہ مقامی وقت کے مطابق صبح 58:5 بجے انڈونیشیا کے فلورس کے علاقے میں 10 کلومیٹر کی گہرائی پر آیا۔ اس کا مرکز مشرقی نوسا تینگارا صوبے کے اینڈے شہر سے 68 کلومیٹر شمال۔ شمال۔ مغرب میں تھا۔ ابتدائی زلزلے کے بعد کئی جھٹکے (آفٹر شاکس) بھی محسوس کیے گئے۔ مقامی میڈیا نے بتایا کہ کئی علاقوں میں شدید جھٹکے محسوس کیے گئے، جس سے گھبرا کر بہت سے لوگ محفوظ مقامات کی تلاش میں سڑکوں پر بھاگ آئے۔ قابل ذکر ہے کہ زلزلے کی وجہ سے لینڈ سلائیڈنگ اور بجلی گل ہونے کے واقعات بھی سامنے آئے ہیں۔ ساتھ ہی متاثرہ علاقوں کے کچھ حصوں میں مواصلاتی نظام بھی متاثر ہوا ہے۔ لینڈ سلائیڈنگ کے باعث راستے بند ہونے کی وجہ سے ریسکیو ٹیمیں اب تک زلزلے کے مرکز کے سب سے قریب واقع علاقے ناگیکیو تک نہیں پہنچ سکی ہیں۔

چنڈی گڑھ میں سکھ قیدیوں کی رہائی کیلئے زبردست احتجاج

واٹر کینن اور آنسو گیس کے بعد مظاہرین کا پولیس پر پتھراؤ

'قومی انصاف مورچہ' کے پنجاب گورنر ہاؤس کی طرف مارچ کرنے کے معاملے پر جگتار سنگھ ہوارا کے والد باپو گرچرن سنگھ نے کہا کہ ''جمہوریت میں پرامن احتجاج ہمارا بنیادی حق ہے۔'' چنڈی گڑھ پولیس نے چنڈی گڑھ-موہالی بارڈر پر سکھ قیدیوں (بندی سکھوں) کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج کر رہے 'قومی انصاف مورچہ' کے اراکین پر واٹر کینن اور آنسو گیس کا استعمال کیا۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ بھی کیا۔ پنجاب کے موہالی میں سکھ قیدیوں کی رہائی کے مطالبے کو لے کر 'قومی انصاف مورچہ' کے تقریباً 2000 مظاہرین جمع ہیں۔ واضح رہے کہ چنڈی گڑھ پولیس کے کچھ جوانوں کو دھمات سے بنی جالی دار پوشاک پہنائی گئی ہے تاکہ پولیس اہلکاروں کو دھاردار ہتھیاروں کے وار سے بچایا جا سکے۔ مظاہرین نے چنڈی گڑھ میں واقع لوک بھون کی طرف مارچ کا اعلان کیا۔ دوپہر 30:12 بجے موہالی سے چنڈی گڑھ کی طرف کوچ کرنے کا وقت طے کیا گیا تھا۔ مظاہرین کے چنڈی گڑھ کوچ کو دیکھتے ہوئے پنجاب اور چنڈی گڑھ کو جوڑنے والی سڑکوں پر پولیس نے سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے ہیں۔ موہالی بیریر پر بھاری تعداد میں پولیس فورس تعینات کی گئی ہے اور بیریکیڈنگ کی گئی ہے۔ مظاہرین کو روکنے کے دوران پولیس نے آنسو گیس کے گولے داغے اور پانی کی بوچھار بھی کی۔ دوسری جانب 'قومی انصاف مورچہ' کے مظاہرین چنڈی گڑھ جانے کے مطالبے پر بضد ہیں۔ پولیس نے صاف وارننگ دی ہے کہ اگر مظاہرین نے موہالی بیریر پر بیریکیڈنگ توڑنے کی کوشش کی تو طاقت کا استعمال کیا جائے گا۔ انتظامیہ کی جانب سے امن وامان برقرار رکھنے کے لیے سیکورٹی کے انتظامات مزید بڑھا دیے گئے ہیں۔ 'قومی انصاف مورچہ' کے پنجاب گورنر ہاؤس کی طرف مارچ کرنے کے معاملے پر جگتار سنگھ ہوارا کے والد باپو گرچرن سنگھ نے کہا کہ جمہوریت میں پرامن احتجاج ہمارا بنیادی حق ہے۔ ہم 3 سال سے زیادہ عرصے سے یہاں امن وامان کے ساتھ بیٹھے ہیں لیکن حکومت ہمیں انصاف دینے کو تیار نہیں ہے۔ اسی لیے یوم آزادی کے دن ہم نے کالے جھنڈے لے کر پرامن مارچ اور احتجاجی مظاہرہ کیا۔ ہمارا مقصد پوری طرح پرامن ہے لیکن ہمیں لگتا ہے کہ حکومت اس پرامن احتجاج میں رکاوٹیں کھڑی کر رہی ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

مجھے ایک بار پھر نظر بند کیا گیا: میر واعظ

سری نگر: کشمیر کے میر واعظ اور حریت کانفرنس کے سربراہ میر واعظ عمر فاروق نے جمعہ کو کہا کہ انہیں ایک بار پھر نظر بند کر دیا گیا ہے اور سری نگر کی تاریخی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے جانے سے روک دیا گیا ہے۔ سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں میر واعظ نے بتایا کہ یہ نئی پابندی مقدس ماہ ربیع الاول کے آغاز کی شب عائد کی گئی ہے۔ انہوں نے جموں وکشمیر میں حکام کی جانب سے 'معمول کی صورت حال' کے کیے جانے والے دعووں پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ انہیں بار بار سری نگر کی جامع مسجد میں نماز ادا کرنے سے روکنا انتظامیہ کے ان سرکاری دعووں کی ساکھ کو ختم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''اگر حکام خود اپنے معمول کی صورتِ حال کے دعووں پر اتنا اعتماد نہیں کرتے کہ مجھے بار بار جامع مسجد جانے سے روکتے ہیں، تو اس دعوے کی کیا ساکھ رہ جاتی ہے؟'' انتظامیہ کی جانب سے میر واعظ پر عائد پابندیوں کی فوری طور پر کوئی سرکاری وجہ نہیں بتائی گئی۔ اس سے قبل بھی کئی مواقع پر، خاص طور پر جمعہ کے دن، ان پر اسی طرح کی پابندیاں عائد کی جاتی رہی ہیں، جس کے باعث وہ تاریخی جامع مسجد میں نماز ادا کرنے اور لوگوں سے خطاب کرنے سے محروم رہے ہیں۔ اس دوران میر واعظ نے ایک بیان جاری کر کے جموں وکشمیر اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو ربیع الاول کے بابرکت ماہ کی مبارکباد دی۔

رانی مکھرجی کو لاٹروب یونیورسٹی سے اعزازی ڈاکٹریٹ

ملبورن: بالی ووڈ کی معروف اداکارہ رانی مکھرجی کو آسٹریلیا کی لاٹروب یونیورسٹی نے ہندستانی سنیما میں تقریباً 3 دہائیوں کی نمایاں خدمات اور خواتین، بچوں اور محروم طبقات کے لیے ان کی مسلسل کاوشوں کے اعتراف میں اعزازی ڈاکٹر آف لیٹرز (ڈی لٹ) کی ڈگری سے نوازا ہے۔ رانی کو یہ اعزاز 14 اگست کو میلبورن کے فیڈریشن اسکوائر میں منعقدہ خصوصی تقریب میں انڈین فلم فیسٹیول آف میلبورن (آئی ایف ایف ایم) 2026 کے دوران دیا گیا۔ اس اعزاز کے ساتھ رانی مکھرجی شاہ رخ خان کے بعد لاٹروب یونیورسٹی سے اعزازی ڈاکٹریٹ حاصل کرنے والی دوسری ہندستانی فلمی شخصیت بن گئی ہیں۔ یونیورسٹی نے 2019 میں شاہ رخ خان کو ان کی فلاحی خدمات اور ہندستانی سنیما میں تعاون کے لیے اعزاز سے نوازا تھا۔

عالمی عدم استحکام کے باوجود معیشت کا فروغ: صدر مرمو

نئی دہلی: صدرِ جمہوریہ دروپدی مرمو نے ملک میں ڈیجیٹل اور فزیکل بنیادی ڈھانچوں کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے جمعہ کے روز کہا کہ خود انحصاری کے بل بوتے پر عالمی عدم استحکام کے باوجود ہندستان دنیا میں سب سے تیز رفتار سے ترقی کر رہا ہے۔ شریمتی مرمو نے یومِ آزادی کے موقع پر قوم کے نام اپنے پیغام میں کہا، ''دنیا کے متعدد علاقوں میں جنگ اور عدم استحکام کا تمام ممالک پر اثر پڑ رہا ہے۔ ایسے حالات میں بھی ہمارے ملک کی معیشت، سب سے تیز رفتار سے بڑھتی ہوئی اہم معیشت کے طور پر آگے بڑھ رہی ہے۔ معاشی اندازوں کے مطابق، ہندستان کی شرحِ نمو دنیا کی اوسط شرحِ نمو کے مقابلے میں دوگنے سے زیادہ رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ 'آتم نربھر بھارت' مہم سے ملک کی معاشی پیش رفت اور قومی سلامتی کی بنیاد مضبوط ہوئی ہے۔ دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ ثقافتی خود اعتمادی پر مبنی ترقی متحرک اور دیرپا ہوتی ہے۔ صدرِ جمہوریہ نے معاشی تعاون بڑھانے نیز باہمی تعلقات کو مزید استوار کرنے کے لیے متعدد ممالک کے ساتھ گزشتہ کچھ عرصے میں ہوئے آزاد تجارتی معاہدوں کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندستان گلوبل ساؤتھ کے ممالک میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

پاکستان میں یوم آزادی کے موقع پر بدنظمی، کہیں کیک کی ہوئی لوٹ کہیں بوتلیں چلیں

وائرل ہونے والی ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ کیک کاٹنے سے پہلے ہی وہاں بڑی بھیڑ جمع تھی۔ جیسے ہی کیک کاٹا گیا، لوگ ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے کیک لوٹنے کے لیے ٹوٹ پڑے۔

وائرل ہونے والی ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ کیک کاٹنے سے پہلے ہی وہاں بڑی بھیڑ جمع تھی۔ جیسے ہی کیک کاٹا گیا، لوگ ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے کیک لوٹنے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ کل، یعنی 14 اگست کو پاکستان نے اپنا 80واں یوم آزادی منایا، جہاں یوم آزادی کی تقریبات میں کافی بدنظمی دیکھی گئی۔ تقریبات کی ایسی تصاویر اور ویڈیوز سامنے آئی ہیں جسے دیکھ کر پاکستان کے ہی لوگ اسے 'جشن آزادی' نہیں، بلکہ 'جشن جہالت' کہہ رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر پاکستان کی ایسی ویڈیوز سامنے آ رہی ہیں، جہاں لوگ زبردست ہنگامہ کرتے نظر آ رہے ہیں۔ یوم آزادی کا جشن منانے کی بھی ایک شان ہوتی ہے، لیکن پاکستان میں کئی مقامات پر یہ جشن مذاق بن گیا۔ آیئے ایسی ہی کچھ ویڈیوز دیکھتے ہیں۔ 'انسٹاگرام' پر کئی پاکستانی یوزرس نے کیک کاٹنے کی ویڈیوز شیئر کی ہیں۔ عبداللہ نواب نام کے یوزر نے ایک ویڈیو کو شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے ''پاکستان زندہ باد۔'' بتایا جا رہا ہے کہ یہ ویڈیو لاہور کی ہے۔ دراصل پاکستان میں گزشتہ چند برسوں سے پاکستانی پرچم کی تھیم والے کیک کاٹنے کی روایت دیکھی گئی ہے۔ دراصل کراچی، لاہور اور اسلام آباد سمیت کئی بڑے شہروں میں یوم آزادی کے موقع پر بڑے بڑے کیک کاٹے گئے۔ لاہور کی مشہور لبرٹی مارکیٹ میں بھی سبز اور سفید پرچم کی تھیم پر ایک بہت بڑا کیک کاٹا گیا، لیکن کیک کٹتے ہی جو منظر سامنے آیا، اس نے اسے وائرل کر دیا۔ وائرل ہونے والی ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ کیک کاٹنے سے پہلے ہی وہاں بڑی بھیڑ جمع تھی۔ جیسے ہی کیک کاٹا گیا، لوگ ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے کیک لوٹنے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ اس کے علاوہ پشاور سے بھی ایک ویڈیو سامنے آئی، جس میں دعویٰ کیا گیا کہ آزادی کے جشن کے دوران وہاں 2 گروپوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور لوگ ایک دوسرے پر بوتلیں پھینکتے نظر آئے۔ کچھ معاملات میں لاہور بمقابلہ پشاور کی بحث بھی دیکھنے کو ملی۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ لاہور کے لوگ زیادہ ڈسپلن میں رہتے ہیں، جبکہ پشاور میں ایسا ہوتا ہے۔ وہیں پشاور کے لوگ بھی کیک کاٹنے کی ویڈیوز شیئر کرتے ہوئے لاہور پر سوال اٹھاتے نظر آئے۔ ان ویڈیوز کے وائرل ہوتے ہی یوزرس نے تبصروں کی جھڑی لگا دی۔ کچھ نے کہا کہ پاکستان کے لوگ واقعی آزاد ہیں، قانون اور ڈسپلن سب سے پیچھے ہیں۔ وہیں ایک پاکستانی یوزر نے ویڈیو شیئر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''اچھا بھلا برطانوی راج چل رہا تھا۔

بابا رام دیو نے بھی ملک کے تعلیمی نظام پر کیا تشویش کا اظہار

خاص طور پر طلبا تحریک کا کیا ذکر

بابا رام دیو نے الزام لگایا کہ ''سرکاری ملازمتوں میں 99 فیصد تک گھپلہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی ذات، طبقے، برادری اور نظریے سے تعلق رکھنے والوں کو ملازمت دیتے ہیں اور باقی کو دھکے مار کر باہر کر دیتے ہیں۔'' یوگ گرو بابا رام دیو نے چین-زی تحریک کے حوالے سے بڑا بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ''ملک میں ہر طرف ہنگامہ برپا ہے۔ چھوٹے چھوٹے اسکول اور کالجوں سے بچے سڑکوں پر نکل رہے ہیں۔ وہاں ٹیچرس، کتابیں، بجلی، پانی اور بیت الخلا جیسی بنیادی سہولیات کا فقدان ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''جہاں سب کچھ موجود ہے، وہاں پڑھائی میں نقل ہوتی ہے اور پرچہ لیک ہو جاتا ہے۔'' یوم آزادی کے موقع پر ہریدوار میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے موجودہ تعلیمی نظام اور سرکاری بھرتی کے عمل پر سنگین سوالات اٹھائے۔ انہوں نے بجلی، اساتذہ کی کمی، سرکاری ملازمتوں کے انٹرویوز میں بدعنوانی سمیت کئی مسائل کا ذکر کیا۔ بابا رام دیو تعلیم کے موجودہ حالات پر اپنی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ''ملک میں ہر طرف ہنگامہ ہے۔ بچے کہہ رہے ہیں کہ ہمارے یہاں ٹیچر نہیں ہیں، بجلی نہیں ہے، پانی نہیں ہے، بیت الخلا نہیں ہے۔ کہیں نقل ہو جاتی ہے، کہیں پرچہ لیک ہو جاتا ہے، تو کہیں سرکاری ملازمتوں کے انٹرویوز میں 99 فیصد گھپلے ہوتے ہیں۔'' انہوں نے ذمہ داران کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ''سدھر جاؤ، ورنہ مزید تحریکیں ہو سکتی ہیں۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملک میں گھپلے بھی بہت ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ''سرکاری ملازمتوں میں انٹرویو کے دوران 90 سے 99 فیصد تک گھپلہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی ذات، طبقے، برادری اور نظریے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ملازمت دیتے ہیں اور باقی لوگوں کو دھکے مار کر باہر کر دیتے ہیں۔'' انہوں نے ان سب کو توہین آمیز اور جمہوریت کے خلاف قرار دیا۔ یوگ گرو نے کہا کہ ''ایک طرف ہم 'ستیہ میو جیتے' کی بات کر رہے ہیں۔ دوسری طرف پہلے سے طے کر کے لاکھوں، کروڑوں روپے لے کر ملازمتیں بانٹی جا رہی ہیں۔ اگر ملک میں مسلسل تحریکیں ہی چلتی رہیں، تو یہ ملک کیسے چلے گا۔ اب سرکاری ملازمتوں میں 50 لاکھ سے لے کر ایک کروڑ روپے تک لے کر تقرری کا کھیل چل رہا ہے۔

ہندوستان اپنے دشمنوں کے خلاف بھرپور کارروائی کرے گا: اجیت ڈوبھال

قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال نے اسلام آباد کو واضح اور دوٹوک پیغام دیا ہے کہ ہندوستان اپنے دشمنوں کے خلاف بھرپور کارروائی کرے گا

ناگپور: قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال نے اسلام آباد کو واضح اور دوٹوک پیغام دیا ہے کہ ہندوستان اپنے دشمنوں کے خلاف بھرپور کارروائی کرے گا اور کسی بھی طرح کے نتائج اسے کارروائی سے باز نہیں رکھ سکیں گے۔ قومی سلامتی کے مشیر کا یہ بیان ہندوستان کی بدلتی ہوئی دفاعی حکمت عملی کے حوالے سے اب تک کے واضح ترین بیانات میں سے ایک ہے۔ اس حکمت عملی کا اظہار پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد آپریشن سندور کی صورت میں بھی دیکھنے کو ملا تھا۔ دنیا کے لیے پیغام بالکل واضح ہے کہ ہندوستان کی سخاوت یا ہندوستان کے تحمل کو اس کی کمزوری نہ سمجھا جائے۔ ہندوستان خطرات مول لے سکتا ہے اور نتائج کی پروا کیے بغیر بھرپور کارروائی کر سکتا ہے۔ قومی سلامتی کے مشیر نے ایک دستاویزی فلم کے لیے آپریشن سندور کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ ان کی بنیادی بات یہ ہے کہ دشمن کو باز رکھنے کی حکمت عملی اسی وقت مؤثر ہوتی ہے جب اس کے پیچھے کارروائی کرنے کا عزم اور اسے عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت موجود ہو۔ 7 مئی کو شروع کیے گئے آپریشن سندور کے دوران پاکستان اور پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں جیش محمد اور لشکر طیبہ کے ٹھکانوں پر درست نشانہ بنا کر حملے کیے گئے تھے۔ اس کارروائی کا مقصد بھی یہی ثابت کرنا تھا کہ ہندوستان اپنے عزم کو عملی کارروائی میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ کارروائی کشمیر کے پہلگام میں غیر مسلح سیاحوں پر کیے گئے مہلک دہشت گردانہ حملے کے جواب میں کی گئی تھی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپریشن کے ابتدائی مرحلے میں ہندوستان نے اس بات کو یقینی بنایا کہ پاکستان کی کسی فوجی یا شہری تنصیب کو نشانہ نہ بنایا جائے۔ یہ فرق اس لیے برقرار رکھا گیا تاکہ یہ واضح کیا جا سکے کہ ہندوستان نے کسی اچکچاہٹ کے باعث نہیں بلکہ مکمل اختیار اور سوچے سمجھے فیصلے کے تحت کارروائی کی تھی۔ ہندوستان نے دہشت گردانہ حملوں کے جواب میں دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے کے خلاف جوابی کارروائی کی جبکہ پاکستان نے فوجی کارروائی کرتے ہوئے شہریوں اور فوجی تنصیبات دونوں کو نشانہ بنایا۔ اس کے جواب میں نئی دہلی نے پاکستان کی فوجی صلاحیت کو نشانہ بناتے ہوئے بھرپور جوابی کارروائی کی۔ جب پاکستان نے گجرات سے کشمیر تک سرحدی علاقوں میں توپ خانے ڈرونز اور میزائلوں کا استعمال کرتے ہوئے کشیدگی میں اضافہ کیا تو ہندوستان نے بھی جواب دیا اور پاکستان کے فضائی دفاعی نظام ریڈار تنصیبات اور بالآخر پاکستانی فضائی اڈوں کو نشانہ بنا کر ان کی صلاحیتوں کو تباہ کر دیا۔ اس کارروائی کے نتیجے میں پاکستان جنگ بندی پر آمادہ ہوا اور یوں 88 گھنٹے تک جاری رہنے والا یہ تنازع ختم ہوا۔ آپریشن سندور نے پاکستان کی جوہری دھمکی کے تاثر کو بھی ختم کر دیا۔ ہندوستان نے یہ ثابت کیا کہ جوہری حد سے نیچے رہتے ہوئے بھی اس کے پاس کارروائی کے لیے متعدد راستے اور وسیع صلاحیت موجود ہے۔ اس تنازع نے پاکستانیوں پر یہ بھی واضح کر دیا کہ پاکستان کے کسی بھی حصے میں موجود فضائی اڈے یا دیگر اہداف کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے خود کہا کہ پاکستان کا ہر حصہ براہموس میزائل کی زد میں ہے۔ دوسری جانب پاکستان ہندوستان کے کسی بھی فضائی اڈے یا اہم فوجی ہدف کو نشانہ بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ اس کی کئی کارروائیوں کو ہندوستانی فضائی دفاعی نظام نے ناکام بنا دیا۔

نئی ممبئی ڈرگس اسمگلر نوین گروناتھ چپکر خلاف این سی بی کی بڑی کارروائی

اس نے ممبئی میں ہوائی کارگو کی کھیپ اور منشیات کے خچروں کے ذریعے بڑی مقدار میں کوکین اور گانجے کی درآمد کا ماسٹر مائنڈ بنایا۔

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی ریاست مہاراشٹر، خاص طور پر ممبئی اور نئی ممبئی میں پھیلے ہوئے منظم ٹرانس نیشنل نارکو کریمینل نیٹ ورکس کے خلاف ایک اہم کریک ڈاؤن میں، نارکوٹکس کنٹرول بیورو (این سی بی) ممبئی نے نوین گروناتھ چپکر کو پریوینشن آف ایلیسٹ ٹریفک ان نارکوٹک ڈرگس اور سبسٹرو پک ڈرگس کے تحت روک تھام کے تحت گرفتار کر کے فیصلہ کن کارروائی کی ہے۔ ۱۵ مئی ۲۰۲۶ کے نظر بندی کے حکم کی تعمیل میں، جوائنٹ سکریٹری (PITNDPS)، حکومت کی طرف سے جاری کیا گیا۔ ہندوستان کے نوین گروناتھ چپکر کو پرواڈا سنٹرل جیل، پونے سے ۱۶ جون کو بھجل سنٹرل جیل، چنئی منتقل کیا گیا تھا۔ PITNDPS ایکٹ 1988 کے تحت نوین گروناتھ چپکر کی نظر بندی کے تصدیقی حکم کو تمل ناڈو کے ریاستی مشاورتی بورڈ نے ۱۳ اگست کو مطلع کیا تھا جس کی تعمیل میں وہ مذکورہ ایکٹ کی دفعات کے مطابق، نظر بندی کی تاریخ سے ایک سال تک نظر بند رہے گا۔ نوین گروناتھ چپکر، ایک عادی نشہ آور ملزم، جس نے منشیات کی غیر قانونی تجارت میں ایک اہم شخصیت کے طور پر نہ صرف مہاراشٹرا بلکہ بین الاقوامی منشیات سپلائی کرنے والے، خاص طور پر امریکہ اور تھائی لینڈ میں بھی شہرت حاصل کی۔ منشیات کی اسمگلنگ اور مجرمانہ سازشوں میں اس کی بار بار شمولیت، منظم جرائم کے گروہوں سے واضح روابط کے ساتھ، اس کے اثر و رسوخ اور آپریشنل نیٹ ورک میں خلل ڈالنے کیلئے اسے PITNDPS ایکٹ کے تحت حراست میں لینے کی ضرورت تھی۔ 2021 میں این سی بی ممبئی کی طرف سے این ڈی پی ایس کا مقدمہ درج ہونے کے بعد وہ ہندوستان سے فرار ہو گیا تھا۔ اس کے بعد، اس نے گانجا اور کوکین کے بین الاقوامی منشیات سپلائی کرنے والوں کے ساتھ رابطے قائم کیے اور بنیادی طور پر تھائی لینڈ سے اپنے منشیات کی سمگلنگ کے نیٹ ورک کو چلایا۔ منشیات کے وہ قابل ذکر قبضے جن میں نوین گروناتھ چپکر نے ضبط شدہ منشیات کی سپلائی کی تھی وہ ہیں: (i) این سی بی ممبئی کروڑ۔ نمبر 08/2021 (336 ایل ایس دھبے اور 450 گرام گانجا) (ii) این سی بی ممبئی کروڑ۔ نمبر 05/2025 (200 گرام کوکین آسٹریلیا بھیجی جا رہی ہے) (iii) این سی بی ممبئی کروڑ۔ نمبر 06/2025 (11.540 کلوگرام کوکین، 4.9 کلو گانجا اور 5.5 کلوگرام یعنی جیلی قسم کے کینابیس گومیز کے 200 پیکٹ) (ANC-Navi(iv) ممبئی براستہ 2025/PS-Nerul Fir No.201 (گانجے کی درمیانی مقدار) وہ این سی بی اور مہاراشٹرا پولیس کے ذریعہ درج مذکورہ این ڈی پی ایس کیسوں میں مطلوب تھا۔ اس نے ممبئی میں ہوائی کارگو کی کھیپ اور منشیات کے خچروں کے ذریعے بڑی مقدار میں کوکین اور گانجے کی درآمد کا ماسٹر مائنڈ بنایا۔ ان کے خلاف انٹرپول ریڈ نوٹس شائع ہونے کے بعد ملائیشیا میں اس کا پتہ چلا۔ این سی بی کے ذریعہ کی گئی مالی تحقیقات کے دوران، 10 کروڑ روپے سے زیادہ مالیت کے متعدد منقولہ اور غیر منقولہ اثاثے جو کہ نوین گروناتھ چپکر کے ذریعہ منشیات کی غیر قانونی اسمگلنگ کے ذریعے حاصل کیے گئے تھے، این ڈی پی ایس ایکٹ، 1985 (جیسا کہ ترمیم شدہ) کی دفعات کے تحت منجمد کر دیئے گئے تھے۔ SAFEMA-Mumbai کی جانب سے متعدد بینک اکاؤنٹس، غیر منقولہ اور منقولہ جائیدادوں پر مشتمل اثاثوں کو منجمد کرنے کی تصدیق کی گئی۔ انٹیلی جنس معلومات مزید بتاتی ہیں کہ نوین گروناتھ چپکر نے عالمی سطح پر منشیات کی سمگلنگ کے نیٹ ورکس سے رابطے کے ساتھ بین الاقوامی روابط برقرار رکھے ہیں۔

اب پونے میں سنائی دے گی 'چھاتروں کی گونج'

راہل گاندھی نے رجسٹریشن کے لیے لنک کیا جاری

پونے: پونے میں 'چھاتروں کی گونج' کا انعقاد 22 اگست کو ہونا ہے، جس کے لیے تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ راہل گاندھی نے آج اپنے آفیشل 'ایکس' ہینڈل پر پونے کی تقریب سے جڑنے کے لیے لنک جاری کیا ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی طلبا کے مسائل کو 'چھاتروں کی گونج' مہم کے تحت پورے ملک میں اٹھا رہے ہیں۔ کوٹہ سے شروع ہوئی یہ مہم دہرادون اور پریاگ راج ہوتے ہوئے اب مہاراشٹر کے شہر پونے کی طرف بڑھ گئی ہے۔ پونے میں تقریب کا انعقاد 22 اگست کو ہونا ہے، جس کے لیے تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ راہل گاندھی نے آج اپنے آفیشل 'ایکس' ہینڈل پر ایک پوسٹ بھی ڈالی ہے، جس میں پونے کی تقریب (چھاتروں کی گونج) سے جڑنے کے لیے لنک دیا گیا ہے۔ راہل گاندھی نے 'چھاتروں کی گونج' مہم کو مضبوطی کے ساتھ آگے بڑھانے کا عزم ظاہر کرتے ہوئے کی گئی اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''کیا چاہیے ملک کی لڑکیوں کو؟ برابری، سیکورٹی، مواقع اور اپنی بات کہنے کی آزادی۔ انھیں ملا کیا ہے؟ عدم تحفظ، تفریق اور اپنے اصل حقوق کے لیے بس انتظار۔'' آگے راہل گاندھی لکھتے ہیں ''اب مزید نہیں۔ 22 اگست، پونے، چھاتروں کی گونج۔ اس تحریک سے جڑیں، ابھی رجسٹر کریں۔'' قابل ذکر ہے کہ راہل گاندھی نے تعلیمی شعبہ سے جڑے ایشوز اور طلبا کے مسائل کو ترجیحی بنیاد پر اٹھانے کے مقصد سے 17 جون کو راجستھان واقع کوچنگ ہب کوٹا سے 'چھاتروں کی گونج' مہم شروع کی تھی۔ اس مہم کے دوسرے مرحلہ میں راہل گاندھی 17 جولائی کو دہرادون پہنچے تھے، اور پھر تیسرے مرحلہ میں تقریب کا انعقاد 8 اگست کو پریاگ راج میں ہوا تھا۔ تینوں ہی پروگرام میں طلبا و نوجوانوں کی زبردست بھیڑ دیکھنے کو ملی تھی۔ اس دوران راہل گاندھی سے بات کرتے ہوئے نوجوان انتہائی پُرجوش دکھائی دیے، اور کھل کر اپنے مسائل کو ان کے سامنے رکھا۔ اب چوتھے مرحلہ کے تحت 'چھاتروں کی گونج' کا انعقاد پونے میں ہونا ہے۔ اس سلسلے میں مہاراشٹر ریاستی کانگریس کمیٹی کے سربراہ ہرش وردھن سپکال نے 14 جنوری کو اہم جانکاری میڈیا کے سامنے رکھی۔ انھوں نے بتایا کہ 'چھاتروں کی گونج' مہم 22 اگست کو پونے میں منعقد کی جائے گی جہاں راہل گاندھی موجود رہیں گے۔ اس دوران وہ خواتین سے جڑے ایشوز پر اپنی بات رکھیں گے۔

مہاراشٹرا اے ٹی ایس تھانہ بینادِ پرستی ویڈیو سہیل عبدالرزاق پڑگھا بھیونڈی سے گرفتار

ملزم نے انسٹاگرام گروپ بنا کر ۲۰۰ افراد کو شامل تھا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹرا اے ٹی ایس نے 34 سالہ ٹرک ڈرائیور سہیل رزاق شیخ کو تھانے کے پڑگھا علاقے سے سوشل میڈیا پر دہشت گرد تنظیموں سے منسلک ویڈیوز گردش کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ تفتیش کے دوران اب کئی اہم تفصیلات سامنے آئی ہیں اے ٹی ایس کے ایک اہلکار کے مطابق ملزم نے تقریباً دو سال قبل ایک انسٹاگرام گروپ بنایا تھا اور اس میں تقریباً 200 لوگوں کو شامل کیا تھا۔ وہ کالعدم دہشت گرد تنظیم لشکر طیبہ (ایل ای ٹی) کے کمانڈر فرحت اللہ غوری اور جیش محمد کے سربراہ محمد مسعود اظہر کو اس گروپ میں شامل کرنے والی ویڈیوز اپ لوڈ کرتا تھا پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے مبینہ طور پر بتایا کہ اسے ان افراد کی ویڈیوز پسند تھیں، اسی لیے وہ انہیں ڈاؤن لوڈ کر کے سوشل میڈیا پر شیئر کرتا تھا۔ تاہم اے ٹی ایس اب اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ اس نے یہ ویڈیوز کیوں سنی اور اس کا اصل مقصد کیا تھا۔ مہاراشٹرا اے ٹی ایس نے اس معاملے میں چار افراد کو حراست میں لے کر ان سے پوچھ گچھ شروع کر دی ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ چاروں افراد فرحت اللہ غوری اور مسعود اظہر سے منسلک ویڈیوز ڈاؤن لوڈ، دیکھتے اور سنتے تھے تاہم، ابتدائی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ ان چاروں میں سے کسی نے بھی یہ ویڈیوز کسی دوسرے شخص یا گروپ کو نہیں بھیجے۔ اس کے باوجود اے ٹی ایس اس بات کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہے کہ انہوں نے ایسی ویڈیوز کیوں ڈاؤن لوڈ کیں اور ایسا کرنے کی بنیادی وجہ کیا ہے۔ تفتیش کے دوران پولیس کو معلوم ہوا کہ کچھ ویڈیوز کو ڈیلیٹ کر دیا گیا ہے۔ ملزمان کے موبائل فون قبضے میں لے لیے گئے ہیں۔ ان موبائل فونز کا اب فرانزک تجزیہ کیا جائے گا۔ فرانزک جانچ کے ذریعے ڈیلیٹ کی گئی ویڈیوز اور دیگر ڈیجیٹل ڈیٹا کو بازیافت کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ مزید برآں، ملزمان کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس، گروپ میں شامل تقریباً 200 افراد اور ان کے باہمی رابطوں کی چھان بین کی جا رہی ہے۔ گرفتار ملزم سہیل رزاق شیخ کے خلاف بی این ایس کی دفعہ 196(1) کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ اے ٹی ایس اور مقامی پڑگھا پولیس اب اس بات کی جانچ کر رہی ہے کہ آیا اس معاملے میں کوئی اور افراد یا تنظیمی روابط ملوث ہیں۔

بھیونڈی شہر میں ایس آئی آر کا کام ۵۰ فیصد پر اٹکا، دیہی علاقے میں ۷۵ فیصد ڈیجیٹائزیشن مکمل

ایس آئی آر مہم کے تحت بھیونڈی شہر میں ووٹر لسٹ کے ڈیجیٹائزیشن کا کام اب تک تقریباً ۵۰ فیصد تک ہی پہنچ سکا ہے

بھیونڈی: ریاست بھر میں جاری ووٹر لسٹ پر خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) مہم کے تحت بھیونڈی شہر میں ووٹر لسٹ کے ڈیجیٹائزیشن کا کام اب تک تقریباً 50 فیصد تک ہی پہنچ سکا ہے، جبکہ بھیونڈی دیہی اسمبلی حلقے میں 75 فیصد سے زائد کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ انتخابی محکمہ کے مطابق بھیونڈی مشرق اسمبلی حلقے میں 20.48 فیصد، بھیونڈی مغرب میں 11.52 فیصد جبکہ بھیونڈی دیہی اسمبلی حلقے میں 34.75 فیصد ڈیجیٹائزیشن کا کام مکمل ہوا ہے۔ شہری علاقوں میں مہاجر مزدوروں کی بڑی تعداد، شہر چھوڑ کر جا چکے ووٹر، موجودہ پتوں کی عدم دستیابی اور دوہرے ناموں کی نشاندہی ایس آئی آر کے کام کی رفتار میں بڑی رکاوٹ بن رہی ہے۔ ایس آئی آر کے تحت 2002 کی ووٹر لسٹ کو بنیاد بنا کر موجودہ ووٹروں کی تفصیلات کی جانچ، تصدیق اور ڈیجیٹائزیشن کی جا رہی ہے۔ بھیونڈی صنعتی شہر ہونے کے باعث مختلف ریاستوں سے بڑی تعداد میں مزدور اور کاروباری افراد یہاں آ کر آباد ہوئے تھے۔ تاہم گزشتہ برسوں کے دوران ان میں سے متعدد افراد بھیونڈی چھوڑ کر اپنے آبائی علاقوں یا دیگر شہروں میں منتقل ہو چکے ہیں۔ ایسے ووٹروں کے موجودہ پتے اور دیگر تفصیلات حاصل کرنا انتخابی عملے کے لیے دشوار ثابت ہو رہا ہے۔ ایک بی ایل او کے مطابق مہاجر مزدوروں کے علاوہ کاروبار کے سلسلے میں بھیونڈی آنے والے افراد کی وجہ سے بھی ایس آئی آر کے کام میں دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔ کرائے کے مکانات میں رہنے والے متعدد افراد مکان تبدیل کر کے دوسرے علاقوں میں منتقل ہو چکے ہیں، جبکہ ان کے موجودہ پتے یا نئی رہائش کے بارے میں معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ بعض معاملات میں معلومات ملنے کے باوجود متعلقہ عمارت میں رہنے والا کوئی بھی شخص فارم پر دستخط کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ دوسری جانب بیرونِ ریاست منتقل ہو چکے بعض افراد کے اپنے آبائی علاقوں میں بھی ایس آئی آر کرائے جانے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ بھیونڈی شہر میں مہاجر مزدوروں اور دیگر ریاستوں سے کاروبار کے لیے آنے والے افراد کی بڑی تعداد کے باعث ووٹر لسٹ میں دوہرے نام بھی انتخابی عملے کے لیے ایک بڑا مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ بعض افراد کے نام ان کے آبائی گاؤں کی ووٹر لسٹ کے ساتھ ساتھ بھیونڈی کی ووٹر لسٹ میں بھی درج ہیں۔ اس کے علاوہ شہر چھوڑ کر دیگر مقامات پر منتقل ہو چکے ووٹروں کے موجودہ پتے دستیاب نہ ہونے کے باعث ان کی تصدیق میں بھی وقت لگ رہا ہے، جس کا براہِ راست اثر ڈیجیٹائزیشن کی رفتار پر پڑ رہا ہے۔ ایس آئی آر مہم کے لیے بڑی تعداد میں اساتذہ کو بوتھ لیول آفیسر (بی ایل او) کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، جس کے باعث ان پر اضافی کام کا بوجھ بھی بڑھ گیا ہے۔ اسکول میں تدریسی ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ اساتذہ کو ووٹر لسٹ کی نظر ثانی، ووٹروں کی تفصیلات کی تصدیق، گھر گھر جا کر معلومات جمع کرنے، فارم کی جانچ اور آن لائن تفصیلات درج کرنے جیسے کام بھی انجام دینے پڑ رہے ہیں۔ اساتذہ کا کہنا ہے کہ اسکول میں پورا دن تدریس کے بعد انہیں اسکول کے اوقات کے بعد ایس آئی آر سے متعلق کام کرنا پڑ رہا ہے۔

ممبئی کو پانی سپلائی کرنے والی پائپ لائن کا کام مکمل

تھانے کے تین ہتھ نا کا علاقے میں 3000 ملی میٹر قطر کی ممبئی پانی کی پائپ لائن میں پائے جانے والے رساؤ کو پلگ کرنے کا کام 15 اگست 2026 بروز ہفتہ شام 5:00 بجے مکمل ہوا۔ ممبئی شہر اور مشرقی مضافاتی علاقوں کو پانی کی سپلائی مرحلہ وار طریقے سے 9:00 PM سے شروع ہو جائے گی، ایک بار پائپ لائن کے ری چارج ہونے کے بعد ممبئی پائپ لائن میں لیک ہونے کا پتہ جمعرات، 13 اگست 2026 کی رات کو پایا گیا۔ میونسپل کارپوریشن کے واٹر ورکس (شہر سے باہر) محکمہ کے افسران اور عملے نے لکڑی کے کھونٹے کا استعمال کرتے ہوئے پائپ لائن میں سوراخ کرنے کے لیے انتھک محنت کی۔ عبوری طور پر، پائپ لائن کے تباہ شدہ حصے کے اردگرد کے علاقے کی کھدائی کی گئی۔ جگہ کو خشک کرنے کے لیے جمع پانی کو باہر نکالا گیا۔ اس پر ہلکے اسٹیل (MS) پیچ پلیٹ کو ویلڈنگ کر کے تباہ شدہ حصے کی مستقل مرمت کرنے کے منصوبے بنائے گئے تھے۔ تاہم، 15 اگست 2026 بروز ہفتہ کی رات کو پائپ لائن میں دوبارہ لیک ہو گئی۔ پانی کے زیادہ دباؤ نے مرمت کے عمل میں رکاوٹیں پیدا کیں، جس کے نتیجے میں شہر اور مشرقی مضافاتی علاقوں میں پانی کی فراہمی میں خلل پڑا۔ بالآخر، پیس پیسنگ اسٹیشن اور پنجرا پور واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کے ساتھ ہم آہنگی کے ذریعے پانی کی فراہمی کو منظم کیا گیا۔ تباہ شدہ پریشرائزڈ پائپ لائن کو بحفاظت مرمت کر لیا گیا۔ محکمہ واٹر ورکس (آؤٹ آف سٹی) کے انجینئرز اور عملے کی ایک ٹیم نے لیک کی مرمت کا کام جنگی بنیادوں پر شام 5:00 بجے تک مکمل کیا۔

مالیگاؤں کی شیداء اسکول میں جشن آزادی کی شاندار تقریب

شہر کے قابل نوجوان شہباز بیگ عارف بیگ کو "سفیرِ توانائی" کا خطاب

مالیگاؤں: (نامہ نگار) یوم آزادی محض ایک قومی تہوار نہیں بلکہ اُن عظیم قربانیوں، جدوجہد اور حب الوطنی کی یاد تازہ کرنے کا دن ہے جن کے نتیجے میں ہندوستان نے آزادی کی نعمت حاصل کی۔ اسی جذبۂ حب الوطنی کے ساتھ مالیگاؤں کے شیداء اردو ہائی اسکول و پری پرائمری اسکول کے وسیع احاطے میں 80واں جشن آزادی نہایت جوش و خروش، عقیدت اور شاندار انداز میں منایا گیا، جہاں پرچم کشائی، قومی ترانے، ملی نغموں، تقاریر اور طلبہ و طالبات کی مختلف سرگرمیوں نے تقریب کو یادگار بنا دیا۔ اس پُروقار تقریب میں اسکول کے صدرِ مدرسین، ہیڈ مسٹریس، اساتذہ، طلبہ و طالبات، والدین اور معززینِ شہر نے بھرپور شرکت کی۔ تقریب کے دوران شہباز بیگ عارف بیگ صاحب کی تعلیمی، سماجی، کھیلوں اور نوجوانوں کی رہنمائی کے میدان میں انجام دی جانے والی خدمات کو خصوصی طور پر سراہا گیا۔ ان کی مسلسل جدوجہد، مثبت سوچ، نوجوان نسل کی حوصلہ افزائی اور معاشرے میں تعمیری کردار کے اعتراف میں انہیں "سفیرِ توانائی" کے اعزاز سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز محض ایک سند یا یادگاری شیلڈ نہیں بلکہ اُن خدمات کا اعتراف ہے جو شہباز بیگ عارف بیگ نے گزشتہ کئی برسوں کے دوران مختلف شعبوں میں انجام دی ہیں۔ بالخصوص کھیلوں کے میدان میں ان کی سرگرمیاں اور نوجوانوں کو صحت مند، مثبت اور تعمیری سرگرمیوں کی طرف راغب کرنے کی کوششیں قابلِ ستائش ہیں۔ مالیگاؤں کے نوجوانوں میں کھیلوں کا جذبہ بیدار کرنے، انہیں اسپورٹس کے پلیٹ فارم سے آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرنے اور ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے ان کی کاوشیں قابلِ قدر قرار دی گئیں۔ تقریب میں اسکول انتظامیہ کی جانب سے اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ آج کے نوجوان ملک کا قیمتی سرمایہ ہیں اور ان کی صلاحیتوں کو مثبت سمت فراہم کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ تعلیم کے ساتھ کھیل، نظم و ضبط، محنت، خدمتِ خلق اور قومی جذبے کو فروغ دے کر ہی ایک مضبوط اور باصلاحیت نسل تیار کی جا سکتی ہے۔ اسی فکر کو عملی جامہ پہنانے والے افراد کی حوصلہ افزائی دراصل نوجوان نسل کی حوصلہ افزائی ہے۔ شہباز بیگ عارف بیگ اپنے والد محترم عارف بیگ صاحب اور برادران کے ہمراہ اسکول میں تشریف لائے، جہاں اسکول انتظامیہ اور طلبہ و طالبات نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ تقریب میں موجود معززین نے ان کی شخصیت، کردار، خدمات اور نوجوانوں کے لیے انجام دی جانے والی مثبت سرگرمیوں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر اسکول کے ذمہ داران نے کہا کہ کسی بھی معاشرے کی حقیقی ترقی صرف عمارتوں اور وسائل سے نہیں بلکہ ایسے باصلاحیت اور مخلص افراد سے ہوتی ہے جو اپنی صلاحیتیں نئی نسل کی تعمیر و ترقی کے لیے وقف کر دیں۔ شہباز بیگ عارف بیگ کی خدمات اسی جذبے کی عکاس ہیں۔ ان کی شخصیت نوجوانوں کے لیے محنت، عزم، حوصلے اور مثبت سوچ کی ایک روشن مثال ہے۔ تقریب میں شہر کے صحافتی و سماجی حلقوں سے وابستہ معزز شخصیات نے بھی شرکت کی۔ مقررین نے طلبہ و طالبات کو تعلیم کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو پہچاننے، کھیلوں اور صحت مند سرگرمیوں میں حصہ لینے اور ملک و ملت کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرنے کی تلقین کی۔ جشنِ آزادی کی اس پُروقار تقریب میں طلبہ و طالبات نے تقاریر، ملی نغموں اور مختلف پروگراموں کے ذریعے وطن سے اپنی محبت کا اظہار کیا۔ آزادی کی جدوجہد میں مسلمانوں اور دیگر طبقات کی قربانیوں، مجاہدینِ آزادی کی خدمات اور قومی یکجہتی کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ آخر میں اسکول انتظامیہ اور تمام شرکائے تقریب نے شہباز بیگ عارف بیگ کو "سفیرِ توانائی" کے اعزاز پر مبارکباد پیش کی اور امید ظاہر کی کہ وہ آئندہ بھی نوجوانوں کی رہنمائی، کھیلوں کے فروغ، تعلیمی و سماجی سرگرمیوں اور معاشرے کی تعمیری خدمت کا یہ سفر اسی عزم و حوصلے کے ساتھ جاری رکھیں گے۔

ممبئی پیدل چلنے والے پہلے' مہم کے تحت، میونسپل کارپوریشن کا ایکشن گزشتہ ۱۴ ردنوں میں ممبئی کے علاقے میں ۸۱ رمقامات پر ۶۸ رکلو میٹر فٹ پاتھ پاک

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) ممبئی کے شہریوں کو محفوظ، مسلسل اور رکاوٹوں سے پاک فٹ پاتھ فراہم کرنے کے مقصد کے ساتھ 'پیدل چلنے والے پہلے' مہم کو مؤثر طریقے سے نافذ کر رہی ہے۔ اس مہم کے تحت، بی ایم سی شہر اور مضافاتی علاقوں میں فٹ پاتھوں سے تجاوزات، غیر مجاز ڈھانچے، ہاکروں کی رکاوٹوں، ذخیرہ شدہ مواد، سائن بورڈز، بینرز اور دیگر رکاوٹوں کو صاف کرنے کے لیے جامع کارروائی کر رہی ہے۔ اس مہم کو تمام 26 انتظامی وارڈز میں نافذ کیا جا رہا ہے، جس کے پہلے مرحلے میں 200 فٹ پاتھوں سے تجاوزات کو ہٹانا ہے۔ ان فٹ پاتھوں میں سے 81 پر کام شروع ہو چکا ہے۔ تقریباً 68 کلومیٹر طویل فٹ پاتھ کو رکاوٹوں سے پاک کر دیا گیا ہے، اور 443 نفاذ کی کارروائیاں شروع کی گئی ہیں۔ مزید برآں، مہم کے پہلے مرحلے کے دوران-1 سے 14 اگست 2026 تک 14 دن کی مدت پر محیط-کل 337 نفاذ کی کارروائیاں کی گئیں۔ ان کارروائیوں کے نتیجے میں 77 غیر مجاز تعمیرات کو ہٹایا گیا اور 112 غیر مجاز ہاکروں کا صفایا کیا گیا۔ مزید برآں، سٹریٹ فرنیچر کی 49 اشیاء، سٹور شدہ 63 لاٹ میٹریل، 27 دکانوں کے سائن بورڈز، 14 سائن بورڈز اور 49 بینرز فٹ پاتھوں سے ہٹا دیے گئے۔ پیدل چلنے والوں کے راستوں میں رکاوٹ بننے والی 25 مجاز دکانوں سے ملحقہ ڈھانچے کو درست کیا گیا ہے، آٹھ فٹ پاتھوں کی مرمت کی گئی ہے، اور فٹ پاتھوں پر آٹھ غیر مجاز پارکنگ زونز کو ہٹا دیا گیا ہے۔ یہ مہم ہائیکورٹ کی ہدایت کے مطابق چلائی جا رہی ہے۔ ہائی کورٹ اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڑے کی رہنمائی میں۔ اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ فٹ پاتھ پیدل چلنے والوں کے لیے محض راستے نہیں ہیں بلکہ شہر کے محفوظ اور جامع ٹرانسپورٹ سسٹم کا ایک اہم جزو ہیں، میونسپل کارپوریشن انتظامیہ فٹ پاتھ کی بہتری اور تجاوزات کے خاتمے کو ترجیح دے رہی ہے۔ ممبئی میں تقریباً 50 فیصد یومیہ سفر پیدل ہی کیا جاتا ہے۔ تاہم، ناہموار یا دھنسی ہوئی سطحوں، رکاوٹوں، نامکمل یا ناقص ڈیزائن، اشارے، بینرز، درخت، ذخیرہ شدہ مواد، ہاکروں کی تجاوزات، غیر مجاز ریمپ، اور کھڑی یا چھوڑی ہوئی گاڑیاں جیسے مسائل کی وجہ سے پیدل چلنے والے اکثر فٹ پاتھ کے بجائے سڑک پر چلنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ یہ صورت حال نہ صرف پیدل چلنے والوں کی حفاظت سے سمجھوتہ کرتی ہے بلکہ ٹریفک کی بھیڑ، گاڑیوں کی رفتار میں کمی اور اس کے نتیجے میں فضائی آلودگی کا باعث بھی بنتی ہے۔ ممبئی روڈ سیفٹی کی سالانہ رپورٹ 2023 کے مطابق، سڑک حادثات میں ہونے والی تمام اموات میں پیدل چلنے والوں کی تعداد 44 فیصد ہے۔ نتیجتاً، میونسپل کارپوریشن نے ہر ایک کے لیے محفوظ، مسلسل اور قابل رسائی فٹ پاتھ بنانے کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے یہ مہم شروع کی ہے۔ ٹرانزٹ ہب کو اسکولوں، اسپتالوں اور بازاروں سے جوڑنے والے علاقوں کو ترجیح دینا اس مہم کے پہلے مرحلے میں، پیدل چلنے والوں کی زیادہ تعداد والے علاقوں میں فٹ پاتھوں کو بہتر بنانے کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ خاص طور پر ایسے مقامات جو اکثر بزرگ شہریوں، طلباء، معذور افراد اور دیگر کمزور گروہوں کے ذریعہ استعمال ہوتے ہیں۔ اس میں ریلوے اسٹیشن، میٹرو اسٹیشن، بس ٹرمینل، اسپتال، مذہبی مقامات، بازار، اسکول اور کالج شامل ہیں۔ 'پیدل چلنے والے پہلے' مہم صرف تجاوزات ہٹانے تک محدود نہیں ہے۔ اسے فٹ پاتھوں کے مجموعی معیار اور استعمال کو بہتر بنانے کے مقصد سے لاگو کیا جا رہا ہے۔ فٹ پاتھوں سے غیر مجاز ہاکروں کو ہٹانے اور اس بات کو یقینی بنانے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ لائسنس یافتہ دکاندار صرف اپنے مقررہ علاقوں میں کام کریں۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟ ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع

روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار

تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم

آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

تحریک آزادی میں علماء کرام کی قربانیوں نے

آنے والی نسلوں کو حریت، اتحاد اور وطن سے محبت کا درس دیا

نانديڑ: جمعیۃ علماء شہر و ضلع نانديڑ کے زیرِ اہتمام "ملک کے موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان سے عظیم الشان اجلاسِ عام حیدر گارڈن، دیگلور ناکہ، نانديڑ میں منعقد ہوا، جس میں علماء کرام، ائمہ مساجد، جمعیۃ علماء کے ذمہ داران اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جس کا آغاز قاری عبدالجلیل صاحب، امام و خطیب مسجد گلشن کالونی نانديڑ کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ بعد ازاں مفتی بلال صاحب ندوی، مولانا عمران صاحب ندوی اور مفتی انس صاحب حسامی نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نعتیہ کلام پیش کر کے سامعین کو محظوظ کیا۔ اجلاس کے مہمانِ خصوصی حضرت مفتی سید سلمان صاحب منصور پوری، استاذِ حدیث و نائب مفتی دارالعلوم دیوبند نے اپنے خصوصی خطاب میں ملک و ملت کے موجودہ حالات کے حوالے سے نہایت اہم اور فکر انگیز گفتگو فرماتے ہوئے کہا کہ تحریکِ آزادیِ ہند میں علماء کرام نے نمایاں اور تاریخی کردار ادا کیا، برطانوی استعمار کے خلاف عوام میں بیداری پیدا کی، آزادی کا شعور اجاگر کیا اور ظلم و غلامی کے خلاف آواز بلند کی۔ مفتی صاحب نے مسلمانوں کو دین سے مضبوط وابستگی، تقویٰ، صبر، حسنِ اخلاق اور باہمی اتحاد اختیار کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ حالات کا مقابلہ صرف جذبات سے نہیں بلکہ علم، حکمت، بصیرت اور صحیح طرزِ عمل سے کیا جا سکتا ہے۔ مسلمان اپنے دینی تشخص کے ساتھ ملک کے ذمہ دار شہری کی حیثیت سے اپنے فرائض ادا کریں، قانون کا احترام کریں اور معاشرے میں امن، بھائی چارے اور خیر خواہی کو فروغ دیں۔ فخرِ مہاراشٹر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب، صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر نے صدارتی خطاب میں مجاہدین آزادی کی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ تحریک آزادی میں علماء کرام کی قربانیوں نے آنے والی نسلوں کو حریت، اتحاد اور وطن سے محبت کا درس دیا۔ موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ مسلمان جذبات کے بجائے حکمت، صبر، اتحاد اور دوراندیشی کے ساتھ اپنے مسائل کا سامنا کریں۔ دینی تعلیم، آئینی و قانونی شعور، خدمتِ خلق اور باہمی اتحاد کو مضبوط بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مفتی محمد ایوب صاحب قاسمی، سیکریٹری جمعیۃ علماء مراٹھواڑہ نے تمہیدی کلمات پیش کیے۔ بعد ازاں مولانا قاری شمس الحق صاحب قاسمی، صدر جمعیۃ علماء مراٹھواڑہ، مفتی عبدالرحمن صاحب اشرفی، جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء مراٹھواڑہ اور مولانا محمد ابراہیم صاحب قاسمی، جنرل سیکریٹری دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹرا نے خطاب کرتے ہوئے موجودہ حالات میں دینی شعور، اتحادِ امت، نئی نسل کی دینی تربیت اور اجتماعی ذمہ داریوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اجلاس کی نظامت مفتی عبدالمتین صاحب اور مولانا وسیم صاحب اشاعتی نے انجام دی۔ مولانا مجاہد یار خان صاحب اشاعتی، نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع نانديڑ نے تحریکِ صدارت فرمائی، جبکہ مفتی عبدالعزیز صاحب قاسمی، صدر جمعیۃ علماء تعلقہ حدگاؤں نے تائیدِ صدارت پیش کی۔ اس موقع پر مہمان

برازیل نے امریکی ٹیرف کا جوابی ٹیرف قانون فعال کردیا

برازیل نے امریکی ٹیرف کے خلاف جوابی ٹیرف کا عمل شروع کر دیا ہے، جبکہ صدر لولا ڈاسلوا، ٹرمپ کے ساتھ مذاکرات کی راہ تلاش کر رہے ہیں، جبکہ تجارت اور ۲۰۲۶ء کے برازیلی صدارتی انتخابات کے حوالے سے کشیدگی بڑھ رہی ہے۔

برازیل نے امریکی ٹیرف کے خلاف جوابی ٹیرف کا عمل شروع کر دیا ہے، جبکہ صدر لولا ڈاسلوا، ٹرمپ کے ساتھ مذاکرات کی راہ تلاش کر رہے ہیں، جبکہ تجارت اور ۲۰۲۶ء کے برازیلی صدارتی انتخابات کے حوالے سے کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ برازیل نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی طرف سے برازیلی اشیاء پر عائد ٹیرف کے جواب میں اپنے ''اقتصادی جوابی مساوات کے قانون'' کے تحت باضابطہ طور پر ایک عمل شروع کیا ہے۔ صدر لوئیز اناسیو لولا ڈاسلوا نے کہا کہ ''برازیل نے یہ قانون اس لیے نافذ کیا ہے تاکہ ظاہر ہو سکے کہ ملک اپنی عزت کرتا ہے اور اپنے مفادات کا دفاع کرے گا۔'' بعد ازاں برازیل کی وزارت خارجہ نے واشنگٹن کو باضابطہ اطلاع دے دی ہے اور سفارتی مشاورت کی درخواست کی ہے۔ تاکہ اس عمل سے دونوں فریقوں کو ایسے اقدامات پر مذاکرات کے لیے وقت مل جائے جو امریکی ٹیرف کے اثرات کو کم یا ختم کر سکیں۔ واضح رہے کہ جوابی ٹیرف کا عمل خود بخود ہم پیمانہ محصولات عائد نہیں کرتا۔ برازیلی حکام پہلے ملکی صنعتوں پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لیں گے اور حکومتی خارجہ تجارتی بورڈ (CAMEX) کے ذریعے ممکنہ ردعمل کا جائزہ لیں گے۔ عوامی مشاورت بھی اس عمل کا حصہ ہے۔ جب غیر ملکی کارروائیاں برازیلی مسابقت کو نقصان پہنچائیں تو ایسی صورت میں برازیل کا جوابی مساوات کا قانون متناسب اقدامات کی اجازت دیتا ہے۔ ممکنہ ردعمل میں امریکی اشیاء پر محصولات، خدمات یا درآمدات پر پابندیاں، تجارتی مراعات کی معطلی، اور دانشورانہ املاک کو متاثر کرنے والے اقدامات شامل ہیں۔ برازیل اس سے قبل امریکی آڈیو ویژول کمپنیوں اور دواسازی کے پیٹنٹس سے متعلق اختیارات کا جائزہ لے چکا ہے۔ تاہم حکام اس امر کے تعلق سے بہت تیز رفتاری سے آگے بڑھنے کے بارے میں محتاط ہیں۔ واضح رہے کہ جوابی اقدامات برازیل کی سپلائی چین میں خلل ڈال سکتے ہیں، اخراجات بڑھا سکتے ہیں، اور ملکی افراط زر میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا حکومت اس طریقہ کار کو ایک ممکنہ دفاعی آلے اور مذاکراتی دباؤ دونوں کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ مزید برآں برازیل امریکی اقدامات کو عالمی تجارتی ادارے (WTO) میں چیلنج کرنے کا بھی ارادہ رکھتا ہے اور اس نے محصولات سے متاثرہ شعبوں کو کریڈٹ لائنز سمیت مدد فراہم کرنے کی پیشکش بھی کی ہے۔ لولا نے واشنگٹن کو برازیل کے داخلی معاملات اور اکتوبر ۲۰۲۶ء کے صدارتی انتخابات میں مداخلت کے خلاف خبردار کیا ہے، ساتھ ہی کہا ہے کہ وہ ٹرمپ کے ساتھ براہ راست مذاکرات کے لیے تیار ہیں۔ دریں اثناء لولا سینیٹر فلاویو بولسونارو کے خلاف دوبارہ انتخاب کی مہم چلا رہے ہیں، جو سابق صدر جائر بولسونارو کے بیٹے اور ٹرمپ کے ایک معروف حلیف ہیں۔ برازیل نے امریکی ٹیرف کے جواب میں اپنے اقتصادی جوابی مساوات کے قانون کو باضابطہ طور پر فعال کر دیا ہے تاکہ امریکی مصنوعات پر جوابی محصولات عائد کیے جا سکیں۔ یہ اقدام جولائی 2026 میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کی طرف سے برازیلی اشیاء پر لگائے گئے بھاری ٹیرف کے ردعمل میں اٹھایا گیا ہے۔ امریکی حکومت نے جولائی 2026 میں غیر منصفانہ تجارتی پالیسیوں کا الزام لگا کر چینی، کپڑوں اور دیگر برازیلی مصنوعات پر 25 فیصد اضافی ٹیرف عائد کیا تھا۔ اس کے علاوہ، امریکہ نے جبری مشقت کے قوانین پر ناقص عملدرآمد کے الزامات کے تحت برازیل سمیت درجنوں ممالک کی اشیاء پر 12.5 فیصد الگ ٹیرف بھی لگایا ہے۔

ناروے کا افغانستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کم کرنے کا مطالبہ

ناروے کے وزیر خارجہ نے پاکستان کے دورے کے دوران افغانستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کم کرنے پر زور دیا ہے

اوسلو: ناروے کے وزیر خارجہ نے پاکستان کے دورے کے دوران افغانستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کم کرنے پر زور دیا ہے۔ ناروے اور پاکستان کی طرف سے جاری مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں فریقوں نے افغانستان کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا اور دہشت گردی سے نمٹنے کی اہمیت پر زور دیا۔ بیان میں افغانستان میں دہشت گرد گروہوں کی موجودگی پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے اور اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ افغان سرزمین کو دوسرے ممالک کو دھمکی دینے یا حملوں کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ ناروے کے وزیر خارجہ ایسپین بارتھ ایڈی نے کہا کہ مجھے کشمیر سے لے کر افغانستان تک کے علاقائی مسائل اور اس ملک کے ساتھ چیلنجنگ تعلقات پر بات کرنے کا موقع ملنے پر خوشی ہوئی۔ ہم نے افغانستان سے شروع ہونے والی سرگرمیوں پر بھی بات کی۔ دریں اثناء، پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف نے ملک کے یوم آزادی کے موقع پر ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد افغانستان میں امن اور استحکام چاہتا ہے۔ شہباز شریف نے کہا کہ ہم افغانستان میں بھی امن و استحکام چاہتے ہیں لیکن پاکستان کے خلاف دہشت گردی کی کارروائیوں کے لیے افغان سرزمین کا استعمال ہمارے لیے ناقابل قبول ہے، ہم پڑوسی ہیں اور ہمیشہ ہمسایوں کی طرح مل جل کر رہنا چاہیے، افغان قیادت کو میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ ملک کی سرزمین کو دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہ بننے سے فوری طور پر روکا جائے۔ دوسری جانب امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے افغانستان کے خلاف الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ امارت اسلامیہ کی پالیسی افغان سرزمین کو دوسرے ممالک کے خلاف استعمال ہونے سے روکنا ہے۔ مجاہد نے مزید کہا کہ امارت اسلامیہ تنازعات کے حل کے لیے مذاکرات اور پرامن حل کا خیر مقدم کرتی ہے۔ ذبیح اللہ مجاہد نے کہا: افغانستان اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مذاکرات اور پرامن ذرائع مسائل کے حل کے راستے ہیں، اور ہم کشیدگی میں نہیں پڑتے، تاہم، افغانستان اب تک اپنی سرزمین کا دفاع کرنے پر مجبور ہے، دوسری بات، افغانستان کے خلاف الزامات غلط ہیں کیونکہ افغانستان کی بنیادی پالیسی ہے کہ اس کی سرزمین کسی ملک کے خلاف استعمال نہیں ہونی چاہیے۔ یہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب افغانستان اور پاکستان کے درمیان تعلقات گزشتہ سال اکتوبر سے کشیدہ ہیں اور دونوں فریق ایک دوسرے پر دہشت گرد گروپوں کو پناہ دینے کا الزام لگا رہے ہیں۔

ٹرمپ نے چینی ڈرون ٹیکنالوجی پر 100% ٹیرف کا اعلان کیا

واشنگٹن ڈی سی: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے درآمد شدہ ڈرونز اور بغیر پائلٹ فضائی گاڑی (UAV) پرزوں پر ایک وسیع ٹیرف پیکج متعارف کرایا ہے، جس کا مقصد تجارتی شعبوں، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور مقامی حکومتوں میں چینی ہارڈ ویئر پر انحصار کو ختم کرنا ہے۔ وائٹ ہاؤس کی جانب سے اعلان کردہ نئی ہدایات کے تحت، امریکہ قومی سلامتی کے لیے خاص طور پر حساس کے طور پر درجہ بند ڈرون سسٹمز پر 100 فیصد ٹیرف عائد کرے گا۔ فنانشل ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق، اس درجے میں تھرمل امیجنگ سینسر والے سسٹمز کا احاطہ کیا گیا ہے یا جن کا مجموعی وزن 25 کلوگرام سے زیادہ ہے۔ ہلکے صارفین اور کمرشل یونٹس جن کا زیادہ سے زیادہ ٹیک آف وزن 25 کلوگرام سے کم ہے، 255 لیوی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تجارتی اور قومی سلامتی کے تجزیہ کاروں نے روشنی ڈالی کہ تازہ ترین اقدام گھریلو اسمبلی کے کام کو روکنے کے لیے اجزاء کی سطح کی درآمدات کو نشانہ بناتا ہے۔ کریگ سنگلٹن، فاؤنڈیشن فار ڈیفنس آف ڈیموکریسیز کے ایک سینئر فیلو نے ٹیرف کو ایک بڑی مداخلت کے طور پر بیان کیا جو پہلے کی درآمد پر پابندی کے بعد رہ جانے والے آپریشنل خلا کو ختم کرتا ہے۔ یہ اب بھی بنیادی طور پر چین کو نشانہ بناتا ہے، لیکن یہ سپلائی چین لانڈرنگ کو روکنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، سنگلٹن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ یہ قواعد پچھلے دروازے کو بند کر دیتے ہیں جس سے پہلے گھریلو فرموں کو لاکھوں چینی موٹریں، روٹرز اور ایئر فریم درآمد کرنے کی اجازت ملتی تھی۔ سنگلٹن نے مزید کہا کہ اس پالیسی کے تحت امریکی تجارتی اور عوامی شعبے کے خریداروں کو مقامی طور پر یا اتحادی ممالک میں مقیم سپلائی کرنے والوں کی طرف فوری طور پر سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہوگی، چاہے یونٹ کی قیمتیں کافی زیادہ ہوں۔ تازہ ترین کارروائی یو ایس فیڈرل کمیونیکیشن کمیشن (ایف سی سی) کے دسمبر کے حکم کے بعد کی گئی ہے جس میں غیر ملکی مخالف ممالک کے تیار کردہ ڈرونز کے لیے وائرلیس کمیونیکیشن کی منظوری پر پابندی ہے۔

سندھ طاس معاہدہ معطل رہنا چاہیے: عمر عبداللہ

سری نگر: جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جمعہ کو سندھ طاس معاہدے کی مسلسل معطلی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ معاہدے کے تحت خطے کے لوگوں کو اپنے آبی وسائل کے استعمال پر پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ انہوں نے سندھ طاس معاہدے پر پاکستان کے مؤقف پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد کشمیریوں کا بڑا ہمدرد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن جب پانی کا مسئلہ آتا ہے تو یہ ہمدردی ختم ہو جاتی ہے۔ ہماری زندگی کا خون بہا دیا گیا ہے۔ یہ ہمارے دریا ہیں اور ان پر ہمارا بنیادی حق تھا۔ پاکستان کشمیریوں کا بڑا ہمدرد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن جب پانی کا مسئلہ آتا ہے تو وہ ہمدردی ختم ہو جاتی ہے۔ یہ ہمدردی کہاں تھی جب ہم سے اپنے ہی دریاؤں کو استعمال کرنے کا حق چھین لیا گیا؟ ہم تب سے اس سندھ آبی معاہدے کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سندھ آبی معاہدہ معطل ہے، اور اسے معطل رہنا چاہیے تاکہ ہم اس پانی کا صحیح استعمال کر سکیں۔ بھارت نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد سندھ طاس معاہدہ کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ حکومت نے کہا تھا کہ 1960 کا سندھ آبی معاہدہ فوری طور پر التواء میں رہے گا، جب تک کہ پاکستان قابل اعتبار اور اٹل طور پر سرحد پار دہشت گردی کی حمایت سے دستبردار نہیں ہو جاتا۔ اس اقدام کے پاکستان کے لیے دور رس نتائج مرتب ہوں گے، ایک ملک جو اپنی 16 ملین ہیکٹر زرعی اراضی میں سے 80 فیصد اور اس کے کل پانی کے استعمال کے 93 فیصد کے لیے دریائے سندھ کے نظام پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے۔ یہ نظام 237 ملین لوگوں کی مدد کرتا ہے اور گندم، چاول اور کپاس جیسی فصلوں کے ذریعے پاکستان کی جی ڈی پی میں ایک چوتھائی حصہ ڈالتا ہے۔ پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف نے پانی پر براہ راست ردعمل کی دھمکی دی ہے یہاں تک کہ جب اسلام آباد گھریلو بحرانوں کے بڑھتے ہوئے حصہ سے دوچار ہے۔

چینی دباؤ پر نیپال میں تبتی مطالعات کی عالمی کانفرنس منسوخ

کٹھمنڈو: نیپال میں تبتی مطالعات سے متعلق ایک بین الاقوامی کانفرنس کو مبینہ طور پر چین کے شدید سفارتی دباؤ کے بعد منسوخ کرنا پڑا، جس سے نیپال کے داخلی معاملات اور تبتی امور پر بیجنگ کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے حوالے سے نئی بحث شروع ہو گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق کانفرنس میں دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے ماہرین اور اسکالرز کو شرکت کرنا تھی اور اس میں تبتی تاریخ، ثقافت، زبان اور بدھ مت سمیت مختلف موضوعات پر علمی تبادلہ خیال متوقع تھا۔ تاہم چینی حکام نے مبینہ طور پر اس تقریب پر اعتراض کیا، جس کے بعد نیپالی حکام پر اسے روکنے کے لیے دباؤ بڑھا۔ یہ واقعہ اس لیے بھی اہم قرار دیا جا رہا ہے کیونکہ نیپال میں ایک بڑی تبتی پناہ گزین برادری موجود ہے اور ملک طویل عرصے سے تبت سے متعلق سرگرمیوں پر انتہائی محتاط پالیسی اختیار کرتا آیا ہے۔ کٹھمنڈو سرکاری طور پر چین کی ون چائنا پالیسی کی حمایت کرتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ معاملہ اس وسیع تر رجحان کی نشاندہی کرتا ہے جس کے تحت چین نہ صرف اپنے زیر اثر نظام تبت میں بلکہ بیرون ملک بھی تبتی بدھ مت تبتی شناخت اور تبت سے متعلق علمی سرگرمیوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ کانفرنس کی منسوخی نے نیپال میں تعلیمی آزادی اور خود مختار فیصلہ سازی سے متعلق سوالات بھی کھڑے کیے ہیں۔

ورلڈ ایغور کانگریس نے چین کے نئے نسلی اتحاد کے قانون پر خدشات کا اظہار کیا

بریف کے مطابق محقق ایڈرین زینز اور شریک مصنف لکوید موٹیر کی ایک نئی ہم مرتبہ جائزہ رپورٹ میں چین کے ابھرتے ہوئے بین الاقوامی جبر کا جائزہ لیا گیا ہے

میونخ: ورلڈ ایغور کانگریس (ڈبلیو یو سی) نے اپنے تازہ ترین ہفتہ وار بریف میں، نئی تحقیق پر روشنی ڈالی جس میں ملک سے باہر رہنے والے ایغوروں پر دباؤ ڈالنے کیلئے چین کی بڑھتی ہوئی کوششوں کے ساتھ ساتھ یورپ میں ایغور ثقافتی شرکت اور چین کے نئے قانون کی ترقی پر بڑھتے ہوئے خدشات پر روشنی ڈالی۔ بریف کے مطابق، محقق ایڈرین زینز اور شریک مصنف لکوید موٹیر کی ایک نئی ہم مرتبہ جائزہ رپورٹ میں چین کے ابھرتے ہوئے بین الاقوامی جبر کا جائزہ لیا گیا ہے جس میں اویغور باشندوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس تحقیق سے پتا چلا ہے کہ بیجنگ کی بیرون ملک رہنے والے اویغوروں کو مشرقی ترکستان کا سفر کرنے کی اجازت دینے کی بڑھتی ہوئی رضامندی، بعض صورتوں میں، سخت نگرانی، پوچھ گچھ اور دباؤ کے ساتھ ہے۔ رپورٹ میں اویغوروں کے اکاؤنٹس کو دستاویز کیا گیا ہے جنہوں نے کہا کہ چین واپس آنے پر ان سے پوچھ گچھ کی گئی اور انہیں ان کی معلومات کے بغیر بیرون ملک لی گئی تصاویر دکھائی گئیں۔ کچھ انٹرویو لینے والوں نے مبینہ طور پر اویغور کارکنوں اور ڈائسپورا کمیونٹیز کے بارے میں سوالات کیے گئے، جب کہ دوسروں نے کہا کہ انہیں بیرون ملک مقیم اویغوروں کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے بدلے میں ملازمت کے مواقع یا خاندانی سفری اجازت نامے کے ساتھ مدد کی پیشکش کی گئی۔ محققین اس وسیع تر حکمت عملی کو بین الاقوامی آمرانہ کنٹرول کے طور پر بیان کرتے ہیں، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ بیجنگ جبر کو تعاون اور ہیرا پھیری کے ساتھ جوڑتا ہے تاکہ گھریلو کنٹرول کے میکانزم کو چین کی سرحدوں سے باہر بڑھایا جا سکے۔ جیسا کہ ورلڈ ایغور کانگریس کے ہفتہ وار بریف میں حوالہ دیا گیا ہے، محققین نے خبردار کیا ہے کہ اس طرح کے طرز عمل اویغور ڈاسپورا کمیونٹیز کے اندر خوف اور بداعتمادی میں اضافہ کر رہے ہیں۔ مشرقی ترکستان میں رشتہ داروں کے ساتھ رابطے کو ریاستی دباؤ کا ایک ممکنہ ذریعہ بناتے ہوئے وہ اویغوروں کو عوامی طور پر بولنے، گواہی دینے یا سرگرمی میں شامل ہونے کی حوصلہ شکنی بھی کر سکتے ہیں۔ دریں اثناء ورلڈ ایغور کانگریس بریف نے 13 اگست کو شروع ہونے والی 9ویں کورلتاج - ہنگری کی قبائلی اسمبلی میں ایغوروں کی شرکت پر بھی روشنی ڈالی۔ بڑا ثقافتی اجتماع ہنگری اور ترک کمیونٹیز کو مشترکہ تاریخ، روایات اور ثقافتی ورثے کو منانے کے لیے اکٹھا کرتا ہے۔ ڈبلیو یو سی کے مطابق، مشرقی ترکستان کا جھنڈا افتتاحی تقریب کے دوران مرکزی سٹیج پر دیگر شریک کمیونٹیز کے جھنڈوں کے ساتھ آویزاں کیا گیا۔ ایغور فنکاروں نے روایتی رقص بھی پیش کیا، جس سے ایغور ثقافتی ورثے کو ظاہر کرنے اور اجتماع میں شریک دیگر ترک برادریوں کے ساتھ ثقافتی روابط کو مضبوط کرنے کا موقع ملا۔ ڈبلیو یو سی کے ہفتہ وار بریف نے مزید بتایا کہ اس کی چائنہ افیئرز کمیٹی نے 13 اگست کو ایک آن لائن سیمینار کا انعقاد کیا جس میں چین کے نسلی اتحاد اور ترقی کو فروغ دینے کے نئے متعارف کردہ قانون پر توجہ مرکوز کی گئی۔ سیمینار میں قانون سازی کے پس منظر اور اہم دفعات کے ساتھ ساتھ نسلی برادریوں اور انسانی حقوق کے لیے اس کے ممکنہ سیاسی، قانونی، سماجی اور بین الاقوامی مضمرات کا جائزہ لیا گیا۔

پاکستان میں افغان مہاجرین پر دباؤ بڑھتا جا رہا ہے: ایچ آر ڈبلیو

نیویارک: خطے میں افغان مہاجرین کی صورتحال تشویشناک ہے۔ ہیومن رائٹس واچ نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ پاکستانی حکام نے چھاپوں، گرفتاریوں اور افغان مہاجرین کی جبری واپسی کا سلسلہ تیز کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پولیس مختلف شہروں میں گھر گھر چھاپے مار رہی ہے، رات گئے تک تلاشی لے رہی ہے اور قانونی دستاویزات رکھنے والوں کو بھی حراست میں لے رہی ہے۔ تنظیم نے کہا کہ 2026 میں اب تک 146,000 سے زائد افغان باشندوں کو پاکستان سے ڈی پورٹ کیا جا چکا ہے۔ ہیومن رائٹس واچ میں افغانستان کی محقق، فرشتہ عباسی نے کہا: ''پاکستانی حکام افغان مہاجرین کو تحفظ فراہم کرنے کے بجائے ان میں خوف پھیلا رہے ہیں، اور پولیس کے ناروا سلوک لوگوں کو خوراک اور صحت کی دیکھ بھال ترک کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ بہت سے پناہ گزین گرفتاری کے خوف کی وجہ سے ہسپتالوں میں جانے سے قاصر ہیں۔ ایک افغان خاتون نے تنظیم کو بتایا کہ میری بیٹی بیمار ہے، لیکن میں اسے ہسپتال نہیں لے جا سکتی کیونکہ مجھے پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہونے کا ڈر ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حراست میں لیے گئے افراد میں وہ صحافی بھی شامل ہیں جو 2021 کے بعد افغانستان سے فرار ہو گئے تھے۔

بریڈفورڈ میں تارکین وطن کشمیریوں کا یوم سیاہ احتجاج

پی او جے کے سے پاکستانیوں کی موجودگی ختم کرنے کا مطالبہ

بریڈفورڈ: برطانوی کشمیری باشندوں نے 14 اگست کو بریڈفورڈ میں پاکستانی قونصل خانے کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا، اس موقع کو یوم سیاہ کے طور پر منایا اور پاک مقبوضہ جموں و کشمیر میں پاکستان کے کردار کی شدید مخالفت کی۔ مظاہرین نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھ رکھی تھیں اور پاک مقبوضہ جموں و کشمیر سے پاکستانی افواج کے انخلاء اور خطے میں ان کی موجودگی کو فوری طور پر ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے نعرے لگائے۔ مظاہرین نے اسے ختم کرنے کا مطالبہ کیا جسے انہوں نے کشمیر میں محاصرے سے تعبیر کیا، پاکستان پر زور دیا کہ وہ کشمیری عوام کی امنگوں کا احترام کرے اور انہیں اپنے سیاسی مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کی اجازت دے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پاکستان 22 اکتوبر 1947 کو مسلح افواج کے ساتھ کشمیر میں داخل ہوا، جس سے علاقے کی تقسیم ہوئی اور وہاں کے لوگوں کو درپیش مشکلات میں حصہ لیا۔ مظاہرین کے مطابق، 1947 سے پاک مقبوضہ جموں و کشمیر پاکستانی کنٹرول میں ہے، جبکہ انہوں نے الزام لگایا کہ انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پاکستانی فورسز نے طویل محاصرہ برقرار رکھا، شہریوں کے گھروں میں گھس کر ہائشیوں کو ہلاک اور زخمی کیا، اور ہزاروں نوجوانوں اور شہریوں کو لاپتہ کرنے میں کردار ادا کیا۔ مظاہرین نے برطانیہ کی حکومت اور انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ مداخلت کریں اور پاکستان پر دباؤ ڈالیں کہ وہ کشمیریوں پر جاری جبر کو ختم کرائیں۔ انہوں نے پی او جے کے میں خود مختاری، جائیداد، ثقافتی شناخت، اظہار رائے کی آزادی اور آزاد صحافت کے کشمیریوں کے حقوق کو تسلیم کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ مظاہرے کے دوران شرکاء نے سیاسی آزادی، خود مختاری اور کشمیری شناخت اور حقوق کے تحفظ کے لیے اپنی مہم جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے عالمی برادری بالخصوص برطانوی حکومت اور انسانی حقوق کی تنظیموں پر زور دیا کہ وہ صورتحال کا فوری نوٹس لیں اور مقبوضہ جموں و کشمیر میں کشمیری عوام کے بنیادی انسانی، سیاسی اور جمہوری حقوق کے تحفظ کے لیے کام کریں۔

تائیوان کے کوسٹ گارڈز کو تربیت دینے کیلئے امریکی ٹیم تائیوان بھیجی گئی

ریاستہائے متحدہ نے اپنے تائیوانی ہم منصبوں کو تربیت دینے کیلئے کوسٹ گارڈز کی ایک ٹیم بھیجی ہے

واشنگٹن ڈی سی: ریاستہائے متحدہ نے اپنے تائیوانی ہم منصبوں کو تربیت دینے کے لیے کوسٹ گارڈز کی ایک ٹیم بھیجی ہے کیونکہ بیجنگ نے جزیرے کے مشرق میں اپنی موجودگی کو بڑھایا ہے۔ تائیوان کی کوسٹ گارڈ ایڈمنسٹریشن نے جمعہ کو کہا کہ اس کے اہلکار دو ہفتے کے تربیتی پروگرام میں حصہ لے رہے ہیں جس کی قیادت امریکی انسٹرکٹرز کر رہے ہیں۔ پیر کو شروع ہونے والی اس ٹریننگ میں مشقیں شامل ہیں جن کا مقصد چھوٹی کشتیوں کے آپریٹرز اور ٹیم کو آرڈیننس کو مضبوط بنانا ہے۔ انتظامیہ نے کہا، امریکی ہدایات کی ٹیم مشترکہ تربیت کے ذریعے دونوں فریقوں کے درمیان شراکت کو مزید گہرا کرنے اور سمندری سلامتی اور اسٹیکام کو فروغ دینے کے لیے مل کر کام کرنے کی امید رکھتی ہے۔ ''اس میں مزید کہا گیا ہے کہ بڑھتے ہوئے پیچیدہ ماحول میں، فرنٹ لائن افسران کو نہ صرف کشتی کو سنبھالنے کی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے، بلکہ بہتر ٹیم ورک، موقع پر فیصلہ کرنے اور ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کی صلاحیت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ حال ہی میں، تائیوان میں امریکن انسٹی ٹیوٹ نے بھی تائیوان۔ امریکی کوسٹ گارڈز کے تبادلے اور تعاون کی کامیابیوں کو جاری کیا، جو دونوں فریقوں کے درمیان بحری سلامتی اور قانون کے نفاذ میں قریبی اور مستحکم شراکت داری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ پچھلے مہینے، انسٹی ٹیوٹ نے سوشل میڈیا پر تائیوان کے ایک امریکی کوسٹ گارڈ کے جہاز کے ساتھ ایک نامعلوم تصویر پوسٹ کی تھی اور کہا تھا کہ امریکہ اور تائیوان مل کر تلاش اور بچاؤ، ڈیزاسٹر ریلیف اور سمندری قانون نافذ کرنے والے آپریشنز کو مربوط کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ جمعہ کے بیان میں بیجنگ کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا، لیکن سرزمین چین نے حالیہ مہینوں میں جزیرے کے مشرق کے پانیوں میں اپنی کوسٹ گارڈ کی موجودگی کو بڑھایا ہے۔ جاپان اور فلپائن نے اپنے خصوصی اقتصادی زونز اور سمندری حدود کا نقشہ بنانے کے لیے ملٹم جون کو باضابطہ طور پر بات چیت کا آغاز کرنے کے بعد اس نے تعیناتی میں اضافہ کیا۔ بیجنگ نے کہا کہ مذاکرات اس کے سمندری حقوق اور علاقائی خودمختاری کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ بیجنگ تائیوان کو چین کے حصے کے طور پر دیکھتا ہے اور اس نے دوبارہ اتحاد کے حصول کے لیے طاقت کے استعمال کو کبھی ترک نہیں کیا۔

بندوق کی زور اور پروپیگنڈے کے ذریعے نام نہاد جشن آزادی قابض کی بلوچستان میں شکست ہے

بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن آزاد کے چیئرمین زرّین بلوچ نے اپنے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ دنیا میں یوم سیاہ (بلیک ڈے (کو عموماً ایک یونیورسل تصور کے طور پر دیکھا جاتا ہے

بلوچستان: بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن آزاد کے چیئرمین زرّین بلوچ نے اپنے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ دنیا میں یوم سیاہ (بلیک ڈے (کو عموماً ایک یونیورسل تصور کے طور پر دیکھا جاتا ہے جہاں یادداشتوں کو مذہبی اور قومی سطح پر تہوار، شہادت، مرثیہ، سوگ سمیت دیگر واقعات کی شکل میں یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا یہ تمام اجتماعی واقعات غم و غصہ، ماتم، ٹراما اور مزاحمت کے سائے تلے تاریخ میں نقش ہونے والے واقعات کی یاد دہانی کراتے ہیں اور نفسیاتی اذیت ناکیوں کی شکل میں ذہنوں پر بھیانک اثرات مرتب کرتے ہیں اور لوگوں پر نہ ختم ہونے والی یادداشت، اجتماعی اندوہ کی صورت میں روح کا حصہ بن کر اذیت سے دوچار کرتے ہیں۔ زرین بلوچ نے کہا ہے چودہ اگست ہماری اجتماعی روح کی نفسیاتی تشکیل میں محض ایک علامتی دن نہیں بلکہ قومی فکری مشق کے اظہار بیان کا ایک اہم نکتہ بھی ہے، دشمن اس دن کو اپنے اہم دن کے طور پر مناتا ہے جہاں اپنی نوآبادیاتی بیانیے اور پروپیگنڈے کے ذریعے دنیا میں بلوچ سرزمین کو صوبے کے تناظر میں پیش کرکے بلوچ قومی تشخص و عزت نفس کو مجروح کرتی ہے جو اس بات کی گواہ ہے کہ دشمن ہزار سالہ بلوچ تہذیب و تمدن کی بے حرمتی کرنے کے درپے پہ ہے۔ ''لیکن بلوچ قوم اس دن کو صرف ایک ماتمی دن کے طور پر دیکھنے کے بجائے احساس غلامی، ذلت اور دشمن کی مادر وطن پر یلغار کی نگاہ سے دیکھتی ہے''۔ انکا کہنا تھا بلوچ ہر روز ہونے والے جبر کے باعث دیگر ایام کو بھی چودہ اگست سے کمتر نہیں سمجھتی بلکہ اس دن کو تاریخی تضاد کے طور پر اپنے احساسات میں جذب کرتی ہے، قوم ہر عمل کو عزت نفس پر حملہ اور آزادانہ زندگی کو مفلوج کرنے کے مترادف سمجھتے ہوئے یہ آگاہی دیتی ہے کہ ہماری کوئی شے محفوظ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا المیہ یہ ہے کہ ریاستی قبضہ گیری کے متعلق دیگر اقوام نے اسی تاریخی تضاد کو اپنے قومی سوال اور اجتماعی فکر میں پنپنے دیا لیکن یہ دن ریاست میں تمام تر مظلوموں کی شناخت، وجود اور سرزمین کے لیے بھی اہم و بال جان ہے۔ بی ایس او چیئرمین کا کہنا تھا بلوچ قوم نے اپنی لغت میں اس بیانیے کی اس طرح تشہیر کیا ہے کہ یہ کوئی معمولی تہوار نہیں بلکہ وجودی ساخت پر نفسیاتی حملہ ہے، اسی دن کے متعلق دیگر قومی مختلف بیانیوں کے جال میں پھنستے ہیں، اس لیے وہ دشمن کے لیے آسان ہدف بن چکے ہیں کیونکہ وہ اپنے اجتماعی لغت میں اس دن کو چیلنج کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ زرین بلوچ نے اپنے بیان میں کہا ہے چودہ اگست محض سوگ یا نفرت کے اظہار کی حد تک محدود کوئی دن نہیں بلکہ ایک فکری مشق کے طور پر بلوچ قومی تضادات کی اہم جڑ ہے جہاں ہماری ہزار سالہ تہذیب وتمدن اور آزادی پر ناجائز قبضہ ہے اور یہ قبضہ گیری ہی ہے جس نے ہمارے قومی فخر کو کمزور کرنے کی کوشش کی ہے، چودہ اگست کی مناسبت سے دشمن کی ہمہ وقت کوشش رہی ہے کہ دنیا کے سامنے بلوچ قوم کو ریاستی ڈھانچے کا اہم حصہ دکھایا جا سکے اور اسی پروپیگنڈے کے ذریعے اپنے منفی بیانیے کو جواز فراہم کر سکے۔ یہ بیان بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن آزاد کی چیئرپرسن زرّین بلوچ کی جانب سے 14 اور 15 اگست 2026 کے موقع پر جاری کیا گیا ایک سیاسی بیانیہ ہے۔ یہ موقف پاکستان کے یوم آزادی (14 اگست) کے موقع پر بلوچستان میں حکومتی سطح پر منعقدہ کی جانے والی تقریبات کے ردعمل میں سامنے آیا ہے۔ بی ایس او آزاد کے مطابق، بلوچستان میں لاکھوں سیکیورٹی اہلکاروں کی تعیناتی اور فوجی چھاونیوں میں آزادی کی تقریبات کا انعقاد یہ ظاہر کرتا ہے کہ ریاست کو عوامی سطح پر وفاداری حاصل کرنے میں ناکامی کا سامنا ہے۔

یورپی یونین امارت اسلامیہ کو تسلیم

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ اسلامی نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

ممبئی ابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۶/اگست۔۲۰۲۶

اقتدار کیلئے چور دروازہ کا استعمال

بی جے پی ایسا لگتا ہے کہ ملک بھر میں کسی اور اپوزیشن جماعت کا وجود برداشت کرنے کو تیار نہیں ہے اور وہ چاہتی ہے کہ ملک میں ایک ہی جماعت بلکہ فرد واحد کی حکومت قائم ہو جائے اور دوسروں کو آواز بلند کرنے کا کوئی موقع نہ مل پائے۔ یہ مطلق العنانی اور تاناشاہی ہے جسے مودی اور امیت شاہ کی جوڑی رائج کرنا چاہتی ہے۔ اسی کوشش کے طور پر شائد کرناٹک میں بی جے پی نے اقتدار ہتھیانے کیلئے چور دروازے کو استعمال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن لمحہ آخر میں اس کی کوششیں ناکام ہوتی نظر آرہی ہیں۔ کانگریس کے ارکان اسمبلی کو لالچ دیتے ہوئے یا پھر کسی اور طریقے سے اپنی صفوں میں شامل کرنے کیلئے اس نے ہر ممکن کوشش کی اور اس کے اپنے ارکان اسمبلی کو دہلی منتقل کر دیا گیا تھا۔ کانگریس کے کچھ ارکان کو بھی ممبئی میں بی جے پی کی میزبانی میں مقیم رکھا گیا تھا لیکن یہ ارکان اسمبلی لمحہ آخر میں کانگریس کے سینئر قائدین کی کوششوں کے نتیجہ میں بی جے پی کے جھانسے میں پوری طرح پھنسنے سے بچ گئے اور وہ ایسا لگتا ہے کہ دوبارہ کانگریس کی صفوں میں شامل ہو گئے ہیں۔ کرناٹک میں گذشتہ تین چار دن کے دوران جو کچھ بھی ڈرامہ بازیاں ہوئی ہیں اس نے یہ واضح کر دیا ہے کہ بی جے پی اگر عوامی تائید سے نہ ہو سکے تو توڑ جوڑ کے ذریعہ ملک کی تقریباً ہر ریاست میں اپنا اقتدار جمانا چاہتی ہے۔ شمالی ہند میں بی جے پی کی مقبولیت میں انحطاط پیدا ہوتا جا رہا ہے اور اس کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔ ایسے میں وہ جنوبی ہند میں اپنے پاوں جمانا چاہتی ہے۔ جنوب میں اب تک بی جے پی کو عوام کی خاطر خواہ تائید نہیں مل سکی ہے اور صرف کرناٹک ایک ایسی ریاست ہے جہاں اسے اقتدار ملنے کی امید دکھائی دی تھی لیکن وہ اس میں بھی کامیاب نہیں ہو سکی۔ جب عوام کی فیصلہ کن تائید نہیں مل سکی تو بی جے پی نے توڑ جوڑ کی سیاست شروع کر دی اور کانگریس۔ جے ڈی ایس ارکان کو خریدنے کی مہم "آپریشن لوٹس" شروع کی تھی لیکن تمام تر کوششوں اور سازشوں کے باوجود بی جے پی کو اس میں بری طرح سے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اس کا آپریشن کامیاب نہیں ہو سکا۔ بی جے پی کی ان کوششوں نے یہ واضح کر دیا ہے کہ جمہوری عمل میں اس کو کوئی یقین نہیں ہے۔ وہ جہاں سماج میں مذہبی، ثقافتی اور روایتی طور پر رواداری برتنے کو تیار نہیں ہے وہیں وہ سیاسی اختلاف رائے کو بھی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ہندوستان جیسے جمہوری ملک میں عوام وقفہ وقفہ سے سیاسی جماعتوں کو اقتدار سونپتے ہیں اور پھر انہیں بیدخل بھی کر دیتے ہیں۔ ملک میں تمام تر سیاسی جماعتوں نے عوام کی اس رائے کا پورا احترام کیا ہے۔ اقتدار کی پرسکون انداز میں منتقلی عمل میں آتی ہے اور پھر دوبارہ واپسی بھی ہوتی ہے۔ ملک کی تقریباً ہر ریاست میں اور خود مرکز میں ایسا کئی مرتبہ ہوا ہے لیکن جس وقت سے مودی برسر اقتدار آئے ہیں ایسا لگتا ہے کہ وہ سوائے بی جے پی کے کسی اور سیاسی جماعت کا وجود برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اقتدار حاصل کرنے کے چند دن میں ہی کانگریس مکت بھارت کا نعرہ دیا گیا تھا۔ یہ جمہوری اصولوں اور اقدار کے مغائر ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ جمہوری عمل میں یقین رکھنے کو بھی تیار نہیں ہیں۔ ایک منظم انداز میں جمہوریت کا گلا گھونٹا جا رہا ہے۔ ایک رائے کو اور ایک نظریہ کو مسلط کیا جا رہا ہے اور جو لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں ان کے خلاف سازشیں کرتے ہوئے اپنے عزائم کی تکمیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ کرناٹک میں جو کچھ ہوا وہ پہلی بار ہے۔ گوا میں جہاں بی جے پی واحد بڑی جماعت نہیں تھی وہاں بھی توڑ جوڑ سے اقتدار حاصل کر لیا گیا۔ گذشتہ سال اتراکھنڈ میں بھی انحراف کو ہوا دیتے ہوئے اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن عدالتوں نے اس کوشش کو ناکام کر دیا تھا۔ کرناٹک میں اس طرح کی کوشش میں شدت پیدا کر دی گئی ہے۔ ملک کی دوسری ریاستوں میں بھی خود حلیف جماعتوں کو حاشیہ پر کرنے کے منصوبے تیار ہو رہے ہیں اور کسی بھی قیمت پر ملک میں ایک جماعتی نظام رائج کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ چور دروازے استعمال ہو رہے ہیں۔ یہ نہ صرف ملک کے جمہوری نظام کی دھجیاں اڑانے کے مترادف ہے بلکہ ملک کے عوام کی رائے کو پامال کرنا بھی ہے۔

آزاد بھارت کو پھر سے غلام بنانے کی سازش!

دنیا کے دوسرے دستوروں کے مقابلے ہندوستان کا آئین سب سے بہترین تصور کیا جاتا ہے، یہ ایک جامع دستاویز ہے جس میں بہت ساری دفعات درج ہیں، ہندوستانی آئین تمام شہریوں کو عوامی تحفظ وسلوک کی شرط پر آزادئ گفتار وخیال کی ضمانت دیتا ہے، تمام شہری مذہب، نسل، برادری، جنس اور جائے پیدائش سے قطع نظر قانون کی نظر میں برابر ہوں گے اور کوئی بھی معذوری کسی بھی معاملے میں ان پر عائد نہیں ہوگی۔ ہندوستان ایک قابل ذکر جمہوری ملک کہلاتا ہے، اسے اقلیتوں کا وفاق بھی کہا جا سکتا ہے، اس کے دستور میں تمام شہریوں کو یکساں حقوق، آزادی وثقافت اور انصاف کی ضمانت دی گئی ہے، نسل، مذہب، علاقے کے نام پر تعصب اور امتیاز کے ہر قسم کی نفی کی گئی ہے، جمہوریت، رواداری اور سیکولرزم یعنی غیر مذہبی جانبداری کو حکومت کا سنگ بنیاد بنایا گیا ہے، لیکن کیا ان چیزوں پر عمل ہو رہا ہے؟

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

اے اہل وطن شام وسحر جاگتے رہنا
اغیار ہیں آماد شر جاگتے رہنا

15 اگست کو ہر سال پورے ہندوستان میں یوم آزادی کے طور پر منایا جاتا ہے، 1947 میں اسی تاریخ کو ہندوستان نے ایک طویل جدوجہد کے بعد مملکت متحدہ کے استعمار سے آزادی حاصل کی تھی، برطانیہ نے قانون آزادی ہند 1947 کا بل منظور کر کے قانون سازی کا اختیار مجلس دستور ساز کو سونپ دیا تھا، یہ آزادی دراصل تحریک آزادی ہند کا نتیجہ تھی، جسکے تحت انڈین نیشنل کانگریس کی قیادت میں پورے بھارت میں تحریک عدم تشدد اور سول نافرمانی میں عوام نے حصہ لیا اور اس جدوجہد میں ہر کس وناکس نے اپنا بھرپور تعاون اور قربانیاں پیش کیں، انگریز بہادر نے تقریبا 200 سال تک ہندوستان میں حکومت کی اور اس ملک کو غلام بنا کر رکھا، 1757 میں بنگال کی جنگ پلاسی سے لیکر 1947 میں بھارت کی آزادی اور تقسیم تک انکی حکومت رہی، برطانوی سامراج 1757ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعے قائم ہوا اور 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد برطانوی حکومت نے براہ راست ہندوستان پر قبضہ کر لیا وہ یہاں سیاہ وسفید کے مالک بن بیٹھے اور حکومت کرنے لگے، 1947 میں مذہب کی بنیاد پر ہندوستان کو تقسیم بھی کرا دیا۔ نومبر 1949 میں ہندوستان کی آئین ساز اسمبلی نے اپنے نئے دستور کو اپنایا، جو 26 جنوری 1950 کو نافذ ہوا اور یہیں سے ہندوستانی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا، ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر اور انکی ٹیم نے دنیا کے 60 سے زائد اہم ممالک کے آئین کا تجزیہ کر کے ایک جامع دستور مرتب کیا، جس پر دستور ساز اسمبلی کے 284 اراکین نے دستخط کر کے منظوری دی۔ اس نئے دستور میں بنیادی طور پر یہاں کے باشندوں کے لئے 7 اہم حقوق فراہم کئے گئے، مساوات کا حق، آزادی کا حق، استحصال کے خلاف حق، مذہب، ثقافت اور تعلیم کی آزادی کا حق، جائیداد کا حق اور آئینی علاج کا حق شامل ہے۔

دنیا کے دوسرے دستوروں کے مقابلے ہندوستان کا آئین سب سے بہترین تصور کیا جاتا ہے، یہ ایک جامع دستاویز ہے جس میں بہت ساری دفعات درج ہیں، ہندوستانی آئین تمام شہریوں کو عوامی تحفظ وسلوک کی شرط پر آزادئ گفتار وخیال کی ضمانت دیتا ہے، تمام شہری مذہب، نسل، برادری، جنس اور جائے پیدائش سے قطع نظر قانون کی نظر میں برابر ہوں گے اور کوئی بھی معذوری کسی بھی معاملے میں ان پر عائد نہیں ہوگی۔ ہندوستان ایک قابل ذکر جمہوری ملک کہلاتا ہے، اسے اقلیتوں کا وفاق بھی کہا جا سکتا ہے، اس کے دستور میں تمام شہریوں کو یکساں حقوق، آزادی وثقافت اور انصاف کی ضمانت دی گئی ہے، نسل، مذہب، علاقے کے نام پر تعصب اور امتیاز کے ہر قسم کی نفی کی گئی ہے، جمہوریت، رواداری اور سیکولرزم یعنی غیر مذہبی جانبداری کو حکومت کا سنگ بنیاد بنایا گیا ہے، لیکن کیا ان چیزوں پر عمل ہو رہا ہے؟ کیا آزادی کے مقاصد پورے ہو رہے ہیں؟ آج ملک کی آزادی کو تقریباً 80 سال کا عرصہ ہو چکا ہے، اس درمیان ان جیسے درجنوں سوالات جواب طلب ہیں، آخر ان سوالات کے جوابات کون دے گا؟ اور کون ملک کے سلگتے ہوئے ان تمام مسائل کو حل کرے گا؟ ہندوستان میں جنگ آزادی کیوں لڑی گئی، کیسے لڑی گئی اور اسکے پس پردہ مقاصد کیا تھے؟ اسکو سمجھنے کے لئے حضرت مولانا علی میاں ندوی کی ایک تحریر کا حقیقت آفریں اور چشم کشا اقتباس یہاں نقل کرنا ضروری ہے، حضرت مولانا مرحوم رقم طراز ہیں کہ 1857 عیسوی میں انگریزی اقتدار کے خلاف پورے ہندوستان کے انگریزی حکومت کی غلامی میں آجانے کے اندیشہ کے پیش نظر جس جنگ آزادی کا آغاز ہوا، جس میں ملک کے باشندے عمومی طور پر شریک ہوئے، جس کو انگریزوں اور ان کی نقالی کرنے والوں نے غدر کا نام دیا ہے جو ابھی تک چلا آرہا ہے، ہندوستان کی جنگ آزادی کی کامیابی کا جو شہرہ ہوا، دنیا میں جدوجہد کرنے والے مخلص اور صاحب بصیرت رہنماؤں کو جو عزت ملی، ان کے کارنامے کا جس طرح اعتراف کیا گیا، معاصر دنیا اور محکوم ملکوں کے لئے وہ جس طرح ایک شاندار نظیر اور ہمت افزا کارنامہ بن گیا، اس نے جس طرح ہندو، مسلم اتحاد، ترک موالات، جیلوں کو بھر دینے اور قربانیوں کے نمونے پیش کرنے کا منظر دنیا کے سامنے پیش کیا اور ہندوستان کا نام روشن کیا، دنیا کے کئی ملکوں نے جو آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے، اس کو اپنے لئے نمونہ اور قابل تقلید مثال سمجھا، آج بھی بہت سے ایشیائی اور مشرقی ملکوں میں ہندوستان کا نام بڑی عزت سے لیا جاتا ہے اور جنگ آزادی کے سورماؤں کو بڑے احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، ملک کی آزادی کی اس نعمت اور کارنامہ کا حق یہ تھا کہ ہم ہر قیمت پر اور ہر طرح کی قربانی دے کر اس کی حفاظت کریں، اس کی آبرو اور عزت قائم رکھیں، اس پر ہر دور میں اور ہر جگہ فخر اور شکر کے جذبات کا اظہار کیا جائے، غلامی کے دور کے تصور سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور ہمارے اندر کراہت و حقارت، نفرت اور گھن کا ایک جذبہ پیدا ہو، ہم کسی حال میں اس دور کے واپس آنے کا تصور اور اس کو ترجیح دینے کا تخیل بھی گوارا نہ کر سکیں، لیکن اب دل پر پتھر رکھ کر، اپنے ضمیر اور سامعین سے معذرت کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ آج ہمارے ملک کی جو حالت ہو رہی ہے، ہندوستان کے کئی بڑے بڑے شہروں میں اپنے ہم وطنوں اور ملکی بھائیوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا، جس سفاکی اور بے دردی کے ساتھ ہزاروں آدمیوں کا خون بہایا گیا، گھر، دکانیں لوٹی گئی اور جلائی گئی، عورتوں کی بے حرمتی کی گئی، بچوں کو مٹی کے برتنوں کی طرح توڑا اور خاک میں ملایا گیا، کروڑوں، عربوں کا سرمایہ لوٹا گیا اور ضائع کیا گیا، میدان جنگ کی طرح خوف و ہراس کی فضا، باغ و بہار شہروں اور تماشہ گاہ بستیوں پر ہفتوں طاری رہی، اس نے ملک کو ایک ایسی منزل پر کھڑا کر دیا کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد غلامی کے

دور کو یاد کرنے لگی اور اس زمانے کو نہ صرف ترجیح دینے لگی بلکہ اس کی آرزو کرنے لگی، جب ملک میں ہر طرف امن وامان کا دور دورہ تھا، عزتیں اور عصمتیں محفوظ تھیں، بچوں پر کوئی بری نگاہ نہیں ڈال سکتا تھا، ساری خرابیوں، بدکرداریوں اور اس حقیقت کے ساتھ سمندر پار کے رہنے والے انگریزوں کو اس ملک پر حکومت کرنے کا ہرگز حق نہ تھا اور وہ ایک بدیشی راج تھا جو یہاں سے دولت حاصل کر کے اپنے ملک کو منتقل کرتا تھا، عام شہریوں کو اس کا اطمینان تھا کہ وہ محفوظ ہیں، پولیس اور فوج ڈرنے کی چیز نہیں تھی وہ کرایہ کے ٹٹو تھے اور بدیشی حکومت کے غلام، لیکن ان میں اپنے ہم مذہبوں اور اپنی ذات برادری کی حمایت وترجیح کا جذبہ نہیں تھا وہ امن عامہ اور تحفظ کا اپنے کو ذمہ دار سمجھتے تھے، اس سے زیادہ اس دور اور اس دور کے حاکموں کی تعریف اور اعتراف میں کہنا اپنی عزت و ضمیر کو گوارا نہیں ہے" (ملک کی آزادی کا صحیح مطلب) کچھ آگے چل کر حضرت مولانا مرحوم ایک جگہ مزید لکھتے ہیں کہ

بہت سے وہ لوگ جن کو اپنا مذہب عزیز ہے، اپنے خاندانوں، ہم قوموں کی عزت و ناموس عزیز ہے اور پھر اس سے آگے بڑھ کر ملک کا امن و ایمان اور پرسکون زندگی عزیز ہے، جس میں وہ دینی، اصلاحی، تعلیمی، تصنیفی، ادبی، فنی کام اور مشاغل اطمینان سے انجام دے سکیں اور اس سے بڑھ کر اپنی عبادت گاہیں، درسگاہیں اور کتب خانے عزیز ہیں وہ اس زمانے کو یاد کرنے لگے ہیں، خواہ وہ کتنا ہی غیر فطری تھا، جب یہ سب چیزیں عام طور پر محفوظ اور خارج بحث تھی، میں آپ کو یہ بھی سنا دوں کہ میں نے ایک مرتبہ محترمہ اندرا جی سے ان کی وزارت عظمی کے زمانے میں جب ایمرجنسی نافذ تھی اور بعض جگہ بعض اقلیتوں کے ساتھ بڑی زیادتیاں ہوئی تھی، میں نے کہا کہ اندرا جی! اس سے زیادہ شرم کی کوئی بات نہیں کہ لوگ انگریزوں کے دور کو جو غلامی کا دور تھا، یاد کرنے لگے ہیں، مجھے یہ یقین ہے کہ ہماری جنگ آزادی کے رہنماؤں کو اس بات کا کسی وقت اندازہ ہوتا یا کوئی تصور بھی ذہن میں آتا کہ ملک کے آزاد ہونے کے بعد ایک ایسا وقت بھی آسکتا ہے کہ ملک کے ذمہ داروں کی تنگ نظری اور غلط کاری کی بنا پر انگریزوں کی حکومت کا دور یاد آنے لگے گا اور وہ اس کی تمنا کرنے لگیں گے تو آپ یقین مانیے کہ ان کے عزم وہمت اور جوش وخروش میں جو ملک کو آزاد کرانے کے لئے ظاہر ہو رہا تھا، کمی ہو جاتی، ان کے دل اور قوت عمل کو بڑا دھکا لگتا، ان کی تقریروں میں وہ زور، ان کی جدوجہد میں وہ جوش و خروش نہ رہتا، پھر یہ جنگ آزادی آسانی اور نیک نامی کے ساتھ ہرگز کامیاب نہ ہوتی اور اپنی منزل کو نہ پہونچتی جس پر پہنچی، ایک ایسا زمانہ جس میں آدمی اپنے بچوں کو دیکھ کر خوش نہ ہو، اپنے مدرسوں، کتابی ذخیروں کو دیکھ کر مطمئن نہ ہو، اپنی محنتوں کے حاصل اور اپنے جوہر وقابلیت کے نتیجے سے اس میں افتخار کیا، اعتماد کا بھی جذبہ پیدا نہ ہو، انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنے مستقبل کی طرف سے مشکوک ومتردد ہو، اس میں زندگی کا کیا خاک مزہ اور ایسے ملک میں کس معنی میں آدمی اپنے آپ کو آزاد شہری، ملک کی زندگی میں دخیل اور اس کی تعمیر وترقی میں شریک اور سرگرم ہو، پوری انسانی تاریخ میں انسان کا ضمیر اس بات کو پکار پکار کر کہتا سنائی دیتا ہے کہ غلامی سے بڑھ کر عیب وذلت اور شرم کی کوئی بات نہیں، خدا نہ کرے کہ ایسی عدالت قائم ہو کہ مجھے گواہ پیش کرنے کی نوبت آئے لیکن سینکڑوں کو پیش کیا جا سکتا ہے، جو یہ کہتے تو نہیں ہوں گے لیکن سوچتے ضرور ہوں گے، گھر میں بیٹھ کر باتیں بھی کرتے ہوں گے، پھر کسی آزاد ملک میں جس نے ملک کی آبادی کے تمام عناصر، قوموں اور فرقوں کے تعاون، جدوجہد اور قربانیوں کے ذریعے آزادی حاصل کی ہو، اس کی قیادت ورہنمائی میں وہ ملک آزاد ہوا ہو، اس کا کوئی جواب نہیں کہ کوئی ایک فرقہ یا قوم خواہ وہ کیسی ہی کھلی اکثریت اور بڑی تعداد میں ہو اور کیسا ہی سرمایہ دار اور باوسائل ہو وہ نہ صرف اپنی تہذیب وثقافت، اپنے عقائد اور دیومالا کی تعلیم وتبلیغ، اس کو اپنی نئی نسل کی طرف منتقل کرنے، اپنی تہذیب وثقافت اور اپنی زبان ورسم الخط کے نہ صرف رواج دینے اور قائم کرنے میں بلکہ پورے ملک پر اور نئی نسل پر اس کو جاری اور رائج کرنے میں آزاد ہو اور دوسرا فرقہ، دوسرا مذہب رکھنے والے خواہ وہ اپنی تعداد میں کئی ملکوں کے اسی مذہب کے باشندوں سے زیادہ تعداد رکھتے ہوں، اپنے دین ومذہب کے مطابق تعلیم دینے، اپنی زبان ورسم الخط کی ترویج وبقا اپنی تہذیب وثقافت کے تسلسل کی کوشش میں آزاد نہ ہو روز بہ روز اس پر نئی نئی پابندی عائد کی جائیں اور رفتہ رفتہ وہ محسوس کرنے لگے کہ وہ چلنے، پھرنے، کھانے، کمانے میں تو آزاد ہے لیکن لسانی، ثقافتی اور تعلیمی طور پر پابند اور غلام ہے، اہل علم ونظر جانتے ہیں کہ صرف رسم الخط کی تبدیلی سے ایک ملک کے پورے باشندوں کا اپنے قدیم علمی ورثہ پوری ثقافت سے رشتہ ٹوٹ جاتا ہے اور وہ اپنی ماضی سے منقطع ہو جاتے ہیں۔ اسی بنا پر ایک فلسفی مورخ نے لکھا ہے کہ اب کسی کتب خانہ اور علمی ذخیرے کو نظر آتش کرنے اور برباد کرنے کی ضرورت نہیں، رسم الخط کا بدلنا کافی ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

سیاست سے زیادہ تعلیم پر توجہ دینے کی ضرورت

موجودہ دور کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ مسلمان آج کئی طرح کے مسائل سے دوچار ہیں۔ آئے دن ایسی خبریں سامنے آتی رہتی ہیں جو اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ مسلمانوں کے سامنے کس طرح کے مسائل ہیں اور کس طرح کی بدحالی کی وجہ سے انہیں پریشانیوں کے دور سے گزرنے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے۔ اگر سیاست کی بات کریں تو سیاست میں زیادہ تر سیاسی جماعتوں نے مسلمانوں کو نظر انداز کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی ہے۔ صرف مسلمانوں کے بارے میں بیانات دے کر ہی انہیں خواب دکھائے جا رہے ہیں۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ اب مسلمانوں کو سیاست میں زیادہ دلچسپی نہیں لینی چاہیے بلکہ انہیں تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی صورت میں وہ کامیابی کی طرف قدم بڑھا سکتے ہیں۔ جہاں جہاں مسلمانوں نے تعلیم کی طرف قدم بڑھا کر محنت کی ہے، وہاں وہاں سے اچھے نتائج بھی سامنے آئے ہیں اور آرہے ہیں۔ سیاست میں بی جے پی پر مسلمانوں کو نظر انداز کرنے کے الزامات لگانے والی سیاسی جماعتوں کی حقیقت بھی اب آئینے کی طرح صاف ہو چکی ہے کہ زیادہ تر جماعتوں نے مسلمانوں کو نظر انداز کیا ہے۔ کئی جگہوں سے تو ایسی افسوسناک خبریں بھی سامنے آئی ہیں کہ پارٹی کے سینئر رہنماؤں تک کو اسٹیج پر چڑھنے نہیں دیا گیا۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سیاسی طور پر مسلم معاشرے کو کہاں لے جایا جا رہا ہے۔ اتر پردیش میں آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر مسلمانوں کو اس بات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کریں۔ جہاں ان کے مسائل کو نظر انداز نہ کیا جاتا ہو اور جہاں ان کی عزت واحترام کا خیال رکھا جاتا ہو، وہاں انہیں ووٹ دینا چاہیے۔ کسی سیاسی جماعت کے بہکاوے میں آکر مسلمانوں کو اپنے ووٹ کا غلط استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

ضلع پریشد اردو میڈیم انگلش کونٹ شرنگاری میں 80 واں یوم آزادی

رتناگری ضلع کے گوہاگر تعلقہ سے قریب 10 کلومیٹر کے فاصلے پر شرنگارتلی گاؤں کے ضلع پریشد مکمل تحتانوی اردو میڈیم انگلش کونٹ شرنگاری میں 80 واں جشن یوم آزادی کا انعقاد نہایت ہی تزک واحتشام سے کیا گیا۔ اس پرمسرت موقع پر پرچم کشائی گرام پنچایت پاٹپنہا لے کی رکن مہمان خصوصی آسماء عبدالرحمن صالح کے دست مبارک سے صبح سات بجے چالیس منٹ پر کی گئی۔ وندے ماترم سنایا گیا۔ جھنڈے کو سلامی دی گئی۔ جھنڈا گیت، حب الوطنی گیت گا کر طلبہ نے سامعین کو محظوظ کیا۔ صائمہ کیلکر نے انگریزی میں، حسنین باغوان نے ہندی جبکہ اردو میں عائشہ صوبیدار نے بہترین انداز میں یوم آزادی پر تقاریر پیش کیں۔ پروگرام میں اسکول انتظامیہ کمیٹی کے صدر جنید تانبے، نائب صدر شبنم شرگاونکر، نائب سرپنچ عاصم صالح، گرام پنچایت رکن ریاض ٹھاکر، مفتی ابوبکر صوبیدار صاحب، مولانا یونس ملاجی، جامع مسجد امام صاحب توفیق، اسکول انتظامیہ کمیٹی کے دیگر اراکین، سرپرست حضرات وخواتین، گاؤں کی معزز

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظرِ عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

آزادی کا جشن یا احتساب آزادی؟

مسعود محبوب خان (ممبئی)

علی الصبح ہمارے عزیز، جناب مولانا اقبال کندہ صاحب کے ایک مختصر مگر نہایت مؤثر اقتباس پر نظر پڑی۔ چند الفاظ پر مشتمل یہ اقتباس اپنے اندر ایک گہری فکر اور معنی کی ایک وسیع دنیا سموئے ہوئے تھا۔ خیال آیا کہ کیوں نہ اسی مختصر مگر بامعنی خیال کو بنیاد بنا کر بات کو کچھ آگے بڑھایا جائے؛ اس کے مضمرات پر غور کیا جائے اور چند الفاظ میں سمٹے ہوئے اس سوال کو ایک وسیع تر فکری اور قومی تناظر میں دیکھا جائے۔ آزادی کے جشن کا ایک پہلو یقیناً خوشی، مسرت اور تشکر ہے، مگر اس کا ایک دوسرا، زیادہ سنجیدہ اور ذمہ دارانہ پہلو احتساب بھی ہے۔ قومیں صرف پرچم لہرا کر، ترانے گا کر اور اپنے اسلاف کی قربانیوں کے قصے دہرا کر زندہ نہیں رہتیں؛ قومیں اس وقت زندہ رہتی ہیں جب وہ اپنے ماضی کو شعور کے ساتھ پڑھتی ہیں، اپنے حال کو دیانت داری سے پرکھتی ہیں اور اپنے مستقبل کے لیے اجتماعی کردار اور سمت کا تعین کرتی ہیں۔ اس لیے اگر یومِ آزادی کے کسی اجتماع میں مجھے چند کلمات کہنے کا موقع ملے تو میں محض یہ نہیں کہوں گا کہ ”ہمارے باپ دادا نے بڑی قربانیاں دی تھیں“۔ میں اس کے ساتھ ایک بنیادی سوال بھی ضرور اٹھاؤں گا کہ جن لوگوں کی قربانیوں کا ہم آج جشن مناتے ہیں، کیا ہم نے ان کے تصورِ خدمت، عدل، امانت، ذمہ داری اور رعیت نوازی کو بھی زندہ رکھا ہے؟ اگر آزادی ہمیں صرف جشن منانے کا موقع دیتی ہے تو یہ اس کے مفہوم کا ایک محدود حصہ ہے؛ لیکن اگر یہی آزادی ہمیں اپنے اجتماعی سفر کا جائزہ لینے، اپنی کوتاہیوں کو تسلیم کرنے اور اپنے مستقبل کی اصلاح کا عزم کرنے پر آمادہ کرتی ہے تو یہی اس کا حقیقی شعور ہے۔ یومِ آزادی کا خطاب بھی اسی وسیع قومی شعور کا آئینہ دار ہونا چاہیے۔ یہ ملک کسی ایک مذہبی گروہ کی جاگیر نہیں؛ اس کی گلیاں، اس کے دریا، اس کی مٹی، اس کی تاریخ اور اس کا مستقبل تمام شہریوں کا مشترکہ سرمایہ ہیں۔ اس لیے ہمارے غیر مسلم برادرانِ وطن سے بھی یہی بات کہی جانی چاہیے کہ ہم اپنے ماضی اور اپنے اسلاف کی تاریخ اس لیے نہیں پڑھتے کہ کسی دوسرے مذہب یا برادری کو کمتر ثابت کریں، بلکہ اس لیے پڑھتے ہیں کہ تاریخ کے تجربات سے اچھی حکمرانی، عدل، رواداری، انسانی وقار اور اجتماعی ذمہ داری کے اصول تلاش کیے جاسکیں۔

برصغیر کی تاریخ میں مختلف ادوار اور مختلف حکمرانوں کے تجربات موجود ہیں۔ اشوک کے عہد میں بھی ایک کثیر مذہبی معاشرے کے نظم ونسق اور مختلف مذہبی طبقات کے ساتھ حسنِ سلوک کے اصولوں کا اظہار ملتا ہے۔ اسی طرح برصغیر کی اسلامی سیاسی روایت میں بھی عدل، رعایا کی حفاظت، اقلیتوں کے حقوق، امانت حکومت اور حکمران کی جواب دہی جیسے تصورات پر مسلسل گفتگو ملتی رہی ہے۔ تاریخ کا اصل سبق یہی ہے کہ اقتدار کی قدر محض اس بات سے متعین نہیں ہوتی کہ اقتدار کس مذہبی یا سیاسی شناخت رکھنے والے شخص کے ہاتھ میں ہے، بلکہ اس سے ہوتی ہے کہ وہ اقتدار انسانوں کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے اور عدل کے تقاضوں کو کس حد تک پورا کرتا ہے۔ اس لیے آج کا بنیادی سوال یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ”ہندو کی حکومت یا مسلمان کی حکومت؟ اصل سوال یہ ہونا چاہیے کہ: کیا حکومت عادل ہے؟ کیا قانون سب کے لیے برابر ہے؟ کیا شہری کی جان، مال اور عزّت محفوظ ہے؟ کیا کمزور کو طاقتور کے مقابلے میں انصاف مل سکتا ہے؟ کیا ریاست مذہب، ذات، زبان، طبقے اور سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر ہر شہری کو پہلے انسان اور پھر برابر کا شہری سمجھتی ہے؟ اگر ان سوالات کا جواب ہاں میں ہے تو یہ حقیقی ریاستی کامیابی ہے؛ اور اگر جواب نہیں میں ہے تو محض جشن، نعرے، پرچم اور تقریریں اس خلا کو پُر نہیں کرسکتیں۔ آزادی کا اصل امتحان یہی ہے کہ وہ انسان کو خوف سے آزادی، ناانصافی سے نجات، قانون کے سامنے برابری اور باوقار زندگی کا حق کس حد تک فراہم کرتی ہے۔

یہیں سے یومِ آزادی کا جشن ایک نئے سوال میں تبدیل ہو جاتا ہے: ہم نے آزادی حاصل تو کرلی، مگر آزادی کے مقصد کو کس حد تک حاصل کیا؟ اور اب ہمیں اسی اصل سوال کی طرف متوجہ ہونا ہوگا۔ یومِ آزادی پر جب ہم اپنے اسلاف اور ان کے ادوارِ حکومت کا ذکر کرتے ہیں تو ہمیں صرف فتوحات، قلعے، بادشاہ اور جنگیں یاد نہیں کرنی چاہئیں؛ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ حکومت کا مقصد کیا سمجھا جاتا تھا، اقتدار کی ذمہ داری کیا تھی، رعایا کے حقوق کیا تھے، اور عدل وانصاف کو ریاستی زندگی میں کس مقام پر رکھا جاتا تھا؟ یہی وہ مقام ہے جہاں جشنِ آزادی، احتسابِ آزادی میں بدلتا ہے۔ تب اور تاریخ محض ماضی کا قصہ نہیں رہتی بلکہ ہمارے حال کے لیے آئینہ اور مستقبل کے لیے رہنما بن جاتی ہے۔ برصغیر کی قدیم سیاسی روایت میں بادشاہ سے رعایا کی نگہداشت کی توقع موجود تھی۔ اشوک کے کتبوں میں ریاستی ذمہ داری کا ایک قابلِ ذکر تصور ملتا ہے۔ اس کے فرامین میں انسانوں اور جانوروں کے لیے طبی علاج، دواؤں اور جڑی بوٹیوں کا انتظام، سڑکوں کے کنارے درخت اور کنویں، مسافروں کے لیے سہولتیں اور عوامی بہبود کا ذکر ملتا ہے۔ نئی دہلی کے نیشنل میوزیم میں محفوظ اشوک کے فرامین کے خلاصے میں بھی رعایا کی بہبود کو حکمران کی ذمہ داری اور انسان وحیوان دونوں کے لیے طبی انتظامات کا ذکر موجود ہے۔ یہاں تک کہ قدیم ریاستی انتظام کے بعض شواہد میں قحط کے زمانے میں غلہ تقسیم کرنے اور متاثرین کی مدد کرنے کی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ یہ ہمارے لیے ایک اہم اخلاقی سبق ہے: ریاست کا وجود صرف ٹیکس لینے اور حکم جاری کرنے کے لیے نہیں؛ ریاست کا جواز عوام کی جان، مال، عزّت، انصاف اور بنیادی ضروریات کے تحفظ میں ہے۔ مسلم عہد کے حکمرانوں کو بھی جذبات کے بجائے تاریخ سے پڑھنا ہوگا، مسلم عہد کے بارے میں بھی یہی اصول اختیار ہونا چاہیے۔ ہمیں نہ تو ہر مسلمان بادشاہ کو مثالی اور فرشتہ بنا کر پیش کرنا چاہیے، نہ ہر حکمران کو ظالم ثابت کرنے کے لیے تاریخ کو مسخ کرنا چاہیے۔ مثلاً اکبر کے دور میں ٹوڈرمل کے نظامِ محصولات نے زمین کی پیمائش، پیداوار اور قیمتوں کی بنیاد پر محصول بندی کو منظم کیا۔ بعض اوقات ریاستی محصول اوسط پیداوار کے تقریباً ایک تہائی کے برابر مقرر کیا گیا، جب کہ فصل کی تباہی جیسے حالات میں رعایت کی گنجائش بھی رکھی گئی۔ یہ ایک پیچیدہ مالیاتی نظام تھا؛ اسے نہ آج کے انکم ٹیکس کے برابر سمجھا جاسکتا ہے، نہ موجودہ ریاستی بجٹ کے ساتھ براہِ راست عددی مقابلہ ممکن ہے۔ لیکن اصولی سوال وہی رہتا ہے، ریاست عوام سے جو کچھ لیتی ہے، کیا وہ عوام کی زندگی آسان بنانے کیلئے واپس بھی کرتی ہے؟ یہ سوال آج بھی زندہ ہے۔

قدیم ریاست میں محصول کبھی زمین سے لیا جاتا تھا، کبھی تجارت سے، کبھی پیداوار سے اور کبھی دیگر ذرائع سے۔ آج کا جدید ریاستی نظام براہِ راست اور بالواسطہ ٹیکسوں، کسٹمز، کارپوریٹ ٹیکس، انکم ٹیکس، جی ایس ٹی اور متعدد دیگر ذرائع سے آمدنی حاصل کرتا ہے۔ لیکن ریاستی مالیات کا اصل اخلاقی اصول تبدیل نہیں ہونا چاہیے: ٹیکس ریاست کا مالِ غنیمت نہیں، عوام کی امانت ہے۔ آج حکومت کے پاس ٹیکس دہندگان سے حاصل ہونے والی رقم کے علاوہ قرض، غیر ٹیکس آمدنی اور دیگر ذرائع بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً مرکزی حکومت کے 2024ء-25ء کے حسابات میں ٹیکس آمدنی، غیر ٹیکس آمدنی اور دیگر وصولیوں کے ساتھ ریاستوں کو ٹیکسوں میں ان کا حصہ منتقل کیا گیا۔ دسمبر 2024ء تک مرکزی حکومت نے 9.01 لاکھ کروڑ ریاستی حکومتوں کو ٹیکسوں کے حصے کے طور پر منتقل کیے تھے۔ اس لیے

سوال صرف یہ نہیں ہونا چاہیے کہ: حکومت نے کتنا ٹیکس لیا؟ بلکہ سوال یہ بھی ہونا چاہیے: اس ٹیکس کے بدلے عوام کو کیا ملا؟ اس سے کتنے سرکاری ہسپتال بہتر ہوئے؟ کتنے سرکاری اسکول مضبوط ہوئے؟ کتنے دیہات کو صاف پانی ملا؟ کتنی سڑکیں تعمیر ہوئیں؟ کتنے غریب خاندان بیماری کی وجہ سے تباہ ہونے سے بچے؟ کتنے کسانوں کو بحران میں سہارا ملا؟ کتنے بے گھر افراد کو تحفظ ملا؟ کتنی عدالتیں عام آدمی کے لیے قابلِ رسائی ہوئیں؟ کتنے نوجوانوں کو باعزّت روزگار ملا؟ اور سب سے بڑھ کر: کیا عام شہری خود کو ریاست کا برابر کا مالک سمجھتا ہے یا محض ایک عدد؟ یہی اصل احتساب ہے۔ اسلامی سیاسی فکر میں بیت المال کا تصور محض حکمران کی ذاتی تجوری کا تصور نہیں تھا۔ اس کا بنیادی اخلاقی مفہوم یہ تھا کہ عوامی وسائل کو امانت سمجھا جائے۔ حکمران کا محل عوامی فلاح سے زیادہ اہم نہیں ہوسکتا۔ حاکم کا پروٹوکول شہری کی عزّت سے بڑا نہیں ہوسکتا۔ سرکاری اخراجات حکمرانوں کی آسائش کے لیے ہوں اور عوام بنیادی سہولتوں سے محروم رہیں تو ریاست کا اخلاقی توازن بگڑ جاتا ہے۔ یہی اصول دنیا کی دوسری قدیم ریاستی روایتوں میں بھی مختلف صورتوں میں نظر آتا ہے۔ اشوک کے فرامین میں حکمران اپنی ذمہ داری کو رعایا کی خوشی اور بہبود سے جوڑتا ہے؛ سڑکوں، کنوؤں، درختوں، طبی سہولتوں اور کمزور طبقات کے لیے انتظامات اسی تصور کی مثالیں ہیں۔ ہمیں اس سے یہ سبق لینا چاہیے کہ ریاست کی عظمت اس کے محلوں سے نہیں، اس کے عوام کی حالت سے ناپی جاتی ہے۔

یہ بھی انصاف نہیں ہوگا کہ آج کے ہندوستان کی تمام کامیابیوں کو نظر انداز کر کے صرف ناکامیوں کی تصویر پیش کی جائے۔ آج ملک نے طب، خلائی تحقیق، انفراسٹرکچر، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، تعلیم، صنعت اور مواصلات میں بڑی ترقی کی ہے۔ صحت کے میدان میں بھی کئی نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں؛ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق بھارت نے 2024ء میں ٹریکوما کو عوامی صحت کے مسئلے کے طور پر ختم کرنے کی منزل حاصل کی اور بعض متعدی بیماریوں کے خاتمے کی کوششوں میں نمایاں پیش رفت ہوئی۔ یہ کامیابیاں قوم کی مشترکہ محنت ہیں؛ انہیں تسلیم کرنا چاہیے۔ لیکن ترقی کا مطلب یہ نہیں کہ سوال ختم ہوگئے۔ اگر جدید ہسپتال موجود ہیں مگر غریب مریض علاج کے اخراجات سے خوف زدہ ہے، تو سوال باقی ہے۔ اگر عدالتیں موجود ہیں مگر انصاف تک رسائی وقت اور دولت سے مشروط محسوس ہوتی ہے، تو سوال باقی ہے۔ اگر قانون موجود ہے مگر کمزور شہری خود کو طاقتور کے مقابلے میں بے بس محسوس کرتا ہے، تو سوال باقی ہے۔ اگر انتخابات ہوتے ہیں مگر شہری کو پانچ سال بعد ووٹ کے علاوہ مسلسل شرکت، احتساب اور باعزّت سماجی وجود کا احساس نہیں ہوتا، تو سوال باقی ہے۔ اور اگر ریاست کی کامیابی کا پیمانہ صرف جی ڈی پی، ایکسپریس وے، عمارتیں اور عالمی رینکنگ بن جائے، مگر ایک غریب انسان کی عزّتِ نفس، ایک کسان کی بے بسی، ایک مزدور کی اجرت اور ایک مریض کی مجبوری ہماری گفتگو سے غائب ہو جائے تو ہمیں اپنی ترقی کے تصور پر بھی نظرِ ثانی کرنی چاہیے۔ ہم آزادی کو اکثر 15 اگست 1947ء تک محدود کر دیتے ہیں۔ مگر آزادی کا ایک دوسرا مفہوم بھی ہے: بھوک سے آزادی۔ جہالت سے آزادی۔ بیماری کے خوف سے آزادی۔ ظلم سے آزادی۔ ناانصافی سے آزادی۔ رشوت سے آزادی۔ ذات پات کی تحقیر سے آزادی۔ مذہبی تعصب سے آزادی۔ خوف سے آزادی۔ اور اس احساس سے آزادی کہ قانون صرف طاقتور کے لیے ہے۔ جس ملک کا غریب شہری ہسپتال کے دروازے پر اپنی جیب دیکھ کر علاج کا فیصلہ کرے، وہاں آزادی کا ایک باب ابھی تشنہ ہے۔ جس مزدور کو اپنے حق کی اجرت کے لیے برسوں بھٹکنا پڑے، وہاں آزادی کا ایک باب ابھی تشنہ ہے۔ جس کسان کو اپنی پیداوار کے باوجود معاشی بے یقینی لاحق ہو، وہاں آزادی کا ایک باب ابھی تشنہ ہے۔ اور جس شہری کو یہ خوف ہو کہ اس کی شناخت، زبان، مذہب، ذات یا سیاسی رائے اس کے شہری حقوق پر اثر انداز ہوسکتی ہے، وہاں بھی آزادی کا ایک باب ابھی مکمل نہیں ہوا۔ ہمارے بزرگوں نے قربانیاں دی تھیں بلی یہ حقیقت ہے۔ کسی نے جیل کاٹی، کسی نے جان دی، کسی نے گھر چھوڑا، کسی نے ہجرت کی، کسی نے اپنا کاروبار گنوایا، کسی نے خاندان سے جدائی برداشت کی۔ لیکن ان قربانیوں کا سب سے بڑا احترام یہ نہیں کہ ہم ہر سال انہیں چند جذباتی جملوں میں دہرا دیں۔ ان قربانیوں کا حقیقی احترام یہ ہے کہ ہم ایسا معاشرہ بنائیں جس میں ان قربانیوں کا مقصد زندہ رہے۔ اگر آزادی کا مقصد انصاف تھا تو انصاف پیدا کریں۔ اگر آزادی کا مقصد انسانی وقار تھا تو انسان کی عزّت کریں۔ اگر آزادی کا مقصد استحصال سے نجات تھا تو معاشی استحصال کم کریں۔ اگر آزادی کا مقصد خود اختیاری تھا تو شہری کو بااختیار بنائیں۔ اگر آزادی کا مقصد بہتر مستقبل تھا تو بچّوں کو بہتر تعلیم، مریض کو بہتر علاج، کسان کو تحفظ، مزدور کو عزّت اور نوجوان کو باوقار روزگار دیں۔ ورنہ ہم اپنے اسلاف کی قبروں پر پھول تو چڑھاتے رہیں گے، مگر ان کے خوابوں کی قبر پر بھی روز نئی مٹی ڈالتے رہیں گے۔ آج ہمیں اپنے آپ سے صرف یہ نہیں پوچھنا چاہیے۔ ہم نے آزادی کیسے حاصل کی؟۔ بلکہ یہ بھی پوچھنا چاہیے: ہم نے آزادی کو کیا بنا دیا؟“۔ ہمیں یہ بھی پوچھنا چاہیے: ریاست شہری کیلئے ہے یا شہری ریاست کے لیے؟۔ خزانہ حکمرانوں کی آسائش ہے یا عوام کی امانت؟۔ ہسپتال عمارت ہے یا شفا کا مرکز؟۔ عدالت عمارت ہے یا انصاف کی امید؟۔ پارلیمان صرف قانون بنانے کی جگہ ہے یا عوام کی آواز کا امین؟۔ ٹیکس محض وصولی ہے یا ریاست اور شہری کے درمیان اعتماد کا معاہدہ؟۔

اور سب سے بڑھ کر کیا ہمارا سب سے کمزور شہری بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ ملک میرا ہے، یہ قانون میرا محافظ ہے، یہ ریاست میری خادمہ ہے، اور میری عزّت اس ملک میں اتنی ہی محترم ہے جتنی کسی طاقتور شخص کی؟۔ اگر اس سوال کا جواب ہم پوری دیانت سے ہاں میں دے سکیں تو سمجھئے آزادی کا جشن حقیقی معنوں میں کامیاب ہے۔ ورنہ ہمیں جشن کے ساتھ محاسبہ بھی کرنا ہوگا۔ کیونکہ قومیں صرف ماضی پر فخر کر کے عظیم نہیں بنتیں؛ وہ ماضی کی اچھی روایات کو حال کی ضرورتوں سے جوڑ کر مستقبل تعمیر کرتی ہیں۔ اور شاید یومِ آزادی کا سب سے خوب صورت پیغام یہی ہے آزادی ہمیں صرف یہ حق نہیں دیتی کہ ہم اپنے پرچم پر فخر کریں؛ آزادی ہمیں یہ ذمہ داری بھی دیتی ہے کہ اس پرچم کے سائے میں رہنے والے ہر انسان کی عزّت، جان، مال، صحت اور انصاف کی حفاظت کریں۔ یہی اسلاف کی حقیقی میراث ہے۔ یہی ریاست کی اصل ذمہ داری ہے۔ اور یہی آزادی کا اصل امتحان بھی۔

غزلہ

کچھ ایسا پاس غیرت اٹھ گیا اس عہد پرفن میں
کہ زیور ہو گیا طوق غلامی اپنی گردن میں
شجر سکتے میں ہیں خاموش ہیں بلبل نشیمن میں
سدھارا قافلہ پھولوں کا سناٹا ہے گلشن میں
گراں تھی دھوپ اور شبنم بھی جن پودوں کو گلشن میں
تری قدرت سے وہ پھولے پھلے صحرا کے دامن میں
ہوائے تازہ دل کو خود بخود بے چین کرتی ہے
قفس میں کہہ گیا کوئی بہار آئی ہے گلشن میں
مٹانا تھا اسے بھی جذبۂ شوق فنا تجھ کو
نشان قبر مجنوں داغ ہے صحرا کے دامن میں
زمانہ میں نہیں اہل ہنر کا قدرداں باقی
نہیں تو سیکڑوں موتی ہیں اس دریا کے دامن میں
یہاں تسبیح کا حلقہ وہاں زنار کا پھندا
اسیری لازمی ہے مذہب شیخ و برہمن میں
جنہیں سینچا تھا خون دل سے اگلے باغبانوں نے
ترستے اب ہیں پانی کو وہ پودے میرے گلشن میں
وطن کی خاک سے مر کر بھی ہم کو انس باقی ہے
مزا دامان مادر کا ہے اس مٹی کے دامن میں

چکبست برج نرائن

جشن یوم آزادی: شکر وعزم کے آئینے میں

سید قمر عباس قنبر نقوی

آیئے! یومِ آزادی کے اس پُرمسرت اور تاریخی موقع پر ہم سب عہد کریں کہ وطن عزیز ہندوستان کی آزادی، سالمیت، جمہوریت اور قومی یکجہتی کو مزید مضبوط و مستحکم بنانے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ آج 15 اگست 2026ء کو پورا ہندوستان اپنے 80ویں یومِ آزادی کا جشن پورے جوش وجذبے اور قومی عقیدت کے ساتھ منا رہا ہے۔ اس مبارک اور تاریخی موقع پر ملک کے تمام غیور اور محب وطن ہندوستانی ساتھیوں اور ارباب اقتدار کو دل کی گہرائیوں سے تبریک وتہنیت پیش کرتے ہوئے حقیر فقر محسوس کر رہا ہے۔ یومِ آزادی، یعنی 15 اگست، ہندوستان کی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت کا حامل دن ہے، کیونکہ 1947ء میں اسی روز ہمارا وطن برطانوی استعمار کی غلامی سے آزاد ہوا۔ لیکن یہ آزادی کسی نے ہمیں تحفے میں پیش نہیں کی تھی اور نہ ہی یہ برطانوی حکمرانوں کی انسان دوستی یا رحم دلی کا نتیجہ تھی، بلکہ آزادی کا یہ ثمر ہمارے ان عظیم مجاہدین آزادی اور شہدائے آزادی کی بے مثال، مخلصانہ اور مدبرانہ جدوجہد کا نتیجہ ہے، جنہوں نے مذہب، ملت، ذات، زبان اور سماجی طبقات کی تفریق سے بالاتر ہو کر ایک آزاد ہندوستان کے خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ ان بزرگوں نے طویل عرصے تک جدوجہد کی، قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں، جانی ومالی قربانیاں پیش کیں اور وطن کی آزادی کے لیے اپنے آرام، اپنے مستقبل بلکہ اپنی جان تک قربان کر دی۔ آج اگر ہم آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں تو اس آزادی کے پیچھے ان بے شمار معروف وغیر معروف سپوتوں کی قربانیاں شامل ہیں جن کے نام تاریخ کے صفحات پر ثبت ہیں اور جن کے کارنامے ہماری قومی میراث ہیں۔ اس لیے آج ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آزادی کی حقیقی قدر و قیمت کو سمجھیں اور شہدائے آزادی ومجاہدینِ آزادی کو محض رسمی انداز میں نہیں بلکہ عملی زندگی میں خراجِ عقیدت پیش کریں۔ صرف ان کی تصاویر پر پھولوں کی مالا چڑھا دینا یا چند تعریفی کلمات کہہ دینا کافی نہیں، حقیقی خراجِ عقیدت یہ ہے کہ ہم اس ہندوستان کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی کوشش کریں جس کا تصور ہمارے بزرگوں نے کیا تھا ایسا ہندوستان جہاں مساوات ہو، انصاف ہو، تعلیم عام ہو، روزگار کے مواقع ہوں، انسانی وقار محفوظ ہو، گنگا جمنی تہذیب مضبوط ہو اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی وقومی یکجہتی مستحکم ہو۔ ہمیں یومِ آزادی کے موقع پر خود سے یہ سوال بھی کرنا چاہیے کہ کہیں آزادی کے مقاصد کو ہماری غفلت، تعصب یا خودغرضی سے نقصان تو نہیں پہنچ رہا؟ کیا مذہب، ذات پات، زبان یا کسی اور شناخت کی بنیاد پر کسی شہری کے ساتھ امتیازی سلوک تو نہیں ہو رہا؟ کیا کسی ہندوستانی شہری کو اس کے بنیادی شہری حقوق سے محروم تو نہیں کیا جا رہا؟ کیا تعلیم اور روزگار کے مواقع تک رسائی میں غیر ضروری رکاوٹیں تو پیدا نہیں کی جا رہیں؟ کیا ہمارے معاشرے میں نفرت اور تفریق کے عناصر قومی یکجہتی کو کمزور تو نہیں کر رہے؟ یہ سوال کسی ایک فرد، جماعت یا طبقے سے نہیں بلکہ ہم سب سے ہے۔ محبانِ وطن بیدار رہیں اور اپنے بزرگوں کی قربانیوں کی حفاظت کریں۔ یومِ آزادی کی مرکزی قومی تقریب راجدھانی نئی دہلی کے تاریخی لال قلعہ میں منعقد ہوتی ہے، جہاں وزیر اعظم قومی پرچم لہراتے ہیں اور تاریخی فصیل سے قوم سے خطاب کرتے ہیں۔ 2026ء میں وزیر اعظم نریندر مودی نے مسلسل تیرہویں مرتبہ یومِ آزادی کی مرکزی تقریب کی قیادت کی۔ یہ تقریب محض ایک سرکاری رسم نہیں بلکہ ہندوستان کی آزادی، اس کے جمہوری سفر اور قومی عزم کی علامت بن چکی ہے۔ اس موقع پر قومی پرچم کو سلامی پیش کی جاتی ہے، قومی ترانہ بجایا جاتا ہے اور مسلح افواج ودیگر دستے اپنی شاندار پریڈ اور رسمی سلامی کے ذریعے وطن سے وفاداری کا اظہار کرتے ہیں۔ مختلف شعبۂ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے خصوصی مہمان بھی اس قومی تقریب میں شریک ہوتے ہیں۔ اس قابلِ فخر موقع پر لال قلعہ سے وزیر اعظم اپنے خطاب میں مجاہدینِ آزادی کی جدوجہد اور ملک کے لیے قربانیاں دینے والے شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ قومی ترقی، استحکام اور مستقبل کے اہداف کے حوالے سے بھی قوم سے خطاب کرتے ہیں۔ یوں لال قلعہ کی فصیل سے بلند ہونے والی آواز محض ایک تقریر نہیں بلکہ ملک کے حال، مستقبل اور قومی عزم کی ترجمان بن جاتی ہے۔ یومِ آزادی کا یہ قومی تہوار ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں آباد ہندوستانی بھی جوش وخروش کے ساتھ مناتے ہیں۔ قومی راجدھانی نئی دہلی کے علاوہ ریاستی راجدھانیوں، مرکز کے زیر انتظام علاقوں، اضلاع کے صدر مقامات، سرکاری وغیر سرکاری اداروں، سفارتی مشنز، فوجی ونیم فوجی مراکز، پولیس اسٹیشنوں، یونیورسٹیوں، کالجوں اور اسکولوں میں پرچم کشائی کی تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ جشنِ آزادی کے اس مقدس موقع پر قومی پرچم سے سرکاری اور عوامی عمارتوں کو سجایا جاتا ہے، قومی ترانے اور ملی نغمے پیش کیے جاتے ہیں، مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں اور مختلف پروگراموں کے ذریعے نئی نسل کو آزادی کی جدوجہد، مجاہدینِ آزادی کی قربانیوں اور قومی یکجہتی کی اہمیت سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ تقریری اور ثقافتی پروگراموں کا بنیادی مقصد محض جشن منانا نہیں بلکہ نوجوان نسل میں حب الوطنی، قومی ذمہ داری، اتحاد اور ہندوستان کی کثیر الثقافتی شناخت کے احترام کا شعور پیدا کرنا بھی ہے۔ آزادی کا پہلا اور بنیادی تقاضا شکر ہے۔ لیکن شکر محض زبان سے چند الفاظ ادا کرنے کا نام نہیں بلکہ شکر کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ ہم آزادی کی نعمت کا عملی طور پر اعتراف کریں، اس کی حفاظت کریں اور ان لوگوں کو یاد رکھیں جنہوں نے اس آزادی کے لیے اپنی زندگیاں قربان کر دیں۔ ہمیں اپنی تہذیب، ثقافت، مذہبی ولسانی تنوع اور قومی شناخت کی قدر کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنی نئی نسل کو ہندوستان کی حقیقی تاریخ سے روشناس کرانا چاہیے تاکہ آزادی ان کے لیے محض نصابی کتاب کا ایک باب نہ رہے بلکہ ایک زندہ احساس، ایک قومی امانت اور ایک ذمہ داری بن جائے۔ یہ بات سب پر واضح ہے کہ شکر ہمیں ماضی سے جوڑتا ہے، جبکہ عزم ہمیں مستقبل کی طرف لے جاتا ہے۔ یومِ آزادی صرف ماضی کی داستانیں دہرا کر خوش ہو جانے کا نام نہیں بلکہ یہ اپنے حال کا جائزہ لینے اور مستقبل کے لیے نئے عزم کا دن بھی ہے۔ یہ خود سے ایک عہد کرنے کا دن ہے کہ جس مٹی نے ہمیں شناخت، آزادی اور تحفظ دیا ہے، ہم اس کے وقار، استحکام اور ترقی کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے، ہمیں قومی یکجہتی کو مضبوط کرنے کا عزم کرنا ہوگا۔ اقربا پروری، رشوت، بدعنوانی اور ناانصافی کے خلاف اپنے اپنے دائرۂ کار میں آواز اٹھانا ہوگی۔ ہمیں قانون کی پاسداری، انسانی احترام، دیانت داری، رواداری اور انصاف کو اپنی اجتماعی زندگی کا حصہ بنانا ہوگا۔ وطن صرف زمین کے ایک ٹکڑے کا نام نہیں بلکہ وطن ان کروڑوں انسانوں کے مجموعی احساس کا نام ہے جو اس سرزمین کو اپنا گھر سمجھتے ہیں۔ اس لیے وطن کی خدمت صرف سرحدوں کی حفاظت کرنے والے سپاہیوں کی ذمہ داری نہیں، بلکہ ہر شہری اپنے اپنے شعبے میں وطن کی تعمیر وترقی کا سپاہی ہے۔ آیئے! یومِ آزادی کے اس پُرمسرت اور تاریخی موقع پر ہم سب عہد کریں کہ وطن عزیز ہندوستان کی آزادی، سالمیت، جمہوریت اور قومی یکجہتی کو مزید مضبوط و مستحکم بنانے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ ہم ملک کو شر وفساد، نفرت اور تشدد سے محفوظ رکھنے، امن و آشتی کو فروغ دینے، علم وحکمت کو عام کرنے اور انسانی وقار وحقوق کے احترام کو مضبوط بنانے کی مخلصانہ کوششیں جاری رکھیں گے۔ ہم اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو فراموش نہیں کریں گے اور آزادی کو محض ایک جشن نہیں بلکہ ایک قومی امانت سمجھیں گے۔ آج کا شکر ہمیں اپنے ماضی کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے اور آج کا عزم ہمیں روشن مستقبل کی تعمیر کا راستہ دکھاتا ہے۔ آیئے شکر کے ساتھ ماضی کو یاد کریں، شعور کے ساتھ حال کا جائزہ لیں اور عزم کے ساتھ مستقبل کی تعمیر کریں۔ وطنِ عزیز ہندوستان ہمیشہ امن، اتحاد، ترقی اور خوش حالی کی راہ پر گامزن رہے۔

جشن آزادی: چراغ محبت بھی جلیں، چراغ احتساب بھی

غلام مزمل عطاؔ اشرفی

یومِ آزادی کسی بھی قوم کی تاریخ کا محض ایک یادگاری دن نہیں ہوتا، بلکہ یہ اپنے ماضی کی قربانیوں کو یاد کرنے، اپنے حال کا جائزہ لینے اور مستقبل کی سمت متعین کرنے کا ایک سنہرا موقع بھی ہوتا ہے۔ 15 اگست آتا ہے تو پورا ہندوستان قومی پرچم کی سربلندی، قومی ترانوں، تقریبات اور آزادی کی خوشیوں میں شریک ہوتا ہے۔ یہ خوشی بجا ہے، کیونکہ آزادی کسی بھی قوم کے لیے اللہ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے؛ لیکن آزادی کا جشن اگر ہمیں اپنے اجتماعی سفر پر غور کرنے کی دعوت نہ دے تو اس جشن کی معنویت ادھوری رہ جاتی ہے۔ ہندوستان نے آزادی ایک طویل جدوجہد اور بے شمار قربانیوں کے بعد حاصل کی۔ اس جدوجہد میں مختلف مذاہب، علاقوں، زبانوں اور طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے اپنا کردار ادا کیا۔ کسی نے جان دی، کسی نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، کسی نے اپنا گھر بار چھوڑا اور کسی نے اپنی پوری زندگی آزادی کے مقصد کے لیے وقف کردی۔ ان قربانیوں کے پیچھے صرف یہ خواہش نہیں تھی کہ غیر ملکی اقتدار ختم ہوجائے؛ بلکہ ایک ایسے ہندوستان کا خواب بھی تھا جہاں انسان کو عزت حاصل ہو، قانون کی نظر میں برابری ہو، امن وامان قائم ہو، مذہب وزبان کی بنیاد پر کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو اور ہر شہری اپنے مستقبل کے بارے میں آزادانہ فیصلہ کرسکے۔ اسی لیے یومِ آزادی کا ایک سوال یہ بھی ہے کہ کیا آج کا ہندوستان اُس ہندوستان کے خواب سے ہم آہنگ ہے جس کے لیے ہمارے بزرگوں نے قربانیاں دی تھیں؟۔ یہ سوال کسی مخصوص حکومت یا سیاسی جماعت پر الزام نہیں بلکہ پورے معاشرے کے لیے ایک فکری سوال ہے۔ جمہوریت کا حسن ہی یہ ہے کہ اس میں سوال کرنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ حکومت سے سوال کرنا حکومت کی مخالفت ن

وزیر اعظم کا ایک سال میں ایک کروڑ

نوجوانوں کو مصنوعی ذہانت کی تربیت دینے کا اعلان

نئی دہلی: ملک کے 80ویں یوم آزادی کے موقع پر لال قلعہ کی فصیل سے ملک سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے مصنوعی ذہانت، تعلیم، کھیل، سول ڈیفنس، سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ، جوہری توانائی اور خواتین کی قیادت میں ترقی سمیت مختلف شعبوں سے متعلق متعدد اقدامات اور اہداف کا اعلان کیا۔ وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ آئندہ ایک سال کے دوران ایک کروڑ نوجوانوں کو مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے متعلق مہارتوں کی تربیت دی جائے گی۔ مصنوعی ذہانت کے تیزی سے پھیلاؤ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس اقدام سے ہندوستان کے نوجوانوں کو اے آئی کی دنیا میں قیادت کرنے کی صلاحیت سے لیس کرنے میں مدد ملے گی۔ وزیر اعظم نے مختلف امتحانات کی تیاری کرنے والے نوجوانوں کے لیے مفت آن لائن کوچنگ کا اعلان کیا۔ غریب اور متوسط طبقے کے خاندانوں پر کوچنگ کلاسز کے مالی بوجھ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ڈجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، دستیاب باصلاحیت افراد اور اساتذہ کو یکجا کر کے ملک کے نوجوانوں کو مفت کوچنگ فراہم کرنے کے لیے ایک مکمل نیٹ ورک تشکیل دیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے پانچ سے 15 سال کی عمر کے بچوں میں کھیلوں کی صلاحیتوں کی شناخت کے لیے گاؤں، شہروں اور اسکولوں میں ملک گیر ٹیلنٹ ہنٹ مہم شروع کرنے کا اعلان کیا۔ شناخت کیے گئے بچوں کو خصوصی تربیت فراہم کی جائے گی تا کہ انہیں ایسے کھلاڑیوں کے طور پر تیار کیا جا سکے جو ملک کی نمائندگی کرنے کے قابل ہوں۔ ان اولمپک کھیلوں کا حوالہ دیتے ہوئے جن میں ہندوستان فی الحال حصہ نہیں لیتا یا کوالیفائی نہیں کرتا، وزیر اعظم نے کہا کہ ایسے کھیلوں میں صلاحیتیں پیدا کرنے پر زیادہ توجہ دی جائے گی۔ جنگ کی بدلتی ہوئی نوعیت کو اجاگر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ ملک میں ایک مؤثر اور متحرک سول ڈیفنس نیٹ ورک قائم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جنگ اب ضروری نہیں کہ صرف سرحدوں تک محدود رہے بلکہ اس سے ریفائنریز، بینکنگ سیکٹر، ڈیٹا سینٹرز، فیکٹریاں اور دیگر بنیادی ڈھانچے بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ گزشتہ صدی کی جنگوں کے مطابق تیار کیے گئے سول ڈیفنس کے انتظامات اب فرسودہ ہو چکے ہیں۔ لہٰذا شہریوں کو جدید نظام سے واقف کرایا جائے گا اور جدید چیلنجز سے نمٹنے کی صلاحیت رکھنے والی ایک بڑی رضا کارانہ سول ڈیفنس فورس تیار کی جائے گی۔ وزیر اعظم نے ڈجیٹل اور تکنیکی دنیا میں سیمی کنڈکٹر چپس کے اہم کردار کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت اس شعبے میں خود انحصاری کی جانب بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تین سیمی کنڈکٹر پلانٹس پہلے ہی شروع ہو چکے ہیں اور ان پلانٹس سے پیداوار برآمد بھی کی جانے لگی ہے۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ آئندہ سات سے آٹھ برسوں میں مزید پانچ، سات یا آٹھ سیمی کنڈکٹر پلانٹس قائم کیے جائیں گے، اور سیمی کنڈکٹر کے شعبے میں خود انحصاری کو انہوں نے 'وکست بھارت' کی جانب ایک اہم راستہ قرار دیا۔ چپس، مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور ڈیٹا سینٹرز کی بڑھتی ہوئی توانائی کی ضروریات کو اجاگر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے توانائی کے تحفظ اور جوہری توانائی کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت 2047 تک 100 گیگاواٹ جوہری توانائی کی صلاحیت حاصل کرنے کے ہدف کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اور اس دہائی کے دوران پانچ نئے جوہری ری ایکٹرز شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ بھارت نے رواں سال فاسٹ بریڈر جوہری ٹیکنالوجی کے شعبے میں ایک اہم سنگ میل حاصل کیا ہے، جو جوہری ایندھن کے معاملے میں خود انحصاری کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ ملک کی تعمیر میں خواتین کے کردار کو اجاگر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ تین کروڑ 'لکھ پتی دیدیوں' کا پہلے مقرر کیا گیا ہدف حاصل کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب بھارت چھ کروڑ 'لکھ پتی دیدیوں' کے ہدف کے ساتھ آگے بڑھے گا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ مزید تین کروڑ 'لکھ پتی دیدیوں' کی تشکیل سے خواتین کی طاقت کے ذریعے دیہی معیشت میں بڑی تبدیلی آئے گی۔

محکمہ ٹیلی کمیونیکیشن ۷ / سے ۲ / اگست تک

پونے میں برکس آئی سی ٹی ٹریک کی میزبانی کرے گا

نئی دہلی: 2026 کے لیے ہندوستان کی برکس چیئرشپ کے ایک حصے کے طور پر، ٹیلی کمیونیکیشن کا محکمہ 17 سے 21 اگست 2026 تک پونے میں برکس آئی سی ٹی ٹریک (انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز ٹریک) کی قیادت کرے گا اور اس کا اہتمام کرے گا۔ یہ برکس پلیٹ فارم کے تحت ملک بھر میں اہم شعبوں پر منعقد ہونے والی میٹنگوں کے سلسلے کا ایک حصہ ہوگا۔ برکس دنیا کی گیارہ بڑی ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر ممالک کو اکٹھا کرتا ہے جس میں برازیل، چین، مصر، ایتھوپیا، ہندوستان، انڈونیشیا، ایران، روس، سعودی عرب، جنوبی افریقہ اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں۔ پانچ روزہ آئی سی ٹی ٹریک انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز میں تعاون کو مضبوط بنانے اور ایک محفوظ، جامع اور لچکدار ڈیجیٹل مستقبل کو آگے بڑھانے کے لیے برکس کے رکن ممالک کے وزرائے مواصلات، سینئر سرکاری حکام اور آئی سی ٹی ماہرین کو اکٹھا کرے گا۔ اس دوران تین اہم تقریبات منعقد کی جائیں گی: پروگرام کا آغاز 17 سے 19 اگست 2026 تک منعقد ہونے والی 7ویں برکس آئی سی ٹی ورکنگ گروپ میٹنگ کے ساتھ ہوگا۔ مندوبین کلیدی ترجیحی شعبوں جیسے کہ ہمہ گیر، بامعنی، سستی، پائیدار اور لچکدار، ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی، ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی، ہیوٹر یلنیکٹیویٹی، ڈیجیٹل مینوفیکچرنگ سسٹم کے لیے آئی سی ٹی ایکوسسٹم کی ترقی پر غور کریں گے۔ آئی سی ٹی میں جامع ترقی اور مضبوط بنانے کے لیے ہنر اور صلاحیت کی ترقی، جس میں مصنوعی ذہانت، اگلی نسل کی کمیونیکیشن، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، سائبر سیکیورٹی، چائلڈ آن لائن تحفظ اور ڈیجیٹل ایکوسسٹم تعاون شامل ہیں۔ 12ویں برکس وزرائے مواصلات کی میٹنگ 21 اگست 2026 کو ہوگی۔ شمال مشرقی خطے کے مواصلات اور ترقی کے مرکزی وزیر جناب جیوترادتیہ ایم سندھیا ہندوستان کی طرف سے اس میٹنگ میں شرکت کریں گے۔ برکس کے رکن ممالک کے وزراء سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ برکس آئی سی ٹی ٹریک کی ترجیحات پر غور کریں اور پائیدار اور لچکدار آئی سی ٹی ایکوسسٹم، سائبر سیکیورٹی اور قابل اعتماد آئی سی ٹی، ڈیجیٹل اسکلنگ اور صلاحیت کی تعمیر اور اختراع، اسٹارٹ اپ اور انٹرپرینیورشپ میں تعاون کو آگے بڑھائیں۔ ہندوستان کی برکس چیئرشپ کے تحت پونے میں ان تین اہم تقاریب کی میزبانی آئی سی ٹی میں بین الاقوامی تعاون کو مضبوط بنانے، ڈیجیٹل اختراع کو فروغ دینے اور ٹیکنالوجی کی قیادت میں پائیدار اور جامع ترقی کو فروغ دینے کے ملک کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ واضح رہے کہ برکس (BRICS) تنظیم میں اب ۱۱ ترقی پذیر اور ابھرتی ہوئی معیشتیں شامل ہیں (جن میں برازیل، روس، بھارت، چین، جنوبی افریقہ، مصر، ایتھوپیا، ایران، انڈونیشیا، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات وغیرہ شامل ہیں)، جو مل کر عالمی ڈیجیٹل مستقبل کا لائحہ عمل تیار کر رہی ہیں۔

برہمن سماج بی ایس پی سے جڑا رہے تو عزت واحترام ملے گا

ہماری پارٹی کی پالیسی سب کا مفاد، سب کی خوشحالی، مایاوتی کا 'ایکس' پر پیغام

لکھنؤ: بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی صدر مایاوتی نے برہمن سماج سمیت تمام سماج کے لوگوں سے بی ایس پی سے جڑے رہنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ پارٹی کی پالیسی ''سب کے مفاد اور سب کی خوشحالی'' کی ہے اور وہ کسی ایک طبقے کی نہیں بلکہ تمام سماج کے مفاد اور فلاح و بہبود کے لیے وقف ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی میں رہنماؤں کے بجائے تن، من اور دھن سے وقف امبیڈکر وادی کارکنوں کی فوج ہر سطح پر زیادہ سرگرم ہے۔ یہ روایت پارٹی اور تحریک کے مفاد میں کانشی رام نے قائم کی تھی۔ محترمہ مایاوتی نے 'ایکس' پر جاری بیان میں کہا کہ برہمن سماج اور دیگر سماج کے جو لوگ اب تک بی ایس پی سے نکالے گئے ہیں یا نکالے جا رہے ہیں، یا اپنے ذاتی مفاد کے لیے دوسری پارٹیوں میں چلے گئے ہیں، یا اپنے غلط کاموں سے بچنے کے لیے حکمراں جماعت میں شامل ہوئے ہیں، ان کے تئیں لوگوں کی رائے ان کے کاموں کے جائزے کی بنیاد پر مشتبہ اور مایوس کن بنتی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خاص طور پر بی جے پی حکومت کے دوران بھی ایسے لوگ ذاتی اور خاندانی مفاد کے لیے اپنی پارٹی سے زیادہ فائدہ اٹھاتے رہے، جبکہ اپنے سماج کے لیے وہ زیادہ تر غیر فعال اور بے حس ہی بنے رہے۔ ان وجوہات کی بنا پر ایسے لوگوں نے اپنے سماج کو بھی صحیح طریقے سے بی ایس پی سے نہیں جوڑا، جس کے نتیجے میں گزشتہ کئی لوک سبھا اور اسمبلی عام انتخابات میں پارٹی کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی خاص طور پر برہمن سماج کو یہ یقین دلانا چاہتی ہے کہ وہ پوری مضبوطی کے ساتھ بی ایس پی سے جڑا رہے۔ ہر انتخاب میں اس کی تیاری کی بنیاد پر اس کی شمولیت یقینی بنائی جائے گی اور انتخابی امیدوار بنانے کے ساتھ ساتھ حکومت بننے پر سال 2007 کی طرح برہمن سماج اور دیگر تمام سماج کو مکمل طور پر مناسب عزت واحترام دیا جائے گا۔

رکشا شکتی، وکست بھارت کے مقصد کو حاصل کرنے کی کلید ہے: وزیر اعظم نریندر مودی

دفاع میں خود انحصار ہونے کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ جب دنیا بھر کے ممالک تیزی سے اپنے مفادات کے بارے میں سوچ رہے ہیں

نئی دہلی: رکشا شکتی طاقت کے ان سات دھاروں میں سے ایک ہے جو وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے 2026 کے یوم آزادی کے موقع پر قوم سے اپنے خطاب میں بتائے تھے، جو کہ 2047 تک وکست بھارت کی تعمیر کی کلید ہے۔ دفاع میں خود انحصار ہونے کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ جب دنیا بھر کے ممالک تیزی سے اپنے مفادات کے بارے میں سوچ رہے ہیں، بھارت صرف دنیا کے لیے ایک بازار نہیں رہ سکتا۔ ہمیں ڈرون اور انسداد ڈرون نظام تیار کرنا چاہیے، اور ہائپرسونک دفاعی ٹیکنالوجیز میں قیادت کرنی چاہیے۔ آتم نربھر بھارت کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کے حکومت کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے جناب نریندر مودی نے زور دے کر کہا کہ قوم کو اب دوسرے ممالک پر انحصار کر کے نہیں رہنا چاہیے۔ دنیا میں بہت سی چیزیں دستیاب ہو سکتی ہیں جو سستی ہیں اور زیادہ تیزی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ لیکن ان پر بھروسہ کرنے سے ہماری اپنی صلاحیتیں نہیں بنتی اور نہ ہی یہ ہماری صلاحیتوں کی مضبوطی کو جانچتا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنی صلاحیتوں کو مضبوط کرنا چاہیے اور اپنے مفادات کی خود حفاظت کرنی چاہیے۔ اسی لیے ہم آتم نربھر بھارت کے پختہ عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں، جیسے ہندوستان کے دل کے ساتھ جڑنے کی پہل، میک انڈیا کی پہل، ووکل فار لوکل۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ سائبر سیکیورٹی بھی دفاع کا ایک شعبہ ہے جہاں قوم نوجوانوں کی صلاحیتوں کو ملک اور دنیا کے فائدے کے لیے بروئے کار لا سکتی ہے۔ جناب نریندر مودی نے موجودہ بدلتے وقت میں تیار رہنے کے لیے دفاعی افواج کی صلاحیتوں کو بڑھاتے ہوئے دیسی دفاعی ساز وسامان پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ''جنگ کی نوعیت آج بدل رہی ہے؛ اب اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ تنازع سرحدوں تک محدود رہے گا۔ جدید جنگ ایک لحاظ سے ریفائنریز، بینکنگ سیکٹر، یا ڈیٹا سینٹرز کو نشانہ بنا سکتی ہے، ایک لحاظ سے، لڑائی کی ایک نئی شکل ہے جہاں انفراسٹرکچر اور کارخانے تباہ ہو رہے ہیں۔ ہم نے کچھ سال پہلے مشن سدرشن چکر کا اعلان کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس پر تیزی سے کام ہو رہا ہے۔ گزشتہ 12 سالوں میں دفاعی شعبے میں رونما ہونے والی تبدیلی کو اجاگر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ دفاعی پیداوار میں تقریباً چار گنا اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دفاعی برآمدات میں تقریباً 50 گنا اضافہ ہوا ہے، ہندوستانی ہتھیار تقریباً 100 ممالک تک پہنچ چکے ہیں۔'' چاہے چیلنج سرحدوں کے اندر ہو یا اس سے باہر، بھارت کسی بھی صورت حال کے لیے تیار ہے..... عالمی سطح پر بھارت کی ساکھ آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔

1057 پولیس اہلکاروں کو بہادری کے تمغوں سے نوازا گیا

نئی دہلی: یوم آزادی کے موقع پر پولیس، فائر فائٹنگ، ہوم گارڈز اور سول ڈیفنس اور اصلاحی خدمات کے جملہ 1057 اہلکاروں کو بہادری اور خدمات کے تمغے دیے گئے ہیں۔ وزارت داخلہ نے جمعہ کے دن بتایا کہ 301 بہادری کے تمغے، نمایاں خدمات کے لیے 92 صدارتی تمغے اور قابل تحسین خدمات کے لیے کل 664 تمغے دیے گئے ہیں۔ کل 301 بہادری کے تمغوں میں سے 272 پولیس اہلکاروں اور 29 فائر فائٹنگ سروس کے اہلکاروں کو دیے گئے ہیں۔ بہادری کے انعامات میں سے اکثر بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ علاقوں کے 197 اہلکاروں، جموں و کشمیر کے علاقے کے 51 اہلکاروں، شمال مشرقی کے 12 اہلکاروں اور دیگر علاقوں کے 41 اہلکاروں کو ان کے بہادرانہ کارناموں کے لیے دیے جا رہے ہیں۔ نمایاں خدمات کے لیے کل 92 صدارتی تمغوں میں سے 83 پولیس سروس کو، 4 فائر فائٹنگ سروس کو، 3 سول ڈیفنس اینڈ ہوم گارڈ سروس کو اور 2 اصلاحی سروس کو دیے گئے ہیں۔ قابل تحسین خدمات کے لیے کل 664 تمغوں میں سے 606 پولیس سروس کو، 28 فائر فائٹنگ سروس کو، 18 سول ڈیفنس اینڈ ہوم گارڈ سروس کو اور 12 اصلاحی سروس کو دیے گئے ہیں۔ بہادری کا تمغہ زندگی اور جائداد کو بچانے، یا جرم کو روکنے یا مجرموں کو گرفتار کرنے میں کیے گئے قابل ذکر بہادرانہ کارنامے کی بنیاد پر دیا جاتا ہے، جس میں متعلقہ افسر کی ذمہ داریوں اور فرائض کو مدنظر رکھتے ہوئے اٹھائے گئے خطرے کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ نمایاں خدمات کے لیے صدارتی تمغہ سروس میں خاص نمایاں ریکارڈ کے لیے دیا جاتا ہے اور قابل تحسین خدمات کا تمغہ ایسے قیمتی خدماتی کام کے لیے دیا جاتا ہے۔

پرجول ریونا کے فون میں ویڈیوز ملنے کی خبر حقیقت سے بعید

بنگلورو: کرناٹک کے دارالحکومت بنگلورو کی پولیس نے جمعہ کو ان میڈیا رپورٹس کو ''حقیقت سے بعید'' قرار دیا، جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ پرپنا گراہار اسنٹرل جیل میں سابق رکن پارلیمنٹ پرجول ریونا کی بیرک سے ضبط کیے گئے موبائل فون اور پین ڈرائیو میں ویڈیوز ملی ہیں۔ ایکسٹرا انکس سٹی سب ڈویژن کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس نارائن نے کہا کہ 11 اگست کو پرپنا گراہار اسنٹرل جیل میں وسیع پیمانے پر تلاشی مہم کے دوران برآمد ہونے والی ممنوعہ اشیا کو باقاعدہ طور پر سیل کر کے تفتیشی افسر کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ تلاشی کے دوران ایک موبائل فون اور 32 جی بی کی پین ڈرائیو برآمد ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ سیکورٹی سیکشن کی بیرکوں سے دو دیگر موبائل فون بھی ضبط کیے گئے، جس کے بعد برآمد شدہ موبائل فونز کی کل تعداد تین ہوگئی ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں الگ سے مقدمات درج کیے ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ تمام ضبط شدہ آلات کو تفصیلی جانچ کے لیے فارنزک سائنس لیبارٹری بھیجا جائے گا۔

ہندوستان کا تیزی سے ترقی کرتا ہوا ہوابازی کا شعبہ نوجوانوں کے لیے زبردست مواقع فراہم کرتا ہے: وزیر اعظم

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو کہا کہ ملک کا ہوابازی کا شعبہ تیزی سے ترقی کر رہا ہے، دیکھ بھال اور اوور ہالنگ کی سرگرمیوں سے بہت بڑی تعداد میں ہنرمند کارکنوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ ہندوستان دنیا کی تیز ترین گھریلو ایوی ایشن مارکیٹوں میں سے ایک ہے۔ یوم آزادی کے موقع پر اپنے خطاب میں مودی نے ہوابازی کے شعبے کی ترقی پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ملک نے میڈ ان انڈیا ہوائی جہاز کی تیاری کی طرف بڑھنے میں بھی کامیابی حاصل کی ہے۔ ہوابازی کا شعبہ بھی بہت تیزی سے ترقی کر رہا ہے، ہمارے نوجوانوں کے لیے زبردست مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ نئے ہوائی اڈے، نئے راستے اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دیکھ بھال اور اوور ہالنگ ملک میں ہنرمند کارکنوں کی ایک بہت بڑی تعداد کے لیے روزگار بھی پیدا کر رہی ہے۔ میںٹیننس، ریپیئر اینڈ اوور ہال (MRO) سیگمنٹ پھیل رہا ہے، اور ہندوستانی کیریئرز اپنے بیڑے میں مزید طیارے شامل کرنے کے ساتھ، ترقی کی اعلیٰ صلاحیت ہے۔ مودی نے یہ بھی ذکر کیا کہ میڈ ان انڈیا دفاعی ٹرانسپورٹ طیارہ، C295، پہلے ہی آسمان پر جا چکا ہے اور کامیاب پرواز مکمل کر چکا ہے، اور اسے ایک بڑی کامیابی قرار دیا۔ مزید، وزیر اعظم نے کہا کہ سوامیتوا اسکیم کو ڈرون کے ذریعے دیہاتوں میں کامیابی سے لاگو کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا، تقریباً 25.3 کروڑ خاندانوں نے سوامیتوا اسکیم سے فائدہ اٹھایا ہے، اور اس کے نتیجے میں، تقریباً 140 لاکھ کروڑ روپے کے اثاثوں کو کھول دیا گیا ہے۔ یہ لوگوں کو بینکوں سے قرض حاصل کرنے اور اپنا کاروبار شروع کرنے کے قابل بناتا ہے۔ ہندوستان کا تیزی سے ترقی کرتا ہوا ہوابازی (Aviation) کا شعبہ ملک کے نوجوانوں کے لیے روزگار اور ترقی کے زبردست مواقع فراہم کر رہا ہے۔ یہ بات وزیر اعظم نریندر مودی نے مختلف مواقع پر ملک میں نئے ہوائی اڈوں کے افتتاح اور ہوابازی کے شعبے میں ہونے والی انقلابی تبدیلیوں کو اجاگر کرتے ہوئے کہی ہے۔

مدرسہ فیض القرآن اینڈ اسکول، سنگارینی کالونی

چمپا پیٹ سعید آباد میں جشن یوم آزادی تقریب کا انعقاد

خدمت خلق کی معروف تنظیم، الخیر سوسائٹی یاقوت پورہ کے زیر نگرانی سنگارینی کالونی، چمپا پیٹ، سعید آباد میں چلائے جا رہے مدرسہ فیض القرآن اینڈ اسکول میں 80ویں یوم آزادی ہند کے موقع پر ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی، جس میں طلبہ و طالبات نے تلاوتِ قرآن مجید، نعتِ رسول مقبول ﷺ، مختصر اصلاحی تقاریر، ترانہ۔ سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا اور مختلف تعلیمی و کھیلوں کے مقابلوں میں بھرپور مظاہرہ پیش کیا۔ تقریب کا آغاز طلبہ کی جانب سے تلاوتِ کلام پاک اور اس کے اردو و انگریزی ترجمے سے ہوا، جس کے بعد نعتِ شریف اور مختلف تعلیمی و اصلاحی موضوعات پر مختصر تقاریر پیش کی گئیں۔ ننھے طلبہ کی پُرجوش اور پُراعتماد پیشکش نے حاضرین سے خوب داد حاصل کی۔ اس موقع پر سینئر صحافی و اردو نیوز اینکر جناب محمد حسام الدین متین نے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آزادی صرف غلامی سے نجات کا نام نہیں بلکہ ایک بڑی ذمہ داری بھی ہے۔ ملک کا مستقبل آج کے طلبہ کے ہاتھوں میں ہے، اس لیے انہیں تعلیم کے ساتھ اچھے اخلاق، ایمانداری، نظم و ضبط، محنت، دوسروں کے احترام اور وطن کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے، تاکہ ایک بہتر معاشرہ تشکیل پائے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی تنوع، اتحاد اور باہمی احترام میں ہے اور طلبہ اپنی اچھی عادات اور کردار کے ذریعے ملک کی تعمیر میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ الخیر سوسائٹی یاقوت پورہ کے سکریٹری جناب میر مقصود علی ہاشمی نے اپنے خطاب میں طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے تعلیم کے ساتھ اخلاق و کردار کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ قوموں کی ترقی کا انحصار باصلاحیت اور باکردار نسل کی تربیت پر ہوتا ہے۔ اسکول کے پرنسپل جناب محمد شاہ نواز نے طلبہ کی تعلیمی و غیر نصابی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اساتذہ کی محنت کو سراہا اور طلبہ کو مزید محنت کے ساتھ آگے بڑھنے کی تلقین کی۔ تقریب کے اختتام پر کھیلوں اور تعلیمی مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ انعام حاصل کرنے والے طلبہ میں صوفیہ، زویا، انعم، اذان، علیزہ، مہک، ثانیہ، سمیہ، مسکان، عروش، ثناء، تحسین اور آسیہ و دیگر شامل ہیں۔ اس موقع پر اسکول کی اساتذہ فرحین، افرز، امرین، عائشہ، رخسار اور نہا کے علاوہ اولیاء طلبہ بھی موجود تھے۔ تقریب میں طلبہ کی بہترین کارکردگی اور یوم آزادی ہند کے جذبے نے ایک پُرجوش اور یادگار ماحول پیدا کر دیا۔ تقریب سے قبل اسکول کے احاطہ میں قومی پرچم ترنگا لہرایا گیا۔

ہند۔جاپان شراکت، روزگار کے مواقع بڑھانے پر غور

نئی دہلی: ہنرمندی کے فروغ اور صنعت کاری کی وزارت نے ہندستان اور جاپان کے درمیان ہنرمندی کے فروغ نیز ہنرمند افرادی قوت کی آمد و رفت کو مضبوط کرنے کے مقصد سے جمعہ کے روز یہاں ہند۔جاپان اسٹیک ہولڈر مشاورتی اجلاس کا اہتمام کیا۔ ہنرمندی کے فروغ اور صنعت کاری کی وزارت نے جمعہ کے روز بتایا کہ اس میں وزارتِ خارجہ، ریاستی حکومتوں اور سیکٹرل تنظیموں کے نمائندوں کے ساتھ جاپان حکومت، جاپانی صنعت، بھرتی ایجنسیوں، تربیتی شراکت داروں اور دیگر اہم اسٹیک ہولڈرز نے شرکت کی۔ اجلاس میں روزگار کے لیے بھارتی نوجوانوں کو جاپان کی ضروریات کے مطابق تیار کرنے پر بالخصوص زور دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اجلاس میں 2025 میں 15ویں ہنلا جاپان سالانہ سربراہ اجلاس کے دوران جاری کردہ ہند۔جاپان انسانی وسائل کے تبادلے اور ایکشن پلان کو آگے بڑھانے پر تبادلہ خیال ہوا۔ روزگار سے متعلق تربیت، جاپانی زبان اور ثقافت کی تربیت، تسلیم شدہ اندازہ قدر، مالکان کے ساتھ بہتر ربط وضبط اور دونوں ممالک کے اداروں کے درمیان تعاون کو مضبوط کرنے جیسے اہم امور شامل رہے۔ ہنرمندی کے فروغ اور صنعت کاری کے مملکتی وزیر جینت چودھری نے کہا کہ ہندستانی نوجوانوں کو درست مہارت، اعتماد اور تیاری کے ساتھ عالمی سطح پر روزگار کے مواقع تک پہنچنے کے قابل بنانا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقصد صرف بیرونِ ملک روزگار کے راستے تیار کرنا نہیں، بلکہ نوجوانوں کو تکنیکی مہارت، زبان کی صلاحیت اور جائے ملازمت کی سمجھ سے آراستہ کرنا ہے۔ جاپانی سفیر اونو کیئچی نے کہا کہ جاپان میں ہنرمند انسانی وسائل کی بڑھتی ہوئی مانگ اور ہندستان کی نوجوان صلاحیتوں کی بڑی تعداد ایک دوسرے کی تکمیل کرنے والی ہیں۔ انہوں نے ہنرمندی کے فروغ، جاپانی زبان کی تربیت اور قابل اعتماد روزگار کے راستوں کے ذریعے دونوں ممالک کی صلاحیتوں کو جوڑنے کی ضرورت پر زور دیا۔ حکومتِ ہند کی ہنرمندی کے فروغ اور روزگار کی وزارت (MSDE) نے نئی دہلی میں ہند۔جاپان شراکت دار مشاورت کا انعقاد کیا ہے، جس کا بنیادی مقصد بھارتی نوجوانوں کو جاپانی مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق تیار کر کے روزگار کے مواقع بڑھانا اور ہنرمندی کے شعبے میں دونوں ممالک کے تعاون کو مضبوط کرنا ہے۔ یہ اہم اجلاس وزیرِ مملکت برائے ہنرمندی اور صنعت کاری جینت چودھری کی قیادت میں منعقد ہوا، جس میں جاپانی حکومت، صنعت کاروں اور دیگر اہم اسٹیک ہولڈرز نے شرکت کی۔

مسلمان ہمیشہ سے ملک بھارت کا وفادار رہا ہے آزادیٔ وطن کیلئے بیش بہا قربانیاں پیش کی ہیں حافظ انیس اظہر

جمعیۃ علماء ہند نے اس ملک کی آزادی کیلئے اہم کردار ادا کیا ہے: مولانا جمال ناصر ایوبی

دفتر جمعیۃ علماء سلیمانی چوک پر یوم آزادی رسم پرچم کشائی عمل میں آئی۔ یوم آزادیٔ وطن کے موقع پر جمعیت علماء سلیمانی چوک پر پرچم کشائی ضلعی صدر حافظ انیس اظہر ملی کے ہاتھوں عمل میں آئی اور راشٹریہ گیت پڑھا گیا، اس موقع پر مولانا جمال ناصر ایوبی صاحب نے اپنی گفتگو میں کہا کہ آزاد ہندوستان کی تاریخ صرف چند سیاسی رہنماؤں یا چند مخصوص جماعتوں کی تاریخ نہیں بلکہ یہ بے شمار انسانوں کی قربانی اور محنت کا نتیجہ ہے اس ملک کی آزادی میں ہندوستان کے مسلمانوں خصوصاً علماء کرام نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ علماء کرام نے اپنے علم، قلم، خطابت تنظیم اور اپنی جان تک کو آزادی وطن کے لئے پیش کیا۔ اس ملک کی آزادی کیلئے دو لاکھ مسلمانوں اور اکیاون ہزار علماء کرام نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ 1803ء میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے دارالحرب ہونے کا فتویٰ دیا، نیز 1831ء میں شاہ احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید نے وطن کی آزادی کیلئے پورے ملک کا دورہ کیا۔ اس دیش کی آزادی کیلئے 1919ء میں جمعیت علماء ہند کا قیام عمل میں آیا اور آج بھی جمعیۃ علماء ہند فرقہ پرستوں سے مسلسل پنجہ آزمائی کر رہی ہے۔ اس ملک بھارت کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کی قربانیوں کا تذکرہ بھی کیا گیا۔ اس موقع پر حافظ انیس اظہر ملی نے کہا کہ سب سے پہلے مکمل آزادی کا نعرہ مولانا ابوالکلام آزاد نے دیا اور مکمل آزادی کی قرارداد مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی نے پیش کی۔ پورے ملک میں انگریزوں سے جنگ جاری تھی اسی درمیان ہمارے شہر مالیگاؤں کو بھی آزاد کرا لیا گیا تھا مگر انگریزی سامراج نے مالیگاؤں کے سات لوگوں کو گرفتار کر لیا، آخر کار وہ سات جیالے وطن کی آزادی کیلئے شہید ہو گئے تاریخ کی کتابوں میں ان کے نام درج ہیں۔ ترنگا جھنڈا میں زعفرانی رنگ ہماری قربانیوں کی علامت ہے جبکہ سفید رنگ امن و امان اور ہرا رنگ خوشحالی کی علامت ہے۔ مسلمان ہمیشہ سے اس ملک کا وفادار رہا ہے۔ آر ایس ایس اس ملک کے قوانین کو بدلنا چاہتی ہے اور اس ملک کی گنگا جمنی تہذیب کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ اس ملک کی آزادی کی قدر وہی قوم کر سکتی ہے جس نے اس ملک کی آزادی کیلئے قربانیاں دی ہیں۔ اس موقع پر آنے والی نسلوں کو پیغام دیا گیا کہ ہم اپنے اسلاف کی قربانیوں کو پڑھیں اور اس ملک کی آزادی کی تاریخ کا مطالعہ کریں نیز ملک کے آئین و قوانین کی پاسداری کریں۔ نظامت قاری اخلاق احمد جمالی نے کی اور دعا مولانا محمد حسن ملی نے کی۔ اس پروگرام میں مولانا نیاز احمد ملی، مفتی عطاء الرحمن انوری، مفتی شعیب انوری، مفتی شعیب امین عشرت، مفتی عبداللہ ہلال، مفتی ساجد ملی، حافظ عبدالعزیز رحمانی، مولانا انیس ملی، مولانا عثمان غنی جمالی، مولانا نورالعین جمالی، حافظ رمضان اشاعتی، حافظ مستقیم محمدی، سلیم بابا، صابر شیخ، عمر بھائی، حسین یوٹیوب، ایان شیخ، عادل شیخ، خلیل ای

ملک کے نوجوانوں میں بے پناہ صلاحیت، یہی ٹیلنٹ

'وکست بھارت' کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرے گا: گوتم اڈانی

احمد آباد: گوتم اڈانی نے کہا کہ ان کے لیے 15 اگست صرف جشن منانے کا دن نہیں بلکہ شکر گزاری کا موقع بھی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ کوئی بھی بڑی تبدیلی قربانی اور صبر کے بغیر ممکن نہیں ہوتی۔ اڈانی گروپ کے چیئرمین گوتم اڈانی نے یوم آزادی کے موقع پر کہا کہ بھارت کی اگلی نسل کے معمار، کاروباری افراد اور جدت کار ملک میں پہلے ہی موجود ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ان صلاحیتوں کو پہچانا جائے، ان کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انہیں آگے بڑھنے کے لیے مناسب پلیٹ فارم فراہم کیا جائے۔ گوتم اڈانی نے کہا کہ ملک کے نوجوانوں میں بے پناہ صلاحیت موجود ہے اور یہی باصلاحیت نوجوان مستقبل کے 'وکست بھارت' کی تعمیر میں اہم کردار ادا کریں گے۔ بھارتکی خبریں گوتم اڈانی نے اپنی پہل 'وندے بھارتم' کے پہلے ایڈیشن کی کامیاب تکمیل کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام نے انہیں بھارت کی حقیقی صلاحیت سے روشناس کرایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوم آزادی کے موقع پر اس سے بہتر مثال شاید ہی ہو سکتی ہے کہ ملک کے کونے کونے سے ہزاروں نوجوان اپنے خیالات، اختراعات اور نئے حل کے ساتھ سامنے آئے۔ اڈانی کی جانب سے شروع کی گئی 'وندے بھارتم' پہل کو ملک بھر سے 26 ہزار سے زائد درخواستیں موصول ہوئیں۔ پروگرام میں بھارت کی ہر ریاست کی نمائندگی رہی۔ اس میں یووا اسٹارٹ اَپ بانی، خواتین کاروباری شخصیات، دیہی علاقوں کے جدت کار اور ٹائر-2 و ٹائر-3 شہروں سے تعلق رکھنے والے ایسے باصلاحیت افراد شامل ہوئے، جنہوں نے اپنے اختراعی خیالات اور مسائل حل کرنے کی صلاحیت سے نمایاں شناخت بنائی۔ گوتم اڈانی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ 26 ہزار سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں اور ملک کی ہر ریاست کی نمائندگی ہوئی۔ ان کے مطابق نوجوان بانیوں، خواتین کاروباری افراد، دیہی جدت کاروں اور چھوٹے شہروں سے آنے والے مسائل کا حل تلاش کرنے والوں نے اس میں حصہ لیا اور ان کے لیے یہ سبھی لوگ فاتح ہیں، جبکہ ان کا سفر ابھی شروع ہوا ہے۔ گوتم اڈانی نے کہا کہ اس پہل کے دوران سب سے زیادہ متاثر کرنے والی بات ملک بھر میں موجود ٹیلنٹ کی گہرائی اور تنوع رہی۔ ان کے مطابق بھارت میں صلاحیت صرف بڑے شہروں تک محدود نہیں ہے، بلکہ چھوٹے شہروں اور دیہی علاقوں میں بھی بڑی تعداد میں ایسے افراد موجود ہیں جو جدت اور کاروبار کے ذریعے تبدیلی لانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ پروگرام میں شامل کئی شرکا نے بھی اس پلیٹ فارم کو سراہا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس پہل کے ذریعے انہیں براہِ راست سرمایہ کاروں اور سرپرستوں سے رابطہ قائم کرنے کا موقع ملا، جس سے ان کے خیالات اور کاروباری منصوبوں کو آگے بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔ یومِ آزادی کے اپنے پیغام میں گوتم اڈانی نے ملک کی ترقی، اعتماد اور اقدار کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ زندگی کے فیصلہ کن لمحات میں سب سے اہم بات یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنی ان اقدار، اصولوں اور نظریات کے ساتھ ایماندار رہے جن پر وہ یقین رکھتا ہے۔ گوتم اڈانی نے کہا کہ ان کے لیے 15 اگست صرف جشن منانے کا دن نہیں بلکہ شکر گزاری کا موقع بھی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ کوئی بھی بڑی تبدیلی قربانی اور صبر کے بغیر ممکن نہیں ہوتی۔ گوتم اڈانی نے کہا کہ بھارت کی آزادی کا سفر اور ملک کی ترقی مسلسل کوشش، صبر اور اجتماعی عزم کا نتیجہ ہیں۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ ملک کے نوجوان، کاروباری افراد اور جدت کار آنے والے برسوں میں بھارت کو نئی بلندیوں تک لے جائیں گے۔ اپنے پیغام کے اختتام پر انہوں نے کہا کہ بھارت کی اگلی ترقی کی کہانی لکھنے والی نسل تیار ہے اور اسے آگے بڑھانے کی ذمہ داری پورے معاشرے کی ہے۔ گوتم اڈانی نے ملک کے نوجوانوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کی اگلی نسل کے معمار اور جدت کار ہمارے درمیان موجود ہیں۔ ضرورت صرف انہیں پہچاننے، ان کی حمایت کرنے اور انہیں مناسب مواقع فراہم کرنے کی ہے۔ انہوں نے ملک کے عوام کو یومِ آزادی کی مبارک باد دیتے ہوئے اپنے پیغام کا اختتام ''جے ہند'' کے نعرے کے ساتھ کیا۔

بھارت اگلے 7-8 سالوں میں 5-8

نئے سیمی کنڈکٹر پلانٹس کا اضافہ کرے گا: وزیراعظم

نئی دہلی: تکنیکی خود انحصاری کے لیے ایک تیز رفتار روڈ میپ طے کرتے ہوئے، وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ (15 اگست) کو اعلان کیا کہ ہندوستان اگلے سات سے آٹھ سالوں میں پانچ سے آٹھ اضافی سیمی کنڈکٹر پلانٹس قائم کرے گا، جو ان تین سہولیات پر تعمیر کرے گا جنہوں نے پہلے ہی برآمدات شروع کر دی ہیں۔ 80ویں یوم آزادی پر لال قلعہ کی فصیل سے قوم سے خطاب کرتے ہوئے، وزیراعظم نے سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ کو ہندوستان کے آتم نربھر بھارت مشن کا سنگ بنیاد قرار دیتے ہوئے خبردار کیا کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی سے چلنے والے دور میں کوئی بھی ملک غیر ملکی انحصار کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ آج کی ڈیجیٹل دنیا اور تکنیکی منظر نامے میں، ہم چپس کی بے پناہ اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ پی ایم مودی نے الیکٹرانکس، طبی آلات اور ٹرانزٹ نیٹ ورکس میں ان کے اہم کردار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ان کے بغیر، دنیا رک جائے گی۔'' پالیسی مباحثوں سے زمینی سطح کی مینوفیکچرنگ کی طرف حالیہ تبدیلی پر زور دیتے ہوئے، پی ایم مودی نے نوٹ کیا کہ ہندوستان پہلے ہی تین آپریشنل سہولیات کے ساتھ زمین کو توڑ چکا ہے جو مصنوعات کو بیرون ملک بھیج رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگلی دہائی میں پانچ سے آٹھ نئے فیبریکیشن اور ٹیسٹنگ یونٹس کی آنے والی پائپ لائن ملک کو ایک بڑے عالمی کھلاڑی کے طور پر مضبوطی سے پوزیشن میں لائے گی۔ وزیراعظم نے سیمی کنڈکٹر پش کو پچھلے 12 سالوں میں وسیع تر مینوفیکچرنگ اور ڈیجیٹل تبدیلی سے جوڑ دیا۔ انہوں نے بتایا کہ الیکٹرانکس کی تیاری میں تقریباً سات گنا اضافہ ہوا ہے، موبائل فون کی پیداوار میں 33 گنا اضافہ ہوا ہے، اور دفاعی پیداوار میں چار گنا اضافہ ہوا ہے۔ ڈیجیٹل اور اختراع کے محاذ پر، پی ایم مودی نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ملک کے انٹرنیٹ صارف کی تعداد میں چار گنا اضافہ ہوا ہے، پیٹنٹ گرانٹس میں چار گنا اضافہ ہوا ہے، اور ڈیجیٹل لین دین میں گزشتہ دہائی میں سو گنا اضافہ ہوا ہے۔ اس صنعتی توسیع کی حمایت کے لیے گہری ساختی اصلاحات کا حوالہ دیتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا کہ تعمیل کے ہزاروں بوجھ کو ختم کر دیا گیا ہے اور فرسودہ قوانین کو منسوخ کر دیا گیا ہے، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ جدید حکمرانی پچھلی صدی کے ضوابط پر انحصار نہیں کر سکتی۔ انہوں نے عوامی انفراسٹرکچر اور بنیادی سہولیات میں تیزی کو بھی اجاگر کیا، جس میں نل کے پانی کے کنکشن کی فراہمی کی سالانہ شرح میں 15 گنا اضافہ اور شہری میٹروئیٹ ورکس اور پبلک ہاؤسنگ کی تیزی سے توسیع شامل ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز کہا کہ خود انحصاری ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بننے کی راہ ہموار کرے گی، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ملک کو خود انحصار ہونا چاہیے اور اپنے مفادات کا تحفظ کرنا چاہیے۔

وزیراعظم مودی نے ہندوستانیوں سے بڑے خواب دیکھنے اور بڑے اہداف مقرر کرنے کی اپیل کی

یوم آزادی کے موقع پر لال قلعہ کی تاریخی فصیل سے قوم سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے قومی استقامت معاشی دوراندیشی اور بلند حوصلہ ترقی کے عزم پر زور دیا

نئی دہلی: ہندوستان کے 80ویں یوم آزادی کے موقع پر لال قلعہ کی تاریخی فصیل سے قوم سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے قومی استقامت معاشی دوراندیشی اور بلند حوصلہ ترقی کے عزم پر زور دیا۔ وزیراعظم مودی نے گزشتہ ایک دہائی کی منصوبہ بندی تیاریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے کووڈ 19 وبا سے لے کر مغربی ایشیا میں جاری جغرافیائی سیاسی تنازعات تک عالمی بحرانوں کے اثرات سے شہریوں اور کسانوں کو کامیابی سے محفوظ رکھا ہے اور ساتھ ہی ہندوستان کو 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان بنانے کے وژن کی جانب آگے بڑھایا ہے۔ وزیراعظم مودی نے کہا کہ ہندوستان اس دہائی میں پانچ جوہری ری ایکٹروں کو فعال کرنے کا ہدف رکھتا ہے کیونکہ موجودہ دور میں توانائی کا تحفظ انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توانائی کا تحفظ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ پارلیمنٹ میں شانتی قانون منظور ہونے کے ساتھ ہی ہم نے اپنے ہدف کے حصول کے لیے ایک مضبوط ڈھانچہ تیار کیا ہے۔ ہمارا مقصد 100 گیگاواٹ جوہری توانائی کی صلاحیت حاصل کرنا ہے۔ ہم اس دہائی میں پانچ نئے جوہری ری ایکٹروں کو شروع کرنے کا ہدف رکھتے ہیں۔ وزیراعظم نے مزید کہا کہ ہمارا پختہ یقین ہے کہ ہندوستان کو دوسرے ممالک پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں خود کفیل بننا ہوگا۔ ہمیں اپنی صلاحیتوں کو مضبوط کرنا ہوگا اور اپنے قومی مفادات کا تحفظ کرنا ہوگا۔ اسی لیے خود کفیل ہندوستان کے عزم کے ساتھ ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہر ہندوستانی میک ان انڈیا سودیشی اور مقامی مصنوعات کے فروغ کی تحریک سے جڑا ہوا ہے۔ وزیراعظم مودی نے کہا کہ ہندوستان نے ریلوے کی 100 فیصد بجلی کاری حاصل کر لی ہے جبکہ 1925 میں ریلوے نظام کے آغاز کے بعد صرف 30 فیصد نیٹ ورک بجلی سے منسلک تھا۔ وزیراعظم مودی نے ان لوگوں کو تنقید کا نشانہ بنایا جو توانائی ایندھن کھاد اور دیگر ضروری اشیا کے حوالے سے ملک کو درپیش ممکنہ مشکلات کے بارے میں افواہیں پھیلا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی ایسی صورتحال سے نمٹنے کے لیے دوراندیشی کے ساتھ ایک دہائی پہلے ہی تیاری شروع کر دی گئی تھی جس نے ملک کو محفوظ اور خود کفیل رکھنے میں مدد کی۔ افواہوں اور عالمی معاشی غیر یقینی صورتحال کے درمیان وزیراعظم مودی نے ہندوستان کی طویل مدتی منصوبہ بندی اور عالمی بحرانوں سے تحفظ کی صلاحیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ شہری ہی دیوتا کے مانند ہیں۔ مغربی ایشیا کے بحران کے دوران ایندھن کی ممکنہ قلت کے حوالے سے پھیلنے والی تشویش کو دور کرتے ہوئے وزیراعظم مودی نے یقین دلایا کہ گزشتہ 10 سے 12 برسوں کے دوران بنائے گئے تزویراتی ذخائر اور محتاط منصوبہ بندی کی وجہ سے پٹرول ڈیزل اور گیس کی دستیابی برقرار رہی۔ وزیراعظم مودی نے کہا کہ ہم کورونا سے باہر نکلے اور دنیا بھر میں تنازعات دیکھے۔ بہت سے لوگ مستقبل کے بارے میں پیش گوئیاں کرتے ہوئے افواہیں پھیلاتے رہے۔ کچھ لوگ لوگوں کو پریشان اور خوف زدہ رکھنا چاہتے ہیں۔ مغربی ایشیا کا بحران آیا تو کہا گیا کہ پٹرول پمپ پٹرول یا ڈیزل نہیں دیں گے اور لوگوں کو ڈیزل نہیں ملے گا۔ شہری ہی دیوتا کے مانند ہیں کے اصول پر رہنمائی حاصل کرتے ہوئے حکومت نے مالیاتی بحرانوں کا بوجھ عوام پر ڈالنے کے بجائے خود برداشت کرنے کو ترجیح دی۔

بھارت میں لڑاکا جیٹ انجن تیار کرنے کیلئے

ریلائنس اور رولز رائس کے بیچ شراکت داری

نئی دہلی: ہندوستان کے پانچویں نسل کے لڑاکا پروگرام کو فروغ دینے کے لیے، مکیش امبانی کی ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ اور رولس رائس نے جمعہ کو اعلان کیا کہ وہ ہندوستان کے ایڈوانسڈ میڈیم کمبیٹ ایئر کرافٹ (AMCA) کے لیے مشترکہ طور پر ایک خود مختار دیسی جنگی انجن تیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اسے ڈیزائن کرنے، تیار کرنے اور فراہم کرنے کے لیے شراکت داری کے ایک حصے کے طور پر، ریلائنس اور رولز رائس ایک وقف شدہ ایرو اسپیس گیس ٹربائن کمپلیکس کی تشکیل کی تلاش کریں گے جو ہندوستان میں پاور اور پروپلشن ٹیکنالوجی کا مرکز ہوگا۔ ایرو گیس ٹربائن کمپلیکس دفاع، سول ایرو اسپیس، اور نئے پاور اور پروپلشن سسٹمز میں وسیع تر تعاون کو کھولتے ہوئے ڈیزائن، ترقی، مینوفیکچرنگ، ٹیسٹنگ، پیداوار اور زندگی بھر کی حمایت میں خود مختار، آخر سے آخر تک ہندوستانی صلاحیت پیدا کرے گا۔ ابتدائی منصوبہ بندی کے مطابق، 000,15 کروڑ روپے کے پروگرام کے تحت ابتدائی پانچ اے ایم سی اے پروٹوٹائپس کے لیے درآمد شدہ یو ایس جی ای F414 انجنوں کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ شراکت داری کے اعلان کے موقع پر ریلائنس انڈسٹریز کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر اننت امبانی نے کہا کہ اہم ٹیکنالوجیز میں ہندوستان کی صلاحیتیں اس کی اسٹریٹجک خود مختاری کے لیے ضروری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کا مقصد رولز رائس کی جدید پروپلشن مہارت اور ریلائنس کی ٹیکنالوجی اور مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کو ملا کر ہندوستان میں ایک مقامی ایرو انجن ایکوسسٹم بنانا ہے۔ اس سے ملک کو مستقبل میں جدید پروپلشن ٹیکنالوجی میں خود انحصاری اور عالمی سطح پر مسابقتی بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ رولز۔ رائس کے سی ای او ٹوفین ارگنبلچ نے اسے ہندوستان میں ایک مضبوط اور خود انحصار ایرو اسپیس ماحولیاتی نظام کی تعمیر کی طرف ایک اہم قدم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ رولز۔ رائس کی تقریباً ایک صدی کی انجینئرنگ اور انجن کی مہارت کو ریلائنس کی ہندوستانی صنعتی صلاحیتوں کے ساتھ ملایا جائے گا۔ مجوزہ ایرو گیس ٹربائن کمپلیکس کا مقصد پورے لائف سائیکل کے دوران ڈیزائن، ترقی، مینوفیکچرنگ، ٹیسٹنگ، پروڈکشن، اور انجن سپورٹ میں ہندوستان میں صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔ دونوں کمپنیاں دفاع، سول ایرو اسپیس، اور نئے پاور اینڈ پروپلشن سسٹمز میں مزید تعاون تلاش کر سکتی ہیں۔

آزادی سے عالمی اقتصادی طاقت تک بھارت کا غیر معمولی سفر

اسرائیل کے ساتھ خصوصی شراکت داری نئے دور میں داخل

تل ابیب: بھارت کی آزادی کے 80 سال مکمل ہونے پر بھارت کے وکست بھارت 2047 کے ہدف کے لیے اہم قرار دیا گیا ہے۔ بھارت اور اسرائیل میں سفیر جے پی سنگھ نے کہا ہے کہ غربت، تقسیم اور محدود صنعتی صلاحیت سے سفر شروع کرنے والا بھارت آج دنیا کی بڑی اقتصادی، تکنیکی اور جمہوری طاقتوں میں شمار ہوتا ہے۔ مالی سال 2025-26 میں بھارت کی حقیقی جی ڈی پی شرح نمو 7.7 فیصد رہی۔ انہوں نے بھارت کی تبدیلی میں 1991 کی اقتصادی اصلاحات، جدید انفراسٹرکچر، مینوفیکچرنگ، فارماسیوٹیکل، دفاع، خلائی شعبے اور ڈیجیٹل انقلاب کو اہم قرار دیا۔ جن دھن، آدھار اور موبائل پر مبنی JAM نظام اور UPI نے مالی شمولیت اور ڈیجیٹل ادائیگیوں میں بھارت کو عالمی سطح پر نمایاں مقام دلایا ہے۔ مضمون میں بھارت کے نوجوانوں اور اسٹارٹ اپ ایکوسسٹم کو مستقبل کی بڑی طاقت قرار دیتے ہوئے وکرم۔1 خلائی راکٹ کی کامیابی کو ملک کی نئی تکنیکی صلاحیت کی مثال بتایا گیا۔ قابل تجدید توانائی، گرین ہائیڈروجن اور مصنوعی ذہانت میں بڑھتی سرمایہ کاری کو بھی

اسرائیل کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا کہ وزیراعظم نریندر مودی کے فروری 2026 کے دورۂ اسرائیل کے دوران دونوں ممالک کے تعلقات کو خصوصی سٹریٹیجک پارٹنرشپ کی سطح تک لے جایا گیا۔ دونوں ملک زراعت، پانی، دفاع، تجارت، ٹیکنالوجی اور اختراع میں پہلے ہی وسیع تعاون کر رہے ہیں۔ مستقبل میں مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز، کوانٹم کمپیوٹنگ، خلائی ٹیکنالوجی، سائبر ٹیکنالوجی اور جدید مینوفیکچرنگ میں مشترکہ تحقیق، پیداوار اور سرمایہ کاری بڑھانے پر زور دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ بھارت اور اسرائیل مشترکہ طور پر سستی اور جدید ٹیکنالوجی کو گلوبل ساؤتھ کی منڈیوں تک پہنچانے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ مضمون کے مطابق بھارت کا گزشتہ آٹھ دہائیوں کا سفر غیر معمولی رہا ہے، لیکن اگلا مرحلہ اسے 2047 تک ترقی یافتہ ملک بنانے کا ہے، جس میں بھارت اسرائیل شراکت داری اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

جنگ آزادی سے اردو کا بڑا گہرا تعلق

یومِ آزادی کے موقع پر اردو یونیورسٹی میں پروفیسر عین الحسن کا خطاب

حیدرآباد: جنگ آزادی اور اردو کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ یہ اردو زبان ہی ہے جس نے سرفروشی کی تمنا اور انقلاب جیسے نعرے دیئے۔ اس کے علاوہ مولوی محمد باقر وہ اردو کے صحافی تھے جنہوں نے آزادی کے لیے جان کا نذرانہ دیتے ہوئے تاریخ میں اپنا نام پہلے شہید صحافی کے طور پر کروایا۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے پرچم کشائی کے بعد کیا۔ وہ آج اردو یونیورسٹی میں 80ویں یوم آزادی کے موقع پر منعقدہ رسم پرچم کشائی انجام دینے کے بعد حاضرین کو مخاطب تھے۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ آزادی کی اہمیت کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اور اس کے تحفظ کے لیے ہر دم مستعد رہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی جامعہ میں صرف اساتذہ کا ہی نہیں بلکہ طلبہ اور غیر تدریسی عملے کا بھی رول بڑا اہم ہوتا ہے۔ اور جب ہر کوئی اپنی ذمہ داریاں صحیح نبھائے تب ترقی کا سفر آسان ہوتا ہے اور منزل بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ڈاکٹر معراج احمد، کلچرل کوآرڈینیٹر اور پروفیسر مظفر حسین خان کی نگرانی میں یونیورسٹی کے کلچرل کلب کے طلبہ نے قومی ترانہ اور حب الوطنی پر مبنی نغمے پیش کیے۔ اس موقع پر پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار اور پروفیسر ایم اے عظیم، پراکٹر وائس چانسلر کے ہمراہ موجود تھے۔ لفٹننٹ ڈاکٹر محمد عبدالمجیب، اسوسیئٹ این سی سی آفیسر کی نگرانی میں وان تلنگانہ آرٹی بیٹری این سی سی مانوسب یونٹ کے کیڈٹس نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے این سی سی کیڈٹس میں B اور C سرٹیفکیٹس تقسیم کیے گئے۔ پرچم کشائی کی اس تقریب میں ڈاکٹر محمد مصطفےٰ علی سروری، افسر تعلقات عامہ نے پروگرام کی کارروائی چلائی۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، صدر نشین کی نگرانی میں کمیٹی نے این سی سی کیڈٹس نامو میں انانونمنٹ کیا۔ ڈائرکٹر رضوان احمد کی نگرانی میں آئی ایم سی ٹیم نے یوٹیوب اور سوشیل میڈیا پر پروگرام کا لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو) میں یوم آزادی کی پروقار تقریب انتہائی جوش وخروش اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ منائی گئی۔ اس مبارک موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر، نامور ادیب اور شاعر پروفیسر سید عین الحسن نے یونیورسٹی کیمپس میں قومی پرچم لہرایا اور اساتذہ، ملازمین اور طلبہ کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جنگِ آزادی اور اردو کا گہرا تعلق کے موضوع پر ایک فکر انگیز اور تاریخی پیغام دیا۔

روسی صدر پوتن نے یوم آزادی کے موقع پر ہند۔روس شراکت داری کی ستائش کی

ماسکو/نئی دہلی: روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے ہفتے کے روز اپنے ہندوستانی ہم منصب نریندر مودی اور وزیراعظم نریندر مودی کو ہندوستان کے 80ویں یوم آزادی کے موقع پر مبارکباد دیتے ہوئے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ تعمیری دو طرفہ شراکت بین الاقوامی سلامتی اور استحکام کو بڑھانے میں فائدہ مند ثابت ہوگی۔ کریملن نے ایک بیان میں کہا کہ صدر پوتن نے یہ بھی کہا کہ دو طرفہ تعلقات خاص طور پر مراعات یافتہ اسٹریٹجک شراکت داری کی روح کے ساتھ کامیابی سے ترقی کر رہے ہیں۔ پوتن برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے ستمبر میں ہندوستان کا دورہ کرنے والے ہیں۔ پوتن نے کہا، آپ کا ملک اقتصادی، سماجی، سائنسی اور تکنیکی شعبوں میں قابل ذکر ترقی کر رہا ہے، اور بین الاقوامی میدان میں قابل قدر اتھارٹی کو بجا طور پر حکم دیتا ہے۔ روس بھارت تعلقات خاص طور پر مراعات یافتہ اسٹریٹجک شراکت داری کی روح میں کامیابی کے ساتھ ترقی کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات کی نشاندہی کی کہ کس طرح ماسکو اور نئی دہلی مختلف شعبوں میں نتیجہ خیز تعاون میں مصروف ہیں اور اقوام متحدہ، شنگھائی تعاون تنظیم، برکس، اور دیگر کثیر الجہتی ادارے کے فریم ورک کے اندر قریب سے ہم آہنگ ہیں۔ روسی صدر نے کہا، مجھے یقین ہے کہ، اپنی مشترکہ کوششوں کے ذریعے، ہم اپنے دوست لوگوں کے فائدے اور بین الاقوامی سلامتی اور استحکام کو بڑھانے کے مفادات کے لیے تعمیری روس۔ بھارت شراکت داری کو جامع طور پر مضبوط کرتے رہیں گے۔

جوہری توانائی کے محکمے نے شانتی ایکٹ کے مسودہ قوانین جاری کئے

نئی دہلی: نیوکلیئر پلانٹ آپریٹرز کو جوہری نقصان کے لیے انشورنس پالیسی، مالیاتی تحفظ یا دونوں کے امتزاج کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے، جوہری توانائی کے پائیدار استعمال اور ایڈوانسمنٹ آف نیوکلیئر انرجی (شانتی) ایکٹ، 2025 کے مسودہ قوانین کی اہم شق ہیں۔ جوہری توانائی کے محکمے کی طرف سے جمعہ کو جاری کیے گئے، مسودہ قوانین میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ متعلقہ اسٹورینج پول سے تمام خرچ شدہ ایندھن کو ہٹانے تک مالی تحفظ برقرار رہنا چاہیے۔ مسودہ قوانین کے مطابق، مرکز کو، ہر پانچ سال میں ایک بار، ماہرین کا ایک گروپ تشکیل دینا ہوگا جو جوہری نقصان کے لیے آپریٹر کی شہری ذمہ داری کی زیادہ سے زیادہ حدوں کا جائزہ لے۔ ایک اور اہم شق یہ ہے کہ اگر کوئی نیوکلیئر پاور پلانٹ یا ری ایکٹر غیر ملکی ڈیزائن کا ہے تو اس کے ڈیزائن کو اس کے ریگولیٹری باڈی سے اصل ملک میں تصدیق شدہ یا منظور شدہ ہونا چاہیے۔ یہاں اصل ملک سے مراد وہ ممالک ہیں جو جوہری ری ایکٹر کے ڈیزائن اور سپلائی چین ایکوسسٹم میں خود انحصار ہیں، جن کی ریگولیٹری منظوریوں پر عالمی سطح پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ ڈرافٹ رولز میں کہا گیا ہے کہ اس طرح کے نیوکلیئر پاور پلانٹ یا ری ایکٹر کو یا تو اصل ملک یا کسی دوسرے ملک میں کام کرنا چاہیے۔ مزید برآں، ڈرافٹ رولز اس بات پر روشنی ڈالتے ہیں کہ لائسنسنگ اتھارٹی کسی درخواست کو تسلیم کرنے کے بعد اصولی منظوری دے سکتی ہے، جہاں سائٹ یا ٹیکنالوجی کا انتخاب نہیں کیا گیا ہے۔

جموں وکشمیر تیز رفتار سماجی واقتصادی ترقی کی راہ پر گامزن ہے

جموں: جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا ہے کہ جموں وکشمیر تیز رفتار سماجی واقتصادی ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور آنے والے دنوں میں خط خوشحالی کی نئی بلندیوں کو چھوئے گا۔ 80ویں یوم آزادی کے موقع پر عوام کو مبارکباد دیتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر نے مسلح افواج، نیم فوجی دستوں، پولیس اور دیگر اداروں کے ان اہلکاروں کو خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے ملک کی خود مختاری اور سالمیت کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ انہوں نے کسانوں، محنت کشوں، تاجروں، سائنس دانوں، اساتذہ، ہنرمندوں، خواتین اور نوجوانوں کی خدمات کو بھی سراہا اور کہا کہ ان تمام طبقات نے جموں وکشمیر کی ترقی اور وقار بلند کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ منوج سنہا نے کہا کہ گزشتہ چند برسوں کے دوران جموں وکشمیر میں نمایاں ترقی ہوئی ہے جبکہ متعدد بڑے ترقیاتی منصوبے تکمیل کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ بنیادی ڈھانچے کے اہم منصوبوں پر بھی تیزی سے کام جاری ہے، جس کے نتیجے میں ترقی کے ثمرات خطے کے ہر حصے تک پہنچ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر کو ایک مضبوط، خود کفیل اور ترقی یافتہ خطہ بنانے کے لیے اجتماعی کوششیں جاری رکھنا ہوں گی۔ انہوں نے عوام سے امن، خوشحالی، قومی اتحاد اور سالمیت کے تحفظ کے لیے متحد ہو کر اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔

وزارت خارجہ کی سکریٹری رنگناتھن مصر فلسطین، لبنان کا دورہ کریں گی

اپنے چھ روزہ دورے کے دوران، سکریٹری رنگناتھن اپنے سرکاری ہم منصبوں کے ساتھ دو طرفہ بات چیت کریں گی

نئی دہلی: سفیر سری پریہ رنگناتھن، سکریٹری (قونصلر، پاسپورٹ اور ویزا اور اوورسیز ہندوستانی امور) وزارت خارجہ، 16 سے 21 اگست 2026 تک مصر، فلسطین اور لبنان کا سرکاری دورہ کریں گی۔ وزارت خارجہ امور کے ایک بیان کے مطابق اس دورہ سے علاقائی پیش رفت اور باہمی دلچسپی کے امور پر زور دینے پر جامع بات چیت کا موقع فراہم کرتے ہوئے تینوں ممالک کے ساتھ تعلقات مضبوط ہونگے۔ اپنے چھ روزہ دورے کے دوران، سکریٹری رنگناتھن اپنے سرکاری ہم منصبوں کے ساتھ دو طرفہ بات چیت کریں گی اور اہم علاقائی اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ بات چیت کریں گی۔ مصر میں ان کے سفر کے پروگرام کی ایک مرکزی خاص بات میں سیمینار بعنوان ''برکس میں ہندوستان-مصر: گلوبل ساؤتھ کے لیے ایک مضبوط آواز کی طرف'' کے افتتاحی اجلاس میں کلیدی خطبہ دینا شامل ہے۔ اس سیشن میں توسیع شدہ برکس فریم ورک کے اندر ہندوستان-مصر دو طرفہ شراکت داری کو گہرا کرنے کے لیے اسٹریٹجک راستے تلاش کرنے پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ یہ سفیر رنگناتھن کے بطور سکریٹری سی پی وی اور آئی او اے کی موجودہ حیثیت میں مصر، فلسطین اور لبنان کے پہلے دورے کی نشاندہی کرتا ہے، یہ ایک اہم مصروفیت ہے جس سے پورے خطے میں ہندوستان کے سفارتی اثرات اور اسٹریٹجک رسائی کو مزید مضبوط کرنے کی توقع ہے۔ جولائی کے شروع میں، اپنی روایتی خارجہ پالیسی کے

موقف کی توثیق کرتے ہوئے، ہندوستان نے اقوام متحدہ کی مکمل رکنیت کے لیے فلسطین کی بولی کی حمایت کی ہے اور خطے میں طویل تنازعات کے مذاکرات کے ذریعے حل کے لیے اپنی وابستگی کا اعادہ کیا ہے۔ نئی دہلی کے سفارتی موقف سے وزارت خارجہ کی سکریٹری سری پریہ رنگناتھن نے پیرکو برسلز میں فلسطین ڈونر گروپ کی وزارتی میٹنگ کے دوران آگاہ کیا۔ اعلیٰ سطحی اجلاس میں یورپی یونین، اس کے رکن ممالک، فلسطین، بین الاقوامی شراکت داروں اور مالیاتی تنظیموں کے مندوبین کو اکٹھا کیا گیا تاکہ فلسطینی اتھارٹی کی مالی مدد اور اس کے شہریوں تک انسانی امداد کی فراہمی پر غور کیا جا سکے۔ فورم میں، رنگناتھن نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان فلسطینی عوام کا دیرینہ ساتھی رہا ہے اور دو ریاستی حل کے ساتھ ساتھ فلسطین کی اقوام متحدہ کی رکنیت کے لیے ہندوستان کی مسلسل حمایت کا اعادہ کیا۔ ہندوستان کے تعمیری کردار کو اجاگر کرتے ہوئے، وزارت خارجہ نے نوٹ کیا کہ نئی دہلی بین الاقوامی قانون کے مطابق تسلیم شدہ سرحدوں کے اندر امن اور سلامتی کے ساتھ ساتھ رہنے والے اسرائیل اور فلسطین کے ساتھ ''دو ریاستی حل کے وژن کی حمایت کر رہا ہے۔ اس پائیدار وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، وزارت خارجہ کے سکریٹری نے خطے میں ہندوستان کے مضبوط ترقیاتی قدموں کا تفصیلی ذکر کیا، جس میں فلسط

ہیمسٹرنگ انجری کے باعث

جمیمہ روڈریگز ایشیا کپ اور ایشیائی کھیلوں سے باہر

ہندوستانی بلے باز جمیمہ روڈریگز ہیمسٹرنگ کی سنگین چوٹ کے باعث آئندہ خواتین ایشیا کپ اور ایشیائی کھیلوں میں شرکت نہیں کرسکیں گی۔ ان کی جگہ ایشیا کپ کی ہندوستانی ٹیم میں پرتیکا راول کو شامل کیا گیا ہے۔ ہندوستانی بلے باز جمیمہ روڈریگز ہیمسٹرنگ کی سنگین چوٹ کے باعث آئندہ خواتین ایشیا کپ اور ایشیائی کھیلوں میں شرکت نہیں کرسکیں گی۔ ان کی جگہ ایشیا کپ کی ہندوستانی ٹیم میں پرتیکا راول کو شامل کیا گیا ہے۔ ۲۵ رسالہ جمیمہ کو ۳ راگست کو

انگلینڈ میں دی ہنڈرڈ ٹورنامنٹ کے دوران سدرن بریو کی نمائندگی کرتے ہوئے دائیں ٹانگ کی ہیمسٹرنگ میں ہائی گریڈ ٹیر کی چوٹ لگی تھی۔ بی سی سی آئی کی طبی ٹیم نے بنگلورو کے سینٹر آف ایکسیلنس میں روڈریگز کا معائنہ کیا، جس کے بعد ان کی چوٹ کی سنگینی کی تصدیق ہوئی۔ ان کی جگہ پرتیکا راول قومی ٹیم میں واپسی کررہی ہیں۔ راول نے اب تک وائٹ بال کرکٹ میں صرف ون ڈے فارمیٹ میں ہندوستان کی نمائندگی کی ہے۔ وہ حال ہی میں انگلینڈ کے خلاف ٹیسٹ سیریز سے بھی گھٹنے کی چوٹ کے باعث باہر ہوگئی تھیں۔ انڈیا اے کی جانب سے کھیلتے ہوئے فیلڈنگ کے دوران زخمی ہونے کے بعد ان کے گھٹنے پر ٹانکے لگے تھے۔ خواتین ایشیا کپ کا آغاز ۲۸ راگست کو متحدہ عرب امارات میں ہوگا۔ ہندوستان کو گروپ اے میں پاکستان، تھائی لینڈ اور ہانگ کانگ کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ ٹورنامنٹ میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اہم مقابلہ ۵ رستمبر کو دبئی میں ہوگا، جبکہ دونوں گروپوں کی ٹاپ دو ٹیمیں سیمی فائنل میں پہنچیں گی۔ فائنل ۱۳ رستمبر کو کھیلا جائے گا۔ جمیمہ روڈریگز نا گویا میں ۱۷ ر ستمبر سے ۳ راکتوبر تک ہونے والے ایشیائی کھیلوں کے ٹی ۲۰ رمقابلوں میں بھی شرکت نہیں کرسکیں گی۔ خواتین کے مقابلے میں ہندوستان کو ناپ سیڈ حاصل ہے اور کوارٹر فائنل میں اس کا مقابلہ جاپان سے ہوگا۔ یہی فائنل میں ہندوستان کا سامنا بنگلہ دیش یا ہانگ کانگ، چین سے ہوسکتا ہے۔ پاکستان ڈرا کے دوسرے حصے میں ہے، جس کے باعث دونوں روایتی حریف ٹیمیں صرف طلائی تمغے کے فائنل یا کانسی کے تمغے کے پلے آف میں آمنے سامنے ہوسکتی ہیں۔ دونوں مقابلے ۲۲ رستمبر ۲۰۲۶ء کو ہوں گے۔

ہندوستان۔سری لنکا ٹیسٹ: ہندوستان کے نام رہا بارش سے متاثرہ پہلا دن

دیودت پڈیکل کی تاریخی سنچری، ۲ ر وکٹوں کے نقصان پر ۲۸۸ ر رنز

بارش کی وجہ سے پہلے دن صرف 73 اوورس کا کھیل ہی ممکن ہو سکا۔ اس دوران ہندوستانی ٹیم نے 2 وکٹیں گنوا کر 288 رنز بنائے۔ اسٹمپس کے وقت دیودت پڈیکل 131 اور رشبھ پنت 27 رنز پر ناٹ آؤٹ لوٹے۔ ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان گال انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں کھیلے جارہے پہلے ٹیسٹ کے پہلے دن کا کھیل ختم ہوگیا ہے۔ بارش کی وجہ سے پہلے دن صرف 73 اوورس کا کھیل ہی ممکن ہو سکا۔ اس دوران ہندوستانی ٹیم نے 2 وکٹیں گنوا کر 288 رنز بنائے۔ اسٹمپس کے وقت دیودت پڈیکل 131 اور رشبھ پنت 27 رنز پر ناٹ آؤٹ لوٹے۔ دوسری طرف کے ایل راہل 77 رنز پر ریٹائرڈ ہرٹ ہوئے۔ پہلے ٹیسٹ میں ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ہندوستان نے پہلے دن شاندار بلے بازی کی۔ ہندوستان کی جانب سے دیودت پڈیکل نے شاندار سنچری اسکور کی۔ کے ایل راہل نے نصف سنچری بنائی لیکن سنچری سے قبل وہ شدید درد میں دکھائی دیے، میدان پر کچھ دیر ان کا علاج ہوا لیکن پھر وہ ریٹائرڈ ہرٹ ہوکر پویلین واپس لوٹ گئے۔ رشبھ پنت 36 گیندوں پر 3 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 27 رنز پر کھیل رہے ہیں۔ دیودت پڈیکل 178 گیندوں پر 131 رنز بنا چکے ہیں، وہ اپنی اننگز میں 12 چوکے اور ایک چھکا لگا چکے ہیں۔ اس سے قبل یشسوی جیسوال 37 گیندوں پر 5 چوکوں کی مدد سے 32 رنز بنا کر رن آؤٹ ہوئے۔ کے ایل راہل 162 گیندوں پر 77 رنز بنا کر ریٹائرڈ ہرٹ ہوکر

واپس گئے۔ کپتان شبھمن گل 28 گیندوں پر 16 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ انہیں پر باتھ جے سوریہ نے آؤٹ کیا۔ تیسرے سیشن کی شروعات میں کے ایل راہل 'مسلز کریمپ' کی وجہ سے بلے بازی نہیں کرسکے۔ انہیں پیروں میں تکلیف کی وجہ سے درد سے کراہتے اور لنگڑاتے ہوئے دیکھا گیا، جس کے بعد وہ آگے اپنا کھیل جاری نہ رکھ سکے۔ کپتان شبھمن گل چوتھے نمبر پر بلے بازی کے لیے اترے، جنہوں نے پڈیکل کے ساتھ 39 رنز جوڑے۔ گل اس اننگ میں 2 چوکوں کے ساتھ 16 رنز ہی بنا سکے۔ ہندوستانی ٹیم کو 236 کے اسکور پر کپتان کی شکل میں دوسرا جھٹکا لگا تھا۔ ہندوستان نے 63 اوورس کے کھیل تک 2 وکٹیں گنوا کر 239 رنز بنا لیے تھے، جس کے بعد بارش کی وجہ سے کھیل کچھ دیر کے لیے روکنا پڑا۔ کھیل دوبارہ شروع ہوا تو دیودت پڈیکل نے رشبھ پنت کے ساتھ 67 گیندوں میں 52 رنز کی ناٹ آؤٹ شراکت داری کرتے ہوئے ٹیم کو مضبوط اسکور تک پہنچایا۔ فی الحال پڈیکل 178 گیندوں میں 131 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ ہیں۔ ان کی اس اننگز میں ایک چھکا اور 12 چوکے شامل ہیں، جبکہ پنت نے 36 گیندوں میں ایک چھکے اور 3 چوکوں کے ساتھ 27 رنز بنا لیے ہیں۔ سری لنکا کی طرف سے واحد کامیابی پر باتھ جے سوریہ نے حاصل کی، جنہوں نے 24 اوورس میں 77 رنز دے کر ایک وکٹ حاصل کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سری لنکا کے خلاف پہلے ٹیسٹ میں سنچری اسکور کر کے دیودت پڈیکل نے تاریخ رقم کردی ہے۔ پڈیکل 21 ویں صدی میں ہندوستان کے لیے نمبر 3 پر سنچری بنانے والے دوسرے بائیں ہاتھ کے بلے باز بن گئے ہیں۔ سورو بھ گانگولی کے بعد، جنہوں نے 2002 میں دہلی میں زمبابوے کے خلاف 136 رنز بنائے تھے، دیودت پڈیکل 21 ویں صدی میں ہندوستان کے لیے نمبر 3 پر بلے بازی کرتے ہوئے ٹیسٹ سنچری بنانے والے دوسرے بائیں ہاتھ کے بلے باز ہیں۔ دوسری طرف ٹیسٹ کرکٹ میں یہ ان کی پہلی سنچری ہے۔ بھارت کے مایہ ناز نوجوان بلے باز دیودت پڈیکل نے سری لنکا کے خلاف گال میں کھیلے جارہے پہلے ٹیسٹ میچ کے پہلے دن شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ٹیسٹ کیریئر کی پہلی سنچری اسکور کی ہے، جس کی بدولت بھارت نے پہلے دن کا کھیل ختم ہونے تک ۲ وکٹوں کے نقصان پر ۲۸۸ رنز بنا کر پوزیشن انتہائی مضبوط کرلی ہے۔

ہاکی ورلڈکپ، کپتان ہرمن پریت کا ڈبل دھماکہ

ہندوستان نے ویلز کو 3-1 سے شکست دی، اگلا مقابلہ انگلینڈ سے

ہندوستان کی کامیابی میں کپتان ہرمن پریت سنگھ کا کردار سب سے نمایاں رہا، جنہوں نے پنالٹی کارنر پر دو شاندار گول کیے۔ اس سے قبل سنجے رانا نے ہندوستان کے لیے پہلا گول کرکے ٹیم کو برتری دلائی تھی۔ ایف آئی ایچ مینز ہاکی ورلڈکپ 2026 میں ہندوستان نے اپنے سفر کا شاندار آغاز کرتے ہوئے 'پول ڈی' کے پہلے میچ میں ویلز کو 3-1 سے شکست دے دی۔ واگنر ہاکی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے مقابلے میں ہندوستانی ٹیم نے ابتدا میں ویلز کے جارحانہ کھیل کا سامنا کیا، لیکن آہستہ آہستہ میچ پر اپنی گرفت مضبوط کرلی۔ اس فتح کے ساتھ ہندوستان نے اہم تین پوائنٹس حاصل کرلیے۔ ہندوستان کی کامیابی میں کپتان ہرمن پریت سنگھ کا کردار سب سے نمایاں رہا، جنہوں نے پنالٹی کارنر پر دو شاندار گول کیے۔ اس سے قبل سنجے رانا نے ہندوستان کے لیے پہلا گول کرکے ٹیم کو برتری دلائی تھی۔ میچ کے آغاز میں ویلز نے تیز رفتار اور جارحانہ ہاکی کا مظاہرہ کیا۔ ہندوستان کو ابتدائی لمحات میں محتاط رہنا پڑا، جبکہ گول کیپر سورج کرکیرا نے اہم مواقع پر بہترین کارکردگی دکھاتے ہوئے ٹیم کو خطرے سے بچایا۔ ہندوستان نے جلد ہی میچ میں اپنی پکڑ حاصل کرلی اور

مسلسل دو پنالٹی کارنر حاصل کیے۔ نویں منٹ میں دوسرے پنالٹی کارنر پر سنجے رانا نے گیند کو جال میں پہنچا کر ہندوستان کو 1-0 کی برتری دلائی۔ اس کے کچھ ہی دیر بعد ہندوستان کو ایک اور پنالٹی کارنر ملا، جسے کپتان ہرمن پریت سنگھ نے اپنے مخصوص انداز میں گول میں تبدیل کردیا۔ پہلے کوارٹر کے اختتام تک ہندوستان 2-0 سے آگے تھا۔ دوسرے کوارٹر میں ویلز نے واپسی کی بھرپور کوشش کی۔ اسے گول کرنے کا بہترین موقع اس وقت ملا جب پریچرڈ بھارتی گول کیپر کے سامنے پہنچ گئے۔ وہ سورج کرکیرا کو چکمہ دینے میں کامیاب رہے، لیکن ان کا شاٹ نیئر پوسٹ سے ٹکرا گیا۔ اس طرح ویلز یقینی نظر آنے والے گول سے محروم ہوگیا۔ ہندوستان نے اس کے بعد بھی گیند پر قبضہ برقرار رکھا اور مسلسل حملے کیے۔ دوسرے کوارٹر کے اختتام پر ایک تیز جوابی حملے میں راجندر گول کے قریب پہنچے، لیکن ان کا شاٹ سرکل کے کنارے سے باہر چلا گیا۔ ہاف ٹائم تک ہندوستان کی برتری 2-0 برقرار رہی۔ تیسرے کوارٹر میں ہندوستان کو زیادہ پریشانی نہیں ہوئی کیونکہ ان کے ڈیفنس نے ویلز کے سرکل میں داخل ہونے کو مؤثر انداز میں روکے رکھا۔ ہندوستان نے بھی موقع ملتے ہی کوشش کی اور 13 ویں منٹ میں اسے ایک اور پنالٹی کارنر حاصل ہوا۔ ہرمن پریت سنگھ نے ایک بار پھر شاندار ڈریگ فلک کے ذریعے گیند کو جال میں پہنچایا اور ہندوستان کی برتری 3-0 کردی۔ آخری کوارٹر میں ویلز نے دباؤ بڑھایا۔ 11 ویں منٹ میں ہندوستانی گول کے سامنے کہما گہمی کے دوران ویلز نے گیند کو گول لائن کے پار پہنچا دیا۔ ابتدا میں صورتحال واضح نہیں تھی، لیکن ویڈیو ریفرل کے بعد گول کی تصدیق ہوگئی۔ اس طرح ویلز نے اسکور 1-3 کردیا۔ بھارت نے آخری لمحات میں ڈیفنس مضبوط رکھا اور ویلز کو مزید گول کرنے کا موقع نہیں دیا۔ یوں ہندوستانی ٹیم نے 3-1 کی کامیابی کے ساتھ ورلڈکپ مہم کا فاتحانہ آغاز کیا۔ بھارت اب پول ڈی کے اپنے اگلے میچ میں پیر کو انگلینڈ کا سامنا کرے گا، جبکہ 19 اگست کو اس کا آخری پول میچ پاکستان کے خلاف ہوگا۔

گوتم گمبھیر کا الٹی میٹم: سری لنکا سیریز اس بھارتی کھلاڑی کیلئے آخری موقع

کارکردگی نہ سنوری تو ختم ہوجائے گا کیریئر!

سری لنکا کے خلاف آئندہ ٹیسٹ سیریز شروع ہونے سے قبل بھارتی کرکٹ ٹیم کے ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر نے خراب فارم سے دوچار کھلاڑیوں کو سخت وارننگ دی ہے۔ مانا جارہا ہے کہ ایک مخصوص کھلاڑی کے لیے یہ سیریز اس کے بین الاقوامی کیریئر کا آخری موقع ثابت ہوسکتی ہے۔ سری لنکا کے خلاف 15 اگست سے شروع ہونے والی ٹیسٹ سیریز سے قبل بھارتی ٹیم میں پلیئنگ الیون کو لے کر غور وخوض تیز ہوگیا ہے۔ کپتان شبھمن گل اور ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر کے سامنے سب سے بڑا سوال نمبر 6 کی پوزیشن کو لے کر ہے۔ اس جگہ کے لیے نوجوان بلے باز دھرو جُریل اور جارحانہ انداز کے لیے مشہور سرفراز خان کے درمیان سخت مقابلہ ہے، لیکن حالیہ کارکردگی کو دیکھتے ہوئے جُریل کی مشکلات بڑھتی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ ٹیم انڈیا میں رشبھ پنت پہلی پسند کے وکٹ کیپر ہیں، جس کے باعث جُریل کو کئی مواقع پر ماہر بلے باز کے طور پر میدان میں اترنا پڑا ہے۔ تاہم گزشتہ چند میچوں میں ان کا بلا خاموش رہا ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق جُریل اپنی گزشتہ چھ ٹیسٹ اننگز میں ایک بھی نصف سنچری بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ گزشتہ سال نومبر میں جنوبی افریقہ کے خلاف کھیلی گئی ہوم سیریز ہو یا جون میں افغانستان کے خلاف واحد ٹیسٹ، جُریل کی کارکردگی توقعات کے مطابق نہیں رہی۔ افغانستان کے خلاف وہ صرف 19 رنز بنا سکے تھے۔ حال ہی میں سری لنکا اے کے خلاف کھیلے گئے پریکٹس میچوں میں بھی ان کا بیٹ نہیں چلا اور دونوں اننگز میں وہ بالترتیب ایک اور 17 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئے۔ ان مسلسل ناکامیوں کے باعث 10 ٹیسٹ میچ کھیلنے کے بعد جُریل کی بیٹنگ اوسط کم ہوکر 34.14 رہ گئی ہے۔ ایسے میں سری لنکا کے خلاف سیریز ان کے لیے انتہائی اہم ثابت ہوسکتی ہے۔ دھرو جُریل کے لیے سب سے بڑا چیلنج سرفراز خان کی موجودگی ہے۔ سرفراز نے جُریل کے مقابلے میں چار ٹیسٹ میچ کم کھیلے ہیں، لیکن ان کے نام اتنی ہی سنچریاں اور دو نصف سنچریاں زیادہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کپتان شبھمن گل اور کوچ گوتم گمبھیر کے پاس سری لنکا کے خلاف سرفراز کی شکل میں ایک جارحانہ اور قابلِ اعتماد متبادل موجود ہے۔ فی الحال گال کی پچ اور ٹیم کے مجموعی کمبی نیشن کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ ٹیم مینجمنٹ کس کھلاڑی پر اعتماد کرتی ہے۔ اگر جُریل کو آخری گیارہ میں جگہ ملتی ہے تو ان کے لیے یہ سیریز اپنے ٹیسٹ کیریئر کو مضبوط کرنے کا اہم موقع ہوگی۔ مسلسل خراب کارکردگی کی صورت میں ان کے لیے ٹیم میں اپنی جگہ برقرار رکھنا مشکل ہوسکتا ہے۔

میری بیٹیاں اپنی شکل وصورت کے متعلق غیر محفوظ محسوس کرتی ہیں

فرح خان نے اپنے حالیہ یوٹیوب وولاگ میں اپنی جڑواں بیٹیوں انیا اور دیوا کندر کے بارے میں ایک دلچسپ انکشاف کیا

فرح خان نے اپنے حالیہ یوٹیوب وولاگ میں اپنی جڑواں بیٹیوں انیا اور دیوا کندر کے بارے میں ایک دلچسپ انکشاف کیا۔ فلم ساز نے بتایا کہ ان کی بیٹیاں بھی اپنی ظاہری شکل وصورت کو لے کر عدم اعتماد کا شکار رہتی ہیں اور بعض اوقات خود کو بدصورت سمجھتی ہیں۔ فرح خان نے ٹی وی شو ''لاک اَپ ۲'' کی میزبانی کے دوران اپنے خلاف لگنے والے جانبداری کے الزامات پر بھی وضاحت پیش کی۔ فرح خان اکثر اپنے یوٹیوب وولاگز کے ذریعے مداحوں کو اپنی ذاتی زندگی کی جھلک دکھاتی ہیں، لیکن جب بات ان کے بچوں کی ہو تو وہ تفصیلات نجی رکھتی ہیں۔ اپنے حالیہ وولاگ میں، جس میں ٹی وی شو ''لاک اَپ ۲'' کی امیدوار آکانکشا چودھری بھی نظر آئیں، فلم ساز نے اپنی جڑواں بیٹیوں انیا اور دیوا کندر کے بارے میں ایک بے تکلف انکشاف کیا۔ فرح نے بتایا کہ ان کی بیٹیاں اپنی ظاہری شکل وصورت کو لے کر فکرمند رہتی ہیں اور بعض اوقات خود کو بدصورت بھی محسوس کرتی ہیں۔ فرح خان نے اپنے حالیہ یوٹیوب وولاگ میں آکانکشا چودھری کو مدعو کیا۔ انہوں نے ٹی وی شو ''لاک اَپ ۲'' کی امیدوار سے ان کے فلمی وتفریحی صنعت میں سفر اور اس دوران پیش آنے والی کامیابیوں اور مشکلات کے بارے میں بات کی۔ آکانکشا نے بتایا، ''میں خود کو پوری دنیا میں سب سے زیادہ بدصورت سمجھتی تھی۔'' اس کے بعد انہوں نے فرح خان کو اپنی نوعمری کی پرانی تصاویر دکھائیں اور بتایا کہ نوجوانی میں وہ اپنی شکل وصورت کو لے کر بہت غیر محفوظ محسوس کرتی تھیں۔ اس پر فرح خان نے کہا، ''پھر میری بیٹیوں سے ملیں! وہ بھی خود کو بہت بدصورت سمجھتی ہیں۔'' آکانکشا نے جواب دیا کہ وہ ان کی بیٹیوں سے مل چکی ہیں اور دونوں بہت پیاری ہیں۔ آکانکشا نے مزید بتایا کہ اب وہ ایک خاتون کی حیثیت سے پہلے سے کہیں زیادہ پراعتماد ہوچکی ہیں، یہاں تک کہ بغیر میک اَپ کے بھی خود کو پُراعتماد محسوس کرتی

ہیں۔ فرح خان نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ٹی وی شو ''لاک اَپ'' میں وہ بغیر میک اَپ کے بھی بہت خوبصورت نظر آتی تھیں۔ آکانکشا چودھری سے گفتگو سے قبل فرح خان نے ٹی وی شو ''لاک اَپ ۲'' کی فاتح شریا کلمرا کے ممبئی میں واقع گھر کا بھی دورہ کیا۔ دونوں نے مختلف موضوعات پر گفتگو کی اور اسی دوران فلم ساز نے ان سے اس الزام کے بارے میں پوچھا کہ شوکی میزبانی کے دوران وہ جانبدار رہی تھیں۔ اس شو کی میزبانی فرح خان نے ریتیش دیش مکھ کے ساتھ کی تھی۔ فرح نے شریا سے پوچھا، ''میں ریکارڈ پر یہ پوچھنا چاہتی ہوں، شریا، کیا میں کبھی جانبدار رہی ہوں؟ اس سے پہلے کہ میں نے تمہیں آئینہ پر دیکھا؟'' شریا نے جواب دیا کہ نہیں۔

آئی آئی ٹی چھوڑ کر ۹۰ ر کی دہائی کی نیشنل کرش بنیں مایوری کانگو

فلموں کو الوداع کہہ کر پوریٹ دنیا میں بنائیں بڑا مقام

نئی دہلی: تعلیم سے ان کی گہری وابستگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے کم عمری میں ہی آئی آئی ٹی کا داخلہ امتحان پاس کرلیا تھا۔ تاہم قسمت نے ان کے لیے ایک مختلف راستہ منتخب کررکھا تھا۔ ایک مرتبہ جب وہ اپنی والدہ کے ساتھ ممبئی میں ایک شوٹنگ پر گئی تھیں تو معروف فلم ساز سعید اختر مرزا کی نظر ان پر پڑی۔ اکثر لوگ ملازمت چھوڑ کر فلمی دنیا میں نام اور شہرت حاصل کرنے کا خواب دیکھتے ہیں، لیکن مایوری کانگو کی کہانی اس کے بالکل برعکس ہے۔ محض 15 سال کی عمر میں آئی آئی ٹی کانپور کا داخلہ امتحان پاس کرنے والی مایوری نے تعلیم چھوڑ کر اداکاری کو اپنا راستہ بنایا اور 90 کی دہائی میں اپنی معصوم شخصیت اور شاندار اداکاری سے لاکھوں دلوں میں جگہ بنالی۔ تاہم، جب ان کا فلمی کیریئر کامیابی کی بلندیوں پر تھا، تب انہوں نے گلیمر کی دنیا کو خیرباد کہہ کر ایک نئی سمت اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان کا سفر بتاتا ہے کہ کامیابی صرف فلموں میں نام کمانے کا نام نہیں، بلکہ زندگی میں اپنی پسند کا راستہ منتخب کرنے میں بھی ہے۔ آج مایوری کانگو دنیا کی معروف ٹیکنالوجی اور اشتہاری کمپنیوں میں اعلیٰ قیادتی کردار ادا کررہی ہیں۔ مایوری کی پیدائش 15 اگست 1982 کو مہاراشٹر کے اورنگ آباد، جسے اب چھترپتی سمبھاجی نگر کہا جاتا ہے، میں ہوئی تھی۔ ان کے والد

بھال چندر کانگو سیاست دان تھے، جبکہ والدہ سوجاتا کانگو معروف تھیٹر فنکارہ تھیں۔ تعلیم یافتہ اور ثقافتی طور پر مضبوط خاندانی ماحول نے مایوری کی فکری اور فنکارانہ نشوونما میں اہم کردار ادا کیا۔ تعلیم سے ان کی گہری وابستگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے کم عمری میں ہی آئی آئی ٹی کا داخلہ امتحان پاس کرلیا تھا۔ تاہم قسمت نے ان کے لیے ایک مختلف راستہ منتخب کررکھا تھا۔ ایک مرتبہ جب وہ اپنی والدہ کے ساتھ ممبئی میں ایک شوٹنگ پر گئی تھیں تو معروف فلم ساز سعید اختر مرزا کی نظر ان پر پڑی۔ مرزا نے انہیں بابری مسجد انہدام کے پس منظر پر بننے والی فلم 'نسیم' (1995) میں مرکزی کردار کی پیشکش کی۔ تعلیم اور فن کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے مایوری نے فلم کو ترجیح دی اور یوں ان کے فلمی سفر کا آغاز ہوا۔ 'نسیم' میں ان کی حساس اور پختہ اداکاری نے فلمی دنیا کی اہم شخصیات کی توجہ حاصل کی۔ معروف ہدایت کار ممبیش بھٹ ان کی اداکاری سے متاثر ہوئے اور انہیں اپنی رومانوی ڈرامہ فلم 'پاپا کہتے ہیں' (1996) میں جوگل ہنسراج کے مقابل کاسٹ کیا۔ فلم کی موسیقی بے حد مقبول ہوئی۔ جاوید اختر کے لکھے اور ادت نارائن کے گائے گیت 'گھر سے نکلتے ہی' نے 90 کی دہائی کے نوجوانوں میں خاص مقبولیت حاصل کی اور ایک مقبول اوتھم بن گیا۔

ہندوستان کی ہاکی ٹیم کی توجہ ۵۱ ر سال بعد ورلڈکپ کی نئی تاریخ رقم کرنے پر مرکوز

بلجیم اور نیدرلینڈز میں ہفتے سے شروع ہونے والے ایف آئی ایچ مینز ہاکی ورلڈکپ ۲۰۲۶ء میں ہندوستان اپنی شاندار روایات اور پرانے وقار کو بحال کرنے اور ایک نئی تاریخ رقم کرنے کے لیے پُرعزم نوجوان کھلاڑیوں کے ساتھ میدان میں اتر رہا ہے

بلجیم اور نیدرلینڈز میں ہفتے سے شروع ہونے والے ایف آئی ایچ مینز ہاکی ورلڈکپ ۲۰۲۶ء میں ہندوستان اپنی شاندار روایات اور پرانے وقار کو بحال کرنے اور ایک نئی تاریخ رقم کرنے کے لیے پُرعزم نوجوان کھلاڑیوں کے ساتھ میدان میں اتر رہا ہے جہاں اس کی نظریں ۱۹۷۵ء کے بعد ایک بار پھر عالمی چیمپئن بننے پر ہوں گی۔ بلجیم اور نیدرلینڈز میں ہفتے سے شروع ہونے والے ایف آئی ایچ مینز ہاکی ورلڈکپ ۲۰۲۶ء میں ہندوستان اپنی شاندار روایات اور پرانے وقار کو بحال کرنے اور ایک نئی تاریخ رقم کرنے کے لیے پُرعزم نوجوان کھلاڑیوں کے ساتھ میدان میں اتر رہا ہے جہاں اس کی نظریں ۱۹۷۵ء کے بعد ایک بار پھر عالمی چیمپئن بننے پر ہوں گی۔ ورلڈکپ میں ہندوستان کی واحد کامیابی کو ۵۱ ر سال گزر چکے ہیں، لیکن ۱۹۷۵ء میں کوالالمپور میں کپتان اجیت پال سنگھ کی قیادت میں حاصل کیا گیا خطاب آج بھی ہندوستانی ہاکی کی تاریخ کا سنہری باب ہے۔ آزادی کے دن کے موقع پر شروع ہونے والے اس ٹورنامنٹ میں ہندوستان ہفتہ کو ویلز کے خلاف اپنی مہم کا آغاز کرے گا۔ کپتان ہرمن پریت سنگھ اور ان کی ٹیم کے لیے چیلنج ماضی کی کامیابیوں کو تحریک میں بدلنے اور عالمی سطح پر مضبوط نتائج حاصل کرنے کا ہے۔ ہرمن پریت بحیثیت کپتان اپنا دوسرا ورلڈکپ کھیلیں گے۔ وہ ۲۰۲۳ء کے ٹورنامنٹ میں بھی ٹیم کی قیادت کرچکے ہیں اور اجیت پال سنگھ کے بعد دو ورلڈکپ میں ہندوستان کی کپتانی کرنے والے دوسرے کھلاڑی بن جائیں گے۔ ہندوستان کی حالیہ تیاریوں نے بھی امیدیں بڑھائی ہیں۔ ٹیم نے ایف آئی ایچ پرو لیگ کے آخری مرحلے میں موجودہ عالمی چیمپئن جرمنی اور اولمپک چیمپئن نیدرلینڈز کے خلاف شاندار کامیابیاں حاصل کیں۔ اس نے روایتی حریف پاکستان کو بھی دو مرتبہ شکست دی، جبکہ شوٹ آؤٹ میں انگلینڈ کو بھی ہرایا ہے۔ ورلڈکپ میں ہندوستان کو انگلینڈ اور پاکستان کے ساتھ پول ڈی میں رکھا گیا ہے۔ ویلز کے خلاف ابتدائی میچ میں کامیابی ٹیم کے اعتماد اور رفتار کے لیے اہم ہوگی، کیونکہ اس کے بعد ۱۷ راگست کو انگلینڈ اور ۱۹ راگست ۲۰۲۶ء کو پاکستان کے خلاف مقابلے ہوں گے۔ مختصر پول مرحلے کے باعث ہر میچ کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ ۲۰۲۶ء کے ورلڈکپ میں روایتی کوارٹر فائنل مرحلہ نہیں ہوگا۔ ابتدائی مرحلے

کے ہر پول کی سرفہرست دو ٹیمیں اگلے مرحلے میں پہنچیں گی، جہاں ٹیموں کو پول ای اور ایف میں تقسیم کیا جائے گا۔ ان پولز کی سرفہرست دو دو ٹیمیں سیمی فائنل کے لیے کوالیفائی کریں گی۔ ابتدائی مرحلے میں حاصل کیے گئے بعض پوائنٹس اور نتائج بھی اگلے مرحلے میں شمار ہوں گے، جس سے ہر میچ مزید اہم ہوجاتا ہے۔ ہندوستان کے لیے تجربہ بھی بڑی طاقت ہوگا۔ مندیپ سنگھ اور من پریت سنگھ اپنا چوتھا ورلڈکپ کھیلیں گے۔ من پریت ہندوستان کی جانب سے ریکارڈ ۱۷۴ ر بین الاقوامی میچ کھیل چکے ہیں۔ ان کے ساتھ ہرمن پریت سنگھ، ہارڈک سنگھ، امیت روہیداس، ووِیک ساگر پرساد، سمیت اور نیل کانت شرما تجربہ کار کور کا حصہ ہیں۔ دوسری جانب ٹیم میں آٹھ کھلاڑی ایسے ہیں جو پہلی مرتبہ ورلڈکپ میں شرکت کریں گے۔ اس طرح تجربہ کار کھلاڑیوں کے ساتھ نوجوان جوش کا بھی امتزاج موجود ہے۔ ٹیم کے چیف کوچ کریگ فلٹن نے کہا کہ ہندوستان کی سب سے بڑی طاقت اس کی ٹیم میں موجود تنوع ہے، جہاں اولمپکس اور ورلڈکپ کا تجربہ رکھنے والے کھلاڑیوں کے ساتھ نوجوان کھلاڑی بھی موجود ہیں۔ دفاعی کھلاڑی لیش دیپ سیواچ کے لیے یہ ورلڈکپ خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ وہ اسی ملک میں اپنا عالمی کپ ڈیبیو کریں گے جہاں ان کی والدہ پریتم سیواچ بھی ورلڈکپ میں ہندوستان کی نمائندگی کرچکی ہیں۔ ہندوستان کے دونوں گول کیپر سورج کرکیرا اور موہت ایچ ایس بھی پہلی مرتبہ ورلڈکپ میں حصہ لیں گے۔ ہندوستانی ٹیم میں مختلف نسلوں کا امتزاج نظر آتا ہے، جہاں تجربہ کار کھلاڑیوں کے ساتھ نئی نسل کے کھلاڑی اپنی شناخت بنانے کے لیے تیار ہیں۔ ہرمن پریت کی قیادت، من پریت کا تجربہ اور ہارڈک، امیت، ووِیک، سمیت اور نیل کانت جیسے نوجوان کھلاڑی ٹیم کی اصل طاقت ہیں۔